



اک پیغامِ محبت

مرزاخان



Novels
Mania
www.urdu novels mania . com

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania . com

ناول: اک پیغامِ محبت

رائٹر: مرخان

السلام علیکم۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اگر آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو
www.urdunovelsmania.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ

فارم فراہم کر رہی ہے۔۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول ناولٹ، افسانہ، کالم

، آرٹیکل یہ شاعری پوسٹ کروانا چاہتے تو بھی ایک میل کریں

novelsmania.2020@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

[Fb.com/NovelsMania.Official](https://www.facebook.com/NovelsMania.Official)



0323-0707017

ناول: اک پیغامِ محبت

راتر: مرخان

آئیے آئیے جی جی "آپ"۔ ہم آپ ہی سے مخاطب ہیں۔ ارے ادھر کدھر دیکھ رہے ہیں۔ حیران مت ہوں،،، سیدھے چلیے۔ آئیے ملواتے ہیں آپکو "شاہ ہاؤس" کے مکینوں سے۔

اس خوبصورت سے گھر کے دالان میں کرسی پر اخبار کا مطالعہ کرتے جو صاحب براجمان ہیں وہ اس گھر کے سربراہ "عدیل شاہ" ہیں۔ ان کے عقب میں جھانکنے تو گھاس پر لیٹا آنکھوں کو چھوٹا کیے آسمان کو تکتا انکا چھوٹا لاڈلا سپوت ہے جو عمر میں پندرہ سال کا ہونے کے باوجود اپنے بابا کا چھوٹا شالبے بی ہے۔

اب تھوڑا دین طرف جانے والے راستے پر مڑیں۔ جی "آپ" ہی سے مخاطب ہیں ہم۔۔۔

اجی آگے بڑھ کر سامنے والے کمروں میں جھانکتے لیکن یہ کیا کمرے تو خالی ہیں تو باقی مکین کہاں گئے؟

ٹھہریے،،، زیادہ سوچتے مت۔۔ اپنے بائیں طرف باورچی خانے میں جھانکتے۔۔ یہ پانی کی بوتل پٹخ کر منہ میں کچھ بڑبڑانے والے صاحب، عدیل شاہ کے بڑے سپوت "شاہ ویر" صاحب ہیں جنکا غصہ اکثر انکی ناک پر سوار رہ کر بیچاری ناک کو ہلکان کرتا ہے۔ بد مزاج بھی انتہا کے ہیں۔ انکے ایسا ہونے کی بھی کچھ وجوہات ہیں۔ صبر رکھیے،، بتائیں گے،، سب بتائیں گے۔

یہ دو بیٹے ہی "عدیل شاہ" کی کل کائنات ہیں۔ زوجہ محترمہ اس "دیار فانی" سے کوچ کر چکی ہیں۔

اب اسی خاموشی سے باہر چلیے کیوں کہ یہاں اب جنگِ عظیم کا آغاز ہوا چاہتا ہے۔ اب ہم چلتے ہیں۔ ہمیں کیا وقت سمجھ کر بھولیے گا مت۔ پھر ملیں گے۔۔



بابا!!!!!!!!!!!!!! شاہ میر کے چنچنے پر عدیل شاہ نے رخ موڑ کر گھاس پر لئیے اپنے لاڈلے سپوت کو دیکھ کر مسکراہٹ دبائی۔ جسکے چہرے پر گندی شرٹ اڑتی ہوئی آ کر گری اسکے معصوم چہرے کو بوسہ دے رہی تھی۔

انجار میز پر رکھتے انہوں نے تینہی نظروں سے لان کے دہانے کھڑے شاہ ویر کو دیکھا۔ جو چہرے پر بیزاری کے تاثرات سجانے کھڑا تھا۔

ویر۔۔۔؟ انہوں نے مزید گھوری سے نوازا تو ویر نے غصے سے شاہ میر کو دیکھا جو گھاس پر منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔

بابا۔۔۔؟ میر نے ناراض نظروں سے اپنے وجہ بھائی کو دیکھا جو بیزار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میرو،، کب سے تمہیں بلارہا ہوں۔ کان بند ہیں کیا تمہارے؟؟
کیا بھائی،، اتوار کے دن بھی سکون سے نہیں بیٹھ سکتا اب انسان،،، عجیب مصیبت ہے۔۔

زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب پتہ ہے سب کام خود ہی کرنے ہیں تو زیادہ منہ بنانے کی ضرورت کیا ہے۔۔

عدیل شاہ نے گہری سانس لے کر اپنے خوب رویے کو دیکھا۔ جو بنیان ٹراؤزر میں ملبوس ہاتھ میں کیلے کپڑے اٹھائے ہوئے تھا جو غالباً ابھی دھو کے آیا تھا۔ اسکا کسرتی جسم اسکے دراز قدر بہت بھلا لگتا تھا۔ ویر نے بے دیہانی میں صابن لگے ہاتھ سے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹے۔۔۔

صابن کی جھاگ نے اسکے بالوں کو عجیب مضحکہ خیز بنا دیا۔ احساس ہونے پر اسنے جھنجھلا کر اپنے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

عدیل شاہ نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔ میرو کو منہ چڑا تا دیکھ کر وہ پاؤں پٹختا ہوا گھر کے پچھلے حصے کی طرف چلا گیا۔

چلو میرو بیٹے ہم بھی کچھ خدمات انجام دیں۔ عدیل شاہ نے پینٹ کو ٹخنوں سے اوپر موڑتے ہوئے کہا۔

میرو بھی منہ بناتا انکے پیچھے چل دیا۔

میر تم ڈھلے کپڑوں کو ڈرائیروں میں ڈال کر سکھاتے جاؤ۔۔۔ ویر نے مڑ کر عدیل شاہ کو دیکھا جو میر کو ہدایت دیتے ڈھلے کپڑے تار پر ڈالنے لگے تھے۔

ہلکی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے وہ دوبارہ مشین سے کپڑے نکال کر دھونے لگا۔
ویر کی مسکراہٹ دیکھ کر میر کو شرارت سو جھی۔ بابا۔۔۔۔۔ ویسے۔۔۔۔۔
ویر نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا جو پٹانے پھوڑنے سے باز نہ آتا تھا۔
بابا سنیں تو،،،
ہاں بولو۔۔۔ انہوں نے مصروف سے انداز میں کہا۔

بابا، ویر بھائی شادی کے بعد بھی ایسے ہی کپڑے دھویا کریں گے؟ بھابھی کہیں گی سنیے جی
ذرا یہ بچوں کے "کچھے" تو دھو دیں۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا،،،، وہ دوہرا ہو کر ہنسنے لگا۔

www.urdu novels mania.com

اسے جیسے یہ سوچ کر ہی مزہ آیا تھا۔ عدیل شاہ نے ہاتھ میں پکڑا تولیہ اس کے منہ پر دے
مارا۔ تپ کی آواز کے ساتھ تولیہ اسکے منہ پر لگا۔

وہ جو دوہرا ہو کر ہنس رہا تھا توازن بگڑنے پر دھڑام سے نیچے گرا۔

اب کہ ویر کا قہقہہ گونجاتھا۔ عدیل شاہ نے شرارت سے ویر کو دیکھا جس کا چہرہ ہنسنے سے سرخ پرچکا تھا۔ سیاہ داڑھی سے ظاہر ہوتا ننھا سا ڈمپل اپنی ذرا سی جھلک دکھا کر شرماتے ہوئے چھپ گیا۔

میر سے اپنی بے عزتی برداشت نہ ہوئی۔ اسنے ڈرائیر سے پینٹ کھینچ کر نکالی اور ویر کی طرف پھینکی جو اسکے منہ پر جا کر لگی۔

اب کہ عدیل شاہ کے منہ سے ہنسی کا فوارا ابلا۔ ویر نے کھڑے ہوتے صابن سے لتھڑے کپڑے میر کو کھینچ مارے۔

غلطی سے عدیل صاحب بیچ میں آگئے اور یہ گئے سارے کپڑے انکے منہ پر۔۔۔۔۔ میر کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔ اب کہ عدیل شاہ بھی میدان میں اتر آئے۔

ویر نے اپنا بچاؤ کرتے بھاگنا چاہا لیکن میر نے اسے پاؤں سے پکڑ لیا جس سے ویر اسکے اوپر دھڑام سے گرا۔

میرا سے پیچھے ہٹاتا کھسکنے لگا لیکن عدیل صاحب نے صابن کی جھاگ دنوں کے منہ پر مل دی۔

اب ہوا "باقاعدہ جنگ" کا آغاز۔۔۔ یہ توہر "اتوار کی صبح" کا منظر تھا۔۔۔ بات بات پر نوک جھونک کرتے زندگی کو اپنے انداز سے جیتے اس گھر کے مکین ایک دوسرے کو کافی تھے۔



نانووو۔۔۔ خوشی سے چہکتا وہ گھر کا بیرونی دروازہ کھولے آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا۔۔۔
آئمہ بیگم نے دہل کر جہان کو دیکھا جس کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ تمیز نام کی کوئی چیز ہے تم میں ہاں۔ ایسے گھر میں داخل ہ۔۔۔۔۔

انکا جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔ جہان نے آگے بڑھ کر انہیں گلے سے لگا لیا۔ نانو مجھے جاب مل گئی۔۔۔

یہ سن کر آئمہ بیگم بہت خوش ہوئیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ انہوں نے اسکا ماتھا چوما۔ اللہ پاک تمہیں کامیاب کریں۔

جہان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ (کیا تم نے بہار میں کھلتے پھولوں کو دیکھا ہے) نظر لگ جانے کے خوف سے آئمہ نے اسکے چہرے سے فوراً نظریں ہٹائیں۔

ایسی دلکش مسکراہٹ بھی کسی کی ہو سکتی ہے۔۔؟ ان کے دل نے بے اختیار نفی کی۔ میرا پیارا بیٹا،،، چلو شاباش نہالو،،، میں اپنے بیٹے کے لئے تب تک کھانا لگاتی ہوں۔ جہان فرمانبرداری سے سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

شاور لینے کے بعد وہ بغیر شرٹ کے ہاتھ روم سے باہر نکلا۔ آئینے کے سامنے آتے وہ نرمی سے اپنے سیاہ گھنے بالوں کو تولیے سے سمجھانے لگا۔۔

اسکی سوچوں کا محور وہی تھی جو بہت چپکے سے اسکے دل میں آسمانی تھی۔

میرے بارے میں جان کر اسکا رد عمل کیا ہوگا۔۔۔؟ یہ سوچ آتے ہی مسکراہٹ اسکے
عنائی لبوں پر آنے کے لئے بیتاب ہوئی جسے اسنے ہونٹوں کے کنارے دبایا۔

وہ جب مسکراتا تھا تو اسکی آنکھیں بھی مسکراتی تھیں جو اسکے چہرے پر ایسی چمک پیدا کرتی
تھیں کہ دیکھنے والا مسحور ہو جاتا تھا۔۔۔

شرٹ پہن کر بکھرے بال سنوارتے اسنے باورچی خانے کا رخ کیا جہاں رکھی چھوٹی میز پر
آئمہ گرم کھانا رکھ رہی تھیں۔۔۔

مسکراتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھا اور چھوٹے چھوٹے نوالے لیتا کھانا کھانے لگا۔ آئمہ اسکے
سامنے بیٹھیں اسکے چہرے کو دیکھنے لگیں۔ کتنی معصومیت تھی اسکے چہرے پر۔۔۔ نظروں
میں بے اختیار اس کی نظر اتاری۔

کیا ہوانا نو؟ آج آپکو زیادہ پیار نہیں آ رہا مجھ پر؟ شہیر مسکان کے ساتھ اسنے پوچھا تو آئمہ
نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

وہ اپنی عمر سے بہت کم دکھائی دیتی تھیں اور عمر کے اس حصے میں بھی خوبصورت تھیں۔
ہاں تو تمہیں مسئلہ کوئی؟؟ جہان نے نفی میں سر ہلایا۔

انا کو بتایا تم نے جب کا؟؟ انا کے نام پر اسکی آنکھوں کی چمک بڑھی جسے آنہ خوب
سمجھتی تھیں۔۔

تھوڑی دیر تک وہیں جاؤں گا۔۔

تایا سے بھی مل لینا،، گلہ کر رہے تھے کہ پچھلی دفعہ بغیر ملے ہی چلے گئے تھے۔۔
جی مل لوں گا۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



•^{۸۰} اک خواب نے آنکھیں کھولی ہیں

• گیا موڑ آیا ہے کہانی میں

• وہ بھیگ رہی تھی بارش میں

۱~ اور آگ لگی ہے پانی میں ۱~

ہم پھر سے حاضر ہیں۔۔ کہیں آپ ہمیں بھول تو نہیں گئے؟ چلیں آپکو لے کر چلتے ہیں
ایک نئے کردار کی طرف۔۔

گھر کے دروازے کو کیا ہونفوں کی طرح تک رہے ہیں،، اجی اندر چلے،، بارش میں ساکت
بیٹھی یہ دوشیزہ کون ہیں؟ انکا جائزہ لیجیے،، ہم ابھی آتے ہیں۔

ایسی طوفانی بارش میں ایسی گہری خاموشی کے ساتھ وہ برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔
گہرے بھورے کمر تک آتے سلکی بال بارش کے پانی سے گلیے ہونے کی وجہ سے لٹوں کی
صورت چہرے کے اطراف میں چپکے تھے۔

پانی کی ایک بوند اسکے ماتھے سے ہوتے اسکی تیکھی ناک میں پہنی نوزپن پر ٹھہری اور نیچے گر
گئی۔

اسکے بھورے گلابی ہونٹ معصوم سی مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔ اسکی بھوری آنکھوں میں ایک خاص تاثر تھا جو کبھی سرد ہو جاتا اور کبھی آنکھوں کو خوبصورتی بخشتا۔ اکثر ان آنکھوں میں کوئی تاثر ہی نہ ہوتا۔

وہ بہت خوبصورت نہیں تھی لیکن اسکی شخصیت میں عجیب جاز بیت تھی جو مخالف صنف کو اپنی اوڑھ کھینچتی تھی۔

اہم اہم،، ہم پھر سے حاضر ہیں۔۔ انکو جاننے،، یہ "آنا وقار" ہیں۔ جنکو اپنی 'انا' اور 'وقار' بہت ہی عزیز ہے۔ لیکن اس وقت یہ اتنی گم صم کیوں ہیں؟؟ دور خلاؤں میں گھورتی انکی آنکھوں میں تو جمانکیے۔

www.urdu novels mania.com



یہ ایک "نویں جماعت" کے کمرے کا منظر تھا۔ اپنی جماعت کی دو قابل ترین لڑکیاں کرسی پر براجمان اپنی استانی کے سامنے روزمرہ کا سبق سنانے کی غرض سے کھڑی تھیں کہ میکلخت ان میں سے ایک کی ہنسی چھوٹی۔۔

میڈم کو دیکھ کر اس نے ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کی لیکن ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

اسکے ساتھ کھڑی عازہ بھی اب کی بار ہنسنے لگی۔ اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ وہ دونوں پیٹ پکڑے ہنستی جا رہی تھیں۔

میڈم نے پہلے کڑی نظروں سے انہیں دیکھا اور پھر وہ خود بھی مسکرانے لگیں۔

چلو دفع ہو جاؤ اپنی جگہ پر بد تمیزو۔۔۔

اگر انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ڈانٹ کا شکار ہوتا لیکن وہ تو اپنی میڈم کی لاڈلی تھیں۔ اپنے ڈیسک تک واپس آنے تک وہ ہنستی رہی تھیں۔ اور باقی طالب علم انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔



منظر ہوا میں تحلیل ہوا۔ امانے آہستگی سے آنکھیں جھپکی۔۔ وہ دن زندگی کے بہترین دن تھے۔ عازہ اور ایبہ کی سنگت میں گزرے سکول کے دن اسے بہت یاد آتے تھے۔۔

عازہ نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا جب کہ وہ ایبہ کے ساتھ کالج سے بی اے کر رہی تھی۔ ایبہ اسکے ساتھ ہی ہوتی تھی لیکن عازہ کو وہ اکثر بہت یاد کرتی تھی۔۔

ان تینوں کی دوستی بہت پرانی تھی۔ ایسے پیارے دوست بھی کسی کے ہوا کرتے ہیں؟ اس معاملے میں بلاشبہ وہ بہت خوش قسمت تھی۔۔

بارش اب رک چکی تھی۔۔ وہ اندر جانے کی نیت سے کھڑی ہوئی،، اسکے کپڑے اسکے وجود سے چپکے ہوئے تھے،، اسنے ہاتھ کی مدد سے قمیض کو کمر سے الگ کیا جو اسکی کمر سے چپکی اسکی نہایت پتلی کمر کو اور بھی واضح کر رہی تھی۔۔

اپنی قمیض سیدھی کرتی وہ جیسے ہی پلٹی تو اسکی نگاہ جہان پر پڑی جو سینے پر ہاتھ باندھے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

انانے فوراً دوپٹہ پھیلا کر اپنے آپکو ڈھانپا۔

ہان بھائی آپ۔۔؟

وعلیکم السلام۔۔ جہان نے سنجیدگی سے کہا تو انانانے کے چہرے پر شرمندہ سی مسکراہٹ ابھری۔

میں تمہیں کچھ بتانے آیا تھا۔ انانانے اسکی نظروں سے پزل ہو رہی تھی سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

مجھے جاب مل گئی ہے۔۔

سچ ہان بھائی،،، انانانے چمک کر کہا۔۔

ہمم بالکل سچ۔۔

ہان بھائی میں بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے۔

اسکے "بھائی بھائی" کی تکرار پر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔ انا تم مجھے بھائی نہ کہا کرو۔۔۔ اسنے سنجیدگی سے کہا تو انا نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

ہاں بھائی آپ میرے بھائی ہیں تو بھائی ہی کہوں گی نہ،،، عجیب باتیں کرتے ہیں آپ بھی۔ اسکا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جہاں گہری سانس لیتے تیز قدموں سے بیرونی دروازہ عبور کر گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

شاہ ہاؤس میں عجیب تناؤ کی کیفیت تھی۔۔۔ شاہ میر سہمی نظروں سے ویرا اور عدیل شاہ کے درمیان ہونے والی بحث سن رہا تھا۔۔۔

بابا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ میری زندگی ہے،، میرے اپنے فیصلے ہیں۔ آپ کس طرح مجھ پر اس آوارہ لڑکی سے شادی کرنے کا دباؤ ڈال سکتے ہیں۔۔۔

بہا اس۔۔۔ عدیل شاہ کی گرجتی آواز پر ویر نے ہونٹ بھینچے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے اس نیک بچی کے بارے میں کتنا گھٹیا لفظ بولا ہے۔ عدیل شاہ کی آواز بلند ہونے لگی۔۔۔

تو اس نیک بچی کو کسی اور کے پلے باندھیں،، میرے گلے کا ہار کیوں بنا رہے ہیں۔ جواباً ویر نے انتہائی بد تمیزی سے کہا۔

www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ کی آنکھوں میں تکلیف ابھری۔ ان کے تاثرات دیکھ کر میر کی آنکھوں میں آنسو آگئے جسے اس نے آنکھیں جپک کر اندر دھکیلا۔

تمہارا باپ ہوں میں،،، حق رکھتا ہوں تمہاری زندگی کے فیصلے کرنے کا۔۔ اس معصوم کے مرحوم والدین کو زبان دی تھی میں نے،،، تمہاری شادی تو وہیں ہوگی۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں کرتے تم یہ شادی۔۔۔

ویر نے غصے سے کھڑے ہوتے میز کو ٹھوکر ماری اور انتہائی غصے کی حالت میں گھر سے باہر نکل گیا،، یہ دیکھے بغیر کہ میز کی نوک عدیل شاہ کے گھٹنے کو زخمی کر گئی تھی۔۔۔

میر ٹرپ کر ان کے پاس گیا۔ بابا آئی ایم سوری،، بھائی کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ ایسے ہرٹ نہ ہوں،، میر بھاگ کر فرسٹ ایڈ باکس لایا اور آنٹنمنٹ انکے گھٹنے پر لگانے لگا۔۔

www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ نے جھک کر اسکا سر چوما۔ بیٹا میں ٹھیک ہوں۔ تم پریشان نہ ہو۔ میر نے محض سر ہلایا۔ لیکن دل میں ویر سے بے حد ناراض ہوا۔۔

عدیل شاہ کو کمرے میں چھوڑ کر وہ اداس سالان کی طرف بڑھ گیا۔ کالے سیاہ بادل آسمان پر چھائے پھر سے برسنے کو بیتاب تھے۔۔

ماما، اداس آنکھوں سے آسمان کو دیکھتے اسنے سرگوشی میں پکارا۔۔ ایک آنسو اسکی آنکھ سے لڑھکا جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا۔



انا، ایجہ کے ہمراہ کلاس روم میں داخل ہوئی۔ وہ کوآپجو کیشن میں پڑھتی تھی۔ آج وہ معمول سے تھوڑا لیٹ آئی تھی۔ ایجہ کے برابر کرسی پر بیٹھتی وہ کلاس کے لڑکوں کی نظروں سے پزل ہوئی تھی۔۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ اپنے یونیفارم کے دوپٹے کا ایک خاص انداز سے حجاب لے کر نقاب کرتی تھی۔ جو اس پر بہت چجتا تھا۔ شاید اسی وجہ لوگ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ شکل تو میری اتنی پیاری نہیں۔ وہ یہی سوچا کرتی۔۔۔

کی بک کھول کر مطلوبہ صفحہ نکالا اور سبق کو جلدی "Functional English" اسنے کرنے لگی۔ پروفیسر کسی اور سے سنتے یا نہ اس سے لازمی سنتے تھے۔ اسلئے revise سے وہ اپنا سبق بہت اچھی طرح یاد کرتی تھی۔

جیسے تیسے یہ لیکچر گزرا۔ اگلا لیکچر فری تھا۔ انامیں ابھی آئی، پرنسپل سے کالج ایونٹ کی بات کرنی تھی۔۔۔ ایچہ کے کہنے پر اس نے محض سر ہلایا اور نقاب سے جھانکتی آنکھوں سے کلاس کا جائزہ لیا۔

ایک طرف لڑکیاں جب کہ دوسری طرف لڑکے بیٹھتے تھے۔۔۔ لڑکیاں دنیا بھر کی داستا نہیں ایک دوسرے کو سنانے میں مصروف تھیں جب کہ لڑکوں نے کلاس میں طوفان بد تمیزی مچا رکھا تھا۔

www.urdu novels mania.com

اچانک اسکی نظر اپنے کلاس فیلو پر پڑی جو دہڑام سے کرسی سے نیچے گرا تھا اور اس کے اوپر اسکا دوست بیٹھا اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

جیسے تیسے کر کے وہ کھڑا ہوا اور اپنے یونیفارم کی سفید شرٹ کو جھاڑا اور ایک سٹائل سے بال ٹھیک کئے۔۔۔

انا کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ اس نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلہ۔
 (لمبے قد کے لڑکے) اسکی کمزوری تھے اور بلاشبہ اسکا وہ کلاس "heighted boys" فیلوچھ فٹ سے نکلنے قد کا مالک تھا۔۔

انانے اپنے آپ کو ڈپٹا،، استغفر اللہ۔۔ یہ کیا ہو رہا مجھے،، کتاب ہاتھ میں پکڑے وہ کلاس سے باہر نکل گئی لیکن اسکی نظریں احمر کے دوست محسوس کر چکے تھے تبھی اب اسے انا کے نام سے چھپڑ رہے تھے۔

www.urdu novels mania.com

اگلے دن انا وقت سے پہلے ہی کالج پہنچ گئی۔ وہ عموماً جلد ہی آتی اور کالج کے گارڈن میں بیٹھ کر سبق دوہراتی۔

کلاس میں داخل ہوتے وقت اسکی نظر فرنٹ رو میں بیٹھے احمر پر پڑی تو اسکے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی۔ یہ اتنی جلدی کالج میں کیا کر رہا ہے؟ اسنے ایچہ کے قریب جھکتے سرگوشی کی۔

مجھے کیا پتہ،، کھو تو پوچھ لوں؟ ایچہ کے شرارت سے کہنے پر انانے ایک اسکی کمر میں دھموکا جڑا جسے احمر نے دیکھ لیا۔ اناخت کے مارے سرخ پر گئی۔۔

انا دیکھو وہ یہاں ہی دیکھ رہا ہے۔۔ ایچہ کے کہنے پر اسکے دل کی دھڑکن انتہائی تیز ہو گئی۔ اسنے ایچہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بیہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔ چلو ہم باہر چلتے ہیں۔۔

گھر آ کر انکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ جلدی سے کمرے میں آ گئی۔ حنا سے بلاتی ہی رہ گئیں لیکن وہ یہ کہہ کر آ گئی کہ "ماما میرے سر میں درد ہے، پلیز کوئی ابھی میرے کمرے میں نہ آئے"

اسنے بیگ بیڈ پر پھینکا۔ یونیفارم بدل کر وضو کیا اور نماز میں رونے لگی۔۔ اللہ تعالیٰ یہ کیا ہو رہا ہے مجھے،، یہ غلط ہے،، میں کیوں اسے سوچنے لگی ہوں،، مجھے پتہ ہے یہ راستہ ذلت کے سوا کچھ نہیں،، مجھے تکلیف ہی ملے گی۔ میں آپکو ناراض بھی نہیں کرنا چاہتی۔۔

- پلیز میرے دل سے یہ خیالات نکال دیں۔۔ جب وہ خوب رو چکی تو آہستہ سے جاء نماز تہ کر کے رکھی اور صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔

ہر انسان اپنے حصے کی تکلیفیں کاٹتا ہے لیکن اس نے کم عمری میں ہی بہت کچھ برداشت کر لیا تھا۔۔۔ غم انسان کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔ اسکے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔ بچپن میں بابا سے بہت پیار ملا لیکن کاروباری پریشانیوں میں وہ اسے بالکل فراموش کر بیٹھے۔۔ ماما سے تو خیر اسے پیار پانے کی امید ہی نہیں تھی۔ انہوں نے تب اسکا ہاتھ جھٹکا تھا جب اسے ان کی بہت ضرورت تھی۔۔

اسکا دامن محبت سے خالی تھا کہ اللہ کی محبت نے اسے سمیٹ لیا۔ کوئی اتنا پیار کسی سے کیسے کر سکتا ہے؟؟ لیکن وہ تو اللہ پاک ہیں نہ،، پیارے اللہ تعالیٰ۔۔۔



سارا دن آوارہ گردی کرنے کے بعد شاہ ویر رات کو گھر واپس آیا اور خاموشی سے لاؤنج سے گزرنے لگا کہ صوفے پر نیم دراز عدیل شاہ نے اسے پکارا۔۔

میر نے اسکے ہاتھ پر بندھی پٹی کو خاموشی سے دیکھا اور نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔
ویر کھانا کھا لو ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے،، اسنے سرد لہجے میں کہا تو عدیل شاہ نے میر کو دیکھا۔۔ اسنے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو آپکو ہی شوق تھا انہیں منہ لگانے کا۔۔۔

ویر لاؤنج سے جانے لگا۔ ٹھہرو ویر بات کرنی ہے تم سے،، ویر نے لب بھینچے۔۔ مجھے آپ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی بابا۔۔۔

میر چپ کرو تم،، عدیل شاہ نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ غم و غصے سے بولتا جا رہا تھا۔ آپ ہمیشہ غصہ کرتے ہیں اور یہی کرتے رہتے ہیں۔ آپ کو پروا نہیں ہوتی کہ آپ کے رویے کسی کو کتنی تکلیف پہنچاتے ہیں۔ بابا نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں،، ہمیں اس مقام تک لانے،، اس لئے کہ ہم ان کے آگے کھڑے ہو جائیں،، ان سے بد تمیزی سے بات کریں،، شرم آنی چاہیے آپکو،، غصے سے بولتے وہ ہانپنے لگا تھا۔۔۔

عدیل شاہ لڑکھڑاتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اسے بازو سے تھام کر اپنے کمرے میں لے گئے۔ ویر نے بہت خاموشی سے انہیں لڑکھڑا کر جاتے دیکھا۔ اس کے اندر سناٹے اترنے لگے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



انا ان دنوں عجیب سی کیفیات کا شکار تھی۔ دل کو ہزار بار سمجھایا لیکن وہ تھا کہ مانتا ہی نہیں تھا۔۔۔ اب پسندیدگی دونوں طرف سے تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ پسندیدگی بہت جلد محبت میں بدلنے والی تھی،، اور محبت تو "کرب" کا دوسرا نام ہے نہ۔۔۔

پڑھائی میں وہ اب بھی پہلے کی طرح سنجیدہ تھی لیکن اب اسکا بہت وقت اللہ کے ذکر ازار کی بجائے اسکے ایک ادنیٰ بندے کی یاد میں گزرنے لگا۔۔۔

موبائل پر انسٹاگرام پر اپنی آئی ڈی لوگ ان کرتے اسکی نظر احمر نامی فرینڈ ریویسٹ پر گئی۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ریویسٹ قبول کر لی۔۔۔

ضمیر یاد دل رہا تھا کہ یہ غلط ہے لیکن اس نے اس آواز کو خاموش کرادیا۔۔۔ دور بیٹھا شیطان اپنی کامیابی پر مسکرایا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں موبائل کی سکرین پر احمر کا مسج جگمگانے لگا۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسے رپلائے کیا۔ اس طرح دونوں میں بات چیت کا آغاز ہوا۔۔۔ اگلے چند دن کالج میں وہ اسکا سامنا کرنے سے جھجھکتی رہی،، لیکن آہستہ آہستہ یہ جھجھک بھی ختم ہو گئی۔۔۔

عائزہ نے اسے بہت دفعہ سمجھایا لیکن وہ کہتے ہیں نہ محبت "اندھی" ہوتی ہے،، جب یہ نظر آتی ہے تو کچھ نظر نہی آتا۔۔

کالج سے آکر اس نے موبائل پکڑا اور جلدی سے اسکے میسج چیک کرنے لگی۔۔ وہ کالج نہی آیا تھا جسکی وجہ سے وہ سارا دن بے چین رہی تھی۔۔

احمر آپ آج کالج کیوں نہیں آئے؟؟ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟

احمر: نہیں یار، بخار ہے۔۔

اسکی تکلیف پر انا ٹرپ اٹھی۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے پاس پہنچ جاتی۔۔

انا: آپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتے۔۔؟ پلیز میرے لئے اپنا خیال رکھا کریں۔

احمر: اوکے جان اور کوئی حکم؟

انا بے اختیار مسکرائی۔۔

احمر: آپ اتنا پیار کیوں کرتی ہو مجھ سے؟؟

انا: مجھے خود نہیں پتہ،، میرا بس دل کرتا ہے کہ آپ کو بہت سارا پیار کروں آپ کا خیال رکھوں۔۔

احمر: اور اگر میں جھوٹا نکلا۔۔؟

انا: ایسا ممکن ہی نہیں،، میرا دل نہیں مانتا۔۔ کوئی آپ سے اتنا پیار کرے اور آپ اسے دھوکا دیں۔۔ ایسا کیسے کر سکتا کوئی،، مجھے یقین نہیں آتا۔۔
دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

انا: کیا ہوا؟؟

احمر: کچھ نہیں۔۔ آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟

انا: جی ضرور۔۔

احمر: آپ کی ویسٹ کتنی ہے؟؟

اسکا میسج پڑھتے انا کی ہتھیلی بھیگ گئی۔ ایسی گفتگو تو اس نے کسی سے نہیں کی تھی۔ اور اتنی سنجیدہ بات کے درمیان اسکا یہ پوچھنا انا کو بہت عجیب لگا۔۔
جھجھکتے ہوئے اسنے میسج ٹائپ کیا۔۔

انا: 23 ہے۔۔

احمر: اتنی پتلی کمر۔۔۔ میں آپکی بھیجی تصویر میں آپکی کمر کو ہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔ دل کر رہا ہے بار بار دیکھوں۔۔۔

انا کو ایک عجیب سا احساس ہوا۔۔۔ گھٹن بڑھنے لگی تو اس نے موبائل سوئچ آف کر دیا۔۔۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو بے سکونی تو ہوگی نا۔۔۔



آج وہ پکا عہد کر کے آئی تھی کہ احمر کی طرف دیکھے گی بھی نہیں،، یہ سب غلط تھا۔۔۔ آج وہ احمر سے صاف بات کرے گی۔۔۔ ہاں اس کے پاس صحیح راستہ تھا،، وہ اسے کیوں نہ اختیار کرے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ایسے کچھ دن سے اسکا بھارویہ نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ انا سب ٹھیک ہو جائے گا،، وہ تم سے پیار کرتا ہے،، مان جائے گا،، اور تم نے کوئی غلط حرکت بھی تو نہی کی۔۔۔ اپنی نازک جان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔۔۔

انانے پیار سے اسے گلے لگا لیا۔۔ تم بہت اہم ہو میرے لئے بیہ۔۔
جانو آپ بھی نہ،، ایچہ کے کہنے پر اسے بے اختیار ہسی آئی۔۔ پروفیسر کی گھوری پر وہ فوراً
سیدھی ہو گئی۔۔

بیہ یار ویسے یہ سر بہت ٹھکر کی ہیں۔ عجیب گندی نظروں سے دیکھتے ہیں۔۔
چھوڑ یار یہ گند تو ہر جگہ ہی ہے۔۔ برائی ہر جگہ پائی جاتی ہے۔۔ انسان تو وہ ہے جو اپنا اندر
صاف رکھے۔۔ جو اپنے آپ سے نہیں لڑ سکتا اس سے بڑا بزدل کوئی نہی۔

ایچہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ انا کے اندر گہری خاموشی چھا گئی۔۔ میں ایسی تو نہی
تھی۔ اسکی آنکھوں میں تکلیف ابھری جو سرخ لکیر کی صورت میں اسکی آنکھوں سے ظاہر
ہونے لگی۔۔



احمر میں نے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔

انانے رات کو سب کے سو جانے کی تسلی کر کے احمر کو کال ملائی۔ اسکے کال اٹھاتے ہی انانے کہا۔۔

جی جان آپ حکم کریں،، اسکے پیار سے کہنے پر انانے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔ یہ سب بالکل بھی آسان نہیں تھا۔۔ یہ درد تو بس محبت کرنے والے جانتے ہیں۔۔

احمر مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگتا۔۔ مطلب اس طرح چھپ کر بات کرنا،، میں چاہتی ہوں آپ اپنے گھر بات کریں۔

انامجھ سے بڑے بہن بھائی ہیں ابھی،، ابھی کوئی میری بات نہیں سنے گا۔۔

احمر آپ بات تو کریں۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ابھی شادی کر لیں۔ میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ ہماری بات فکس ہو جائے۔۔

انا تم سمجھ کیوں نہیں رہی۔ ابھی یہ ممکن نہیں۔۔ پانچ چھ سال انتظار کر لو۔ اسنے لاپرواہی سے کہا۔۔

انا کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔ بھلا بیٹیوں کے باپ بھی اتنا انتظار کرتے ہیں اور بھی مڈل کلاس فمیلیز کے۔ اس نے بے دردی سے آنسو صاف کیے۔۔

کیا وہ اسکے لئے کوئی راستہ نہیں نکال سکتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ اسکے بابا کبھی بھی اتنا انتظار نہیں کریں گے۔۔ شاید اسکی کوئی مجبوری ہو۔۔ دل اسکے حق میں دلیل دینے کے لئے بیتاب ہوا۔ لیکن دماغ نے اسے خاموش کروا دیا۔۔

یہ دل ہی انسان کو اکثر کمزور فیصلوں پر مجبور کرتا ہے۔ کبھی کبھی دماغ کی بھی مان لینا چاہیے۔۔ اسنے دماغ میں جمع تفریق کی۔۔

وہ اکثر شادی کے نام پر بیزاری ظاہر کرتا تھا۔ لیکن وہ اپنے دل کو جھوٹی تسلیاں دیتی رہی۔۔۔ یہ تو ہونا ہی تھا کبھی نہ کبھی۔۔۔ جو محبت کرتے ہیں وہ نکاح کرتے ہیں نہ کے سارا دن چیٹ پر محبت کے دعوے کرتے ہیں۔۔۔

فون کال کب کی بند ہو چکی تھی۔ اس نے دل میں ایک عزم کیا۔۔۔
گہری سانس لے کر کانپتے ہاتھوں سے ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

احمر ہم آج کے بعد کبھی بات نہیں کریں گے۔ ہمارے پاس صحیح راستہ ہے۔۔۔ آپ ایسا نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں آپ سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ سینڈ کر کے وہ اسکے جواب کا بے صبری سے انتظار کرنے لگی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

انا تم اب مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہو اسلئے ایسا کر رہی ہو۔ میں نے سچی محبت کی تھی۔ میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر، تمہاری عادت ہو گئی ہے مجھے،۔۔۔ پلیز مت جاؤ۔۔۔

اسکا میسج پڑھ کر انا ہچکچوں سے رونے لگی۔۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کریں۔۔ ایسی تکلیف تو کبھی محسوس نہی کی میں نے۔۔ جسکو اتنا پیار کیا۔۔ وہ کہہ رہا میرا دل بھر گیا اس سے۔۔ جس کے لئے میں نے آپ کو ناراض کیا وہ مجھے یہ کہہ رہا ہے۔۔

تکلیف تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔ اسکا سانس بند ہونے لگا۔۔ چکراتے ہوئے وہ زمین پر گر گئی۔۔ تھوڑی دیر بعد حواس بحال ہوئے تو وہ کانپتی ٹانگوں سے دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم میں واش بیسن پر جھکی وضو کر رہی تھی۔۔ ساتھ ساتھ روتی جا رہی تھی۔۔ بلکتے ہوئے اس نے جائے نماز پچھانی اور سجدے میں گر کر ٹپ ٹپ کر رونے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

اللہ،، اللہ،، وہ بار بار پکارتی جاتی۔ اللہ میں نے سب چھوڑا۔۔ سب چھوڑ دیا میں نے آپ کے لئے۔۔ مجھے سیدھے راستے پر چلائیں۔ اپنے راستے پر اللہ تعالیٰ۔

مجھے شیطان کے گندے راستے پر نہیں چلنا۔۔ اللہ پاک میں نے آپ کو کتنا ناراض کر دیا۔
مجھے معاف کر دیں۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔ وہ بلک بلک کر فریاد کر رہی تھی۔۔

تم نے کبھی ایک ماں کو دیکھا ہے جو بچے کو بلکتا دیکھ کر اسے اپنی آغوش میں چھپا لیتی ہے
۔۔ وہ تو پھر رب ہے۔۔ ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرنے والا۔۔ جب وہ تہمتا ہے تو
انسان کبھی نہیں گرتا۔۔ کبھی تم نے سوچا ہے کہ اللہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔ اتنا کہ
جب تم ہر گناہ کر کے بھی اسکی طرف لوٹو گے تو وہ تمہیں برا نہیں کہے گا۔۔ دنیا کی طرح
رسوا نہیں کرے گا بلکہ تم پر مہربان ہوگا۔ تمہیں سمیٹ لے گا۔۔ تمہارے دل کو ایسا
سکون دیگا جو تم نے کبھی محسوس نہیں کیا ہوگا۔ کیا تم نے اللہ کے لئے اپنی سب سے
پیاری چیز قربان کی ہے؟؟

www.urdu novels mania.com

!! کہیں عشقِ سجدے میں گر گیا۔۔

!! کہیں عشقِ سجدے سے پھر گیا۔۔

!! کہیں عشقِ درسِ وفا بنا۔۔

!! کہیں عشقِ حسنِ ادا بنا۔۔

!! کہیں عشق نے سانپ سے ڈسوا دیا۔۔

!! کہیں عشق نے نماز کو قضا کیا۔۔

!! کہیں عشق سیفِ خدا بنا۔۔

!! کہیں عشق شیرِ خدا بنا۔۔

!! کہیں عشق طور پر دیدار ہے۔۔

!! کہیں عشق ذبح کو تیار ہے۔۔

!! کہیں عشق نے بہکا دیا۔۔

!! کہیں عشق نے شاہِ مصر بنا دیا۔۔

!! کہیں عشق آنکھوں کا نور ہے۔۔

!! کہیں عشق کوہِ طور ہے۔۔

!! کہیں عشق تو ہی تو ہے۔۔

!! کہیں عشق اللہ ھو ہے۔۔



سنان سڑک پر وہ بے تہاشہ بھاگتی جا رہی تھی۔ اندھا دھند بھاگنے سے وہ کئی دفعہ گری تھی جس سے اس کی جینز جگہ جگہ سے پھٹ چکی تھی۔

آنکھوں میں بے انتہا خوف لئے اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ وہ آدمی مسلسل اسکا تعاقب کر رہے تھے۔

ہاتھ میں پکڑے بیگ کو اسنے لڑکھڑاتے ہوئے کندھے پر ڈالا اور اپنی رفتار تیز کرتی سامنے نظر آتی ایک گلی میں داخل ہو گئی۔

تعاقب کار اسکا پیچھا کرتے گلی میں داخل ہوئے لیکن سنان گلی نے ان کا استقبال کیا۔ کسی زمی روح کو نہ پاتے وہ بھاگتے ہوئے گلی کا دہانہ عبور کر گئے۔

ان کے جانے کا اطمینان کرتے وہ گہرا سانس لے کر سنان پڑی عمارت سے باہر نکل آئی۔ اسکے گھٹنے سے خون رسنے لگا تھا۔ ہاتھوں پاؤں پر جا بجا خراشوں کے نشان تھے۔

روتے ہوئے اس نے سوچھے چہرے پر ہاتھ رکھا۔ ہونٹ کے کنارے سے بہتے خون کو صاف کرتے اس نے زمین پر رکھا چھوٹا سا بیگ پکڑا اور لڑکھڑاتے ہوئے ایک طرف چلنے لگی۔۔۔

اسکا کرتہ جگہ جگہ سے اس طرح پھٹا ہوا تھا جیسے اسے کھر درمی زمین پر گسیٹا گیا ہو۔۔۔ بالآخر وہ ایک آباد علاقے میں داخل ہو گئی۔۔۔ اب اسکی ہمت جواب دہیتی جا رہی تھی۔۔۔

آگے بڑھ کر اسنے ایک مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ کھوکھولو دروازہ کھولو۔۔۔ میری مدد کرو،،، اللہ کے واسطے دروازہ کھولو،،،

رات کی خاموشی میں اسکی سسکیاں گونجنے لگیں۔ اسے ایک زوردار چکر آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے ہینڈل کو پکڑنا چاہا لیکن اسکی بصارت دھندلا گئی اور وہ توازن کھو کر گرتی چلی گئی۔۔۔



آج کا دن بے حد تھکا دینے والا تھا۔ آفس کے کام نے اسے بے حد تھکا دیا تھا۔ تھکا ہارا وہ گھر میں داخل ہوا۔ آج آئمہ اسکے استقبال کے لئے موجود نہیں تھیں۔

اپنا آفس بیگ کمرے میں رکھ کر اس نے ان کے کمرے کا رخ کیا۔ نا نو۔۔۔۔؟ اس نے دہیرے سے پکارا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔۔۔ ان کے سونے کے خیال سے وہ دبے قدموں باہر نکل گیا۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے کپڑے بدلے۔ ڈھیلی سی بغیر بازو کے شرٹ اور ٹراؤزر زیب تن کی اور کمرے کی واحد کھڑکی کھول کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

موسم بے حد خوشگوار تھا۔ بادلوں کے ٹکڑوں نے آسمان کو ڈھانپ رکھا تھا، ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے جسم سے ٹکرایا۔ جہان نے مسرور ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

اس کے گھسنے کالے بال ماتھے پر بکھر گئے۔ اسکا کسرتی جسم ہلکی سی سفید شرٹ میں بہت نمایاں ہو رہا تھا۔ اس نے سینے پر بازو باندھے اور آنکھیں موند لیں۔۔۔

بارش میں بھیگا دلکش سر اچھم سے اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ پتہ نہیں کب اور کیسے وہ اسے اتنی اچھی لگنے لگی تھی کہ دل کو بے اختیار اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔

شاید تب جب وہ شرارتی آنکھوں سے ہونٹ کا کونہ دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ روکتی تھی۔ یا تب جب وہ اپنی نازک سی پتلی کمر پر ہاتھ رکھ کر تیوری چڑھائے غصے سے بول رہی ہوتی تھی۔۔۔

کسی کی سسکیوں کی آواز پر اسکی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا، اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا۔ کمرے کی بتی بجھا کر وہ بیڈ پر دراز ہو گیا۔

دونوں بازو سر کے نیچے رکھے جس سے اسکے مسلز اور بھی نمایاں ہونے لگے۔ اچانک عجیب سی آواز ابھری۔ وہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔

اس دفعہ یہ وہم ہرگز نہیں تھا۔ بے قدموں سے باورچی خانے میں جا کر اسنے چاقو پکڑا اور آہستہ سے جا کر بیرونی دروازہ کھولا۔

اندھیرے میں اس نے غور سے دیکھا تو دروازہ کے عین سامنے ایک لڑکی گری ہوئی تھی۔ جس کے ساتھ اسکا بیگ الٹا گرا اپنی بے قدری پر رو رہا تھا۔

جہان نے نیچے جھک کر اسے سیدھا کیا۔ اٹھو، کون ہو تم؟؟ اس کے ہلانے پر بھی اس وجود میں جب جنبش نہ ہوئی تو اسے تشویش نے آگھیرا۔

اس نے احتیاط سے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر لاؤنج میں رکھے صوفے پر لٹایا۔ آئنے کے کمرے میں جا کر انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔

وہ پریشانی سے باہر آئیں اور اسے اٹھانے کے جتن کرنے لگیں جو شکل سے چودہ پندرہ سال کی لگتی تھی۔۔

ہان،، فرسٹ ایڈ باکس لاؤ جلدی،، بچی بہت زخمی ہے۔۔ وہ جلدی سے باکس لایا اور آئمہ کے ساتھ اسکے ہاتھ پاؤں کے زخموں کو صاف کرنے لگا۔۔

پاؤں کا ناخن بہت بری طرح ٹوٹا ہوا تھا۔ ہان نے ضبط سے اسے دیکھا جس کا چہرہ بھی زخمی تھا۔۔

آئمہ کی نظر اسکے گھٹنے سے پھٹی جبینز پر پڑا۔ جہاں سے خون رس رس کر جم چکا تھا۔ اب انہوں نے اسکے پورے جسم کا جائزہ لیا۔ اسکی شرٹ بھی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی جس سے اسکا زخمی جسم واضح ہو رہا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

جہان نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو فوراً نظریں جھکا لیں۔

ہان،، اسے میرے کمرے میں لے جاؤ۔

اس نے آہستہ سے اس نازک سی جان کو انکے بستر پر لٹا دیا۔۔ نا نو میں اسکا بیگ چیک کر تا

ہوں شاید اس کے کپڑے ہوں بیگ میں۔۔

آئمہ اسکا گریز سمجھتیں آہستہ سے سر ہلا گئیں۔ جب وہ باہر نکلا تو انہوں نے اس کے جسم کو کپڑوں سے آزاد کیا اور اسکے زخموں پر مرہم لگانے لگیں۔

جہان نے دروازہ ناک کیا تو آئمہ نے ذرا سا دروازہ کھول کر اسکے ہاتھ سے کپڑے پکڑے اور دروازہ بند کر دیا۔ اسکے کپڑے بدلنے کے بعد انہوں نے جہان سے ڈاکٹر بلانے کو کہا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اس بچی کا چیک اپ کر رہا تھا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ نقاہت اور خوف کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہے۔ ایسا لگتا ہے اس نے کافی دیر سے کچھ نہی کھایا۔ کچھ دیر تک ہوش آجائے گا۔ ان کے کھانے کا خیال رکھیں اور کھانے کے بعد یہ دوائیاں دیں۔ ڈاکٹر نے ایک کاغذ سنجیدہ کھڑے جہان کی طرف بڑھایا جسے تمام کروہ ان کے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔

www.urdu novels mania.com

آئمہ نے انکے جانے کے بعد اس پر کمر بل ٹھیک کیا اور خود بھی لیٹ گئیں۔ فجر کا وقت ہونے والا تھا۔ اب وہ نماز پڑھ کر ہی سونے کا ارادہ رکھتی تھیں۔

جہاں دوائیاں ان کو دے کر سونے کے لئے جا چکا تھا۔ اس سب میں وہ بے حد تھک چکا تھا۔ آئمہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو اسے ہلکا سا کسمساتے ہوئے دیکھا۔۔

وہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گئیں۔ اسنے آہستہ سے آنکھیں کھولی۔ اسکی نیلی گہری آنکھیں دو اجنبی آنکھوں سے ٹکرائیں۔ خوف سے وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

کیا وہ لوگ اسے پھر سے قید کر چکے تھے۔۔

چھ۔ چھوڑ دو مجھے، پلیز مجھے جانے دو۔۔

آئمہ اسکی بات سن کر حیران رہ گئیں۔ انہوں نے نرمی سے ہاتھ اسکی طرف بڑھائے۔ اس نے ڈر کر دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اسے اپنے گرد بے حد نرم گرفت محسوس ہوئی۔

www.urdu novels mania.com

آئمہ نے بہت پیار سے اسے گلے لگایا۔ سب ٹھیک ہے۔ تم محفوظ ہو، کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

اسکا خوف زائل ہوا تو وہ بلک بلک کر رونے لگی۔ آئمہ نرمی سے اسکی کمر سہلانے لگیں۔

رونے کی آواز سن کر جہان آنکھیں ملتا ہوا انکے کمرے میں داخل ہوا۔ جہان کو دیکھ کر وہ آئمہ کے پیچھے چھپ گئی۔ یہ یہ۔۔؟ اس نے سرگوشی کی۔

ڈرو نہیں یہ میرا نواسا ہے۔ یہی تمہیں گھر میں لے کر آیا تھا۔۔

جہان نے دوستانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا جو اب پہلے سے قدرے بہتر لگ رہی تھی۔ اس نے آئمہ کو آنکھ سے اشارہ کیا اور باہر نکل گیا۔

اسکا اشارہ سمجھ کر وہ اسے ساتھ لئے کچن میں آگئیں، وہ ڈرتے ڈرتے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

تم ادھر بیٹھو میں تم دونوں کے لئے ناشتہ بنا لوں۔ انہوں نے کچن کی کھڑکی جو باہر لان میں کھلتی تھی، کھول دی۔ سنہری صبح طلوع ہو چکی تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں خراماں خراماں کچن میں داخل ہونے لگیں،،

اس نے نظریں اٹھائی تو جہان پر سوچ ننگا ہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر وہی مسکان چہرے پر سجاتے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا جسے اس نے جھجھکتے ہوئے تھام لیا۔۔

کیا نام ہے تمہارا۔۔؟ اس نے نرمی سے پوچھا۔

۔۔ جوڑے سے نکلنے والوں کو کان کے پیچھے اڑتے ہوئے اسنے کہا۔ (aina) عینہ
پریٹی نیم لٹل گرل۔ اسکا مطلب کیا ہے؟؟

خوبصورت آنکھوں والی "اسکے جواب پر جہان نے اسکی نیلی آنکھوں کو دیکھا۔ حزن لئے " اداس نیلی آنکھیں۔ اسے یہ نیلی آنکھوں والی گڑیا بہت اچھی لگی۔

www.urdu novels mania.com

میرا نام جہان ہے۔ تم مجھے بھائی بلا سکتی ہو۔ اسکی بات پر عینہ نے آنکھیں زور سے جپک کر اڈ آنے والی نمسی کو اندر دھکیلا۔

ناشتہ کرنے کے بعد آئمہ اسے لئے لاؤنج میں آگئیں جہاں ہان بیٹھا انہی کا انتظار کر رہا تھا۔ دکھتے جسم کو سنبھالتے وہ آہستہ سے آئمہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔۔؟

جہان کی بات پر وہ خوفزدہ ہو کر رونے لگی۔ آئمہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ دیکھو اعینہ اگر تم ہمیں کچھ بتاؤ گی نہیں تو ہم تمہاری مدد کیسے کریں گے؟

انہوں نے ہمدردی سے اسے دیکھا۔ اس چھوٹی لڑکی پر انہیں بہت ترس آیا۔ اعینہ نے اٹکتے ہوئے بتانا شروع کیا۔

میرے سوتیلے ابو میری امی کو بہت مارتے تھے۔ ایک دن انہوں نے۔۔ تکلیف سے لفظ ادا کرتے اسے دقت ہونے لگی۔۔ ان انہوں نے امی کو اتنا مارا کہ وہ مر گئیں۔ وہ تکلیف سے سسکنے لگی۔۔

اسکی آنکھوں میں کرب دیکھ کر جہان ساکت رہ گیا۔ اب ابونے۔۔ مجھے بھی بہت مارا۔ میں گھر سے بھاگ گئی کیوں کہ وہاں گندے انکل آتے تھے جو مجھے جج جان بوجھ کے ٹچ کرتے تھے۔

آئمہ نے بازو اس کے گرد پھیلا لیا۔ جہان نے غصے سے جھڑے بھینچے۔

ابونے ایک دن مجھے زبردستی انکے ساتھ بھیج دیا۔ وہاں بہت سارے انکل تھے جو مجھے دیکھ کر گندی باتیں کر رہے تھے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

آئمہ کی آنکھوں میں نمی ابھری۔ میں نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو انہوں نے مجھے بہت مارا اور گھ گھسیٹ کر واپس لائے۔ آئمہ اور جہان نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.urdu novels mania.com

پھر رات کو ایک آنٹی میرے پاس آئی۔ انہوں نے مجھے وہاں سے بہگادیا۔ انکل کو پتہ چل گیا ہوگا اس لئے میرے پیچھے کچھ آدمی لگ گئے۔

پھر پتہ نہیں کیسے میں ان سے بچ گئی۔ اور بھاگتے ہوئے یہاں آ گئی۔ اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔

جہان آمنہ کی آنکھوں میں تحریر صاف پڑھ سکتا تھا۔ بہت نرم دل خاتون تھیں وہ۔ نانوجیسا آپ کو ٹھیک لگے ویسا کریں۔ جہان نے نرمی سے کہا تو آمنہ کو اس لمحے اس پر فخر محسوس ہوا۔

اعینہ ادھر دیکھو۔ میری جان۔۔ کیا تم ہمارے ساتھ رہنا چاہو گی۔۔؟ اعینہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔ ایک پل کو سوچا۔ اب وہ کہاں جا سکتی تھی۔ اثبات میں سر ہلاتے اس نے سر جھکا لیا۔۔

www.urdu novels mania.com

دیٹس لائق مانی گرل۔۔۔ جہان نے بشاشت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آج آفس کے لئے تالیٹ ہو ہی چکا تھا۔ جانے کا ارادہ کینسل کرتے آج کا دن گھر میں ہی گزارنے کا ارادہ کیا۔۔

دن یوں ہی گزرتے رہے۔ اعینہ کے زخم مندمل ہو چکے تھے۔ وہ آئمہ کے کمرے میں ہی رہتی تھی۔

شاہور لے کر وہ باتھ روم سے باہر نکلی اور تویہ سے اپنے بالوں کو اچھی طرح خشک کرنے لگی۔ بال خشک کر کے اس نے انہیں اچھی طرح سنوارا۔

کالے گھٹنوں تک آتے گھنٹھریا لے بال لہرا کر اسکی کمر سے نیچے گرے۔ اس نے اگلے آدھے بال اونچی پونی میں باندھے اور گلاسز اٹھا کر آنکھوں پر ٹکائے جو جہان نے اس کے سر درد کی شکایت پر اسکے چیک اپ کے بعد بنا کر دیے تھے۔

بیزوی فریم لیس گلاسز اسکے چہرے پر بہت بچھے تھے اور بقول جہان وہ پہلے سے زیادہ کیوٹ لگتی تھی۔ اس نے بلیو جیمیز کے ساتھ گھٹنوں تک آتی ریڈ فریک پہن رکھی تھی۔ چھوٹے سے سٹائلر کو گلے میں رول کر کے ڈال رکھا تھا۔

جہان کے آفس سے آنے کا ٹائم تھا۔ آئمہ طبیعت خرابی کی وجہ سے آرام کر رہی تھیں۔

لاؤنج میں جا کر وہ اپنی پسندیدہ جگہ بیٹھ گئی جہاں سے ہوا براہِ راست اسکے جسم کو چھوتی اسے سکون بخشی تھی۔ ہاتھ میں ناول پکڑے وہ اسے پڑھنے میں منہمک ہو گئی۔ شروع میں وہ بہت سنجیدہ رہتی تھی۔ لیکن جہان کی لاکھ کوششوں اور آئمہ کے پیار سے وہ پگھلنے لگی۔

جہان تھکا ہوا داخل ہوا اور گرنے کے انداز میں صوفے پر براجمان ہو گیا۔ اعینہ کچن میں جا کر پانی لے آئی۔

ہان بھائی۔۔۔ اسنے آنکھیں موندے جہان کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔ جہان نے سیدھا ہو کر مسکراتے اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑا۔

ہاں بھئی میری گڑیا نے آج کیا کیا۔ اعینہ نے منہ بنایا۔ جہان نے مسکراہٹ دباتے اس کے کیوٹ تاثرات دیکھے۔

ہان بھائی میں بہت بور ہوتی ہوں گھر میں۔

چھلو بھئی اس کا بھی کچھ انتظام کرتے ہیں۔ مزید پڑھنا چاہو گی ؟؟

ضرور۔۔ اعیینہ نے چمتی آنکھوں سے کہا اور موسم کا لطف لینے لان کی طرف بھاگ گئی۔
جہان نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا اور آرام کی غرض سے اپنے کمرے کا رخ کیا۔



دلہن کے خوبصورت جوڑے میں بیٹھی شاہ ویر کے انتظار میں وہ تھکنے لگی تھی۔۔ کمر سیدھی
کرنے کی غرض سے وہ بیڈ پر نیم دراز ہوئی ہی تھی کہ شاہ ویر دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔

اسکا سرد انداز دیکھ کر عائشہ سم گئی۔
ویر نے اسکی طرف دیکھے بغیر کوٹ اتار کر صوفے پر پٹھا۔

www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ کی خوشی کی خاطر وہ ان کی پسند کی لڑکی سے شادی کر چکا تھا۔ ان کے لئے وہ اس
رشتے کو آگے بڑھانے کے لئے بھی تیار تھا لیکن اسکا دل بالکل خالی تھا۔ اس کے لئے یہ
شادی محض ایک سمجھوتہ تھی۔۔

گہری سانس لے کر وہ کھڑا ہوا اور کپڑے بدلنے کی غرض سے چیکنگ روم میں چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا اور عائشہ کے سامنے بیٹھ کر اس کا گھونگٹ اٹھا دیا،

دل میں کوئی جذبہ نہ ابھرا۔ یہ آپ کی منہ دکھائی،، ایک نفیس سالا کٹ خوبصورت چیکنگ
میں اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے منہ دی لگے کا نپتے ہاتھوں سے تھام لیا۔۔

دل اپنے محرم سے اپنے لئے محبت بھرے کلمات سننے کو بیتاب ہوا مگر اس نے کہا تو فقط
اتنا کہ "آپ چیکنگ کر لیں۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔"

دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اٹھی لیکن ایک خیال آنے پر رک گئی، وہ میرا سامان۔۔۔؟؟
اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔ www.urdu novels mania.com
وہ تو نیچے پڑا ہے۔ ایسا کریں میری کبر ڈکھول کر کچھ پہن لیں۔

وہ ہونق بنی اس کی طرف دیکھنے لگی تو ویر نے اٹھ کر اپنی قدرے چھوٹی بلیک شرٹ اور
بلیک ہی ٹراؤزر اسے تھما دیا۔

اس کے جانے کے بعد ویر نے اپنی شرٹ اتاری اور بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا۔ عائشہ ہاتھوں کی لائن آف کرتی باہر نکلی تو شاہ ویر کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اس نے جلدی سے نظریں جھکائی۔

اسے ایک ہی جگہ پر جمادیکھ کر شاہ ویر نے اسکی طرف چہرہ موڑا۔ گھٹنوں کو چھوتی شرٹ کے بازو فولڈ کیے گئے تھے۔ ٹراؤزر کے پانچے فولڈ کرنے کے باوجود پاؤں میں آ رہے تھے۔

ادھر آئیں، شاہ ویر کو وہ بہت ڈری ہوئی لگی۔
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اسکے پاس گئی۔ ویر نے کمرے کی بتی بند کر دی۔۔

اگلی صبح جب وہ بیدار ہوئی تو شاہ ویر کو بے حد قریب سوتے ہوئے پایا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے نرمی سے اسکی داڑھی پر ہاتھ رکھا۔ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتی وہ شاور لینے چلی گئی۔



بھاؤ۔۔۔ ایڑھیاں اونچی کر کے دبے قدموں کچن میں جاتی اعینے نے دہل کر پیچھے دیکھا۔
 اسے ڈرتا دیکھ کر جہان بہت محفوظ ہوا، عین نے اسکے بازو پر دھموکا جڑا،، بھائی آپ نے
 میری جان ہی نکال دی تھی،، حد ہے۔۔۔
 کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟ یہ چوروں کی طرح کچن میں کیوں گھسا جا رہا ہے۔۔۔
 شش آہستہ بھائی،، عین نے سرپیٹنے والے انداز میں کہا۔ نانوں نے کچن میں میری
 چاکلیٹس چھپا دی ہیں،، وہی ڈھونڈنے جا رہی ہوں۔
 اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔۔
 ہاں نہ۔۔۔ عین نے نیلی آنکھوں کو گھماتے ہوئے کہا۔
 یہ بعد میں ڈھونڈتی رہنا،، چلو شاپنگ کرنے چلتے ہیں۔
 شاپنگ کاسن کروہ بہت ایکسائڈ ہوئی۔ اوکے،، آپ رکیں میں ایک منٹ میں آئی۔۔۔

وہ شاپنگ مال میں کب سے سر کھپا رہے تھے۔ جو چیز جہان کو پسند آتی وہ عین کو پسند نہ آتی اور جو عین کو پسند آتی جہان اس پر ناک بھوں چڑھانے لگتا۔

نہیں بھائی باربی جیسے ڈریس چاہیے مجھے۔ اور منی کوٹس وغیرہ۔ میں آپ کو کیسے سمجھاؤں اب۔

دکاندار نے ان کی مشکل آسان کرتے ایسے بے شمار ڈریسز ان کے سامنے پھیلا دیے۔ جہان کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔ اس نے بلیو جینز کی جیکٹ کے ساتھ میرون فلور لینتھ فرائٹ سائیڈ پر رکھی۔ سفید، کالی، سرمئی رنگوں کے منی کوٹس، شرٹس اور جینز کے ساتھ پیک کروائے۔۔

www.urdu novels mania.com

اسکی نظر ایک بہت خوبصورت ہلکے گلابی رنگ کی باربی فرائٹ پر پڑی جس کے نیٹ کے بازو پھولے ہوئے تھے جو کلائیوں سے تنگ ہو جاتے تھے۔ گھٹنوں تک آتی نیٹ کی پھولی فرائٹ،، پرفیکٹ۔۔

جہان کے ریمارکس پر عین نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسکی نیلی خوبصورت آنکھیں چمک اٹھی۔۔

ایکسیکوزمی،، یہ بھی پیک کر دیں۔ ساری پے منٹ کرنے کے بعد واپسی پر آتے کریم پیک کروائی اور ہنستے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔

لاؤنج میں آمنہ کے ساتھ بیٹھی انا کو دیکھ کر جہان کی آنکھیں جگمگا اٹھیں۔ عین جلدی سے یہ سارے بیگز رکھ کر آؤ۔۔

السلام علیکم! بھاری آواز میں سلام کرتا وہ انا کے سامنے بیٹھ گیا۔

وعلیکم السلام ہان بھائی۔۔ کیسے ہیں آپ؟

جہان کا منہ تک کرٹوا ہو گیا۔ آمنہ نے مسکراہٹ دبائی۔

ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو؟؟ نرم نگاہوں سے اسے دیکھتے دریافت کیا۔۔

انا کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا۔ بعض سوال اتنے مشکل کیوں ہوتے ہیں اور ان کا جواب اس سے بھی مشکل؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں،، بد وقت مسکراتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

آؤ عین رک کیوں گئی ہو۔۔؟ آئمہ نے پیار سے اسے بلایا اور اپنے ساتھ بٹھالیا۔ انا نے دلچسپی سے نیلی آنکھوں والی خوبصورت گڑیا کو دیکھا جو گلابی نازک ہونٹوں پر شرمیلی مسکان سجائے ہوئے تھی۔

یہ اعینہ ہے، میری پیاری بیٹی۔

آئمہ نے پیار سے اس کے پونی میں مقید لمبے گھنگھریالے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا۔ انا کو وہ سب کچھ بتا چکی تھیں۔

انا نے اس سے ہاتھ ملایا اور اپنے پاس بٹھالیا۔۔

عین،، میں اب سے تمہاری بڑی بہن ہوں۔ ٹھیک ہے کوئی بھی بات ہو مجھے بتانا اور مجھ سے ملنے آتی رہنا۔ اب تو میں بھی اکثر تم سے ملنے آتی رہوں گی۔۔

آخر آنا تو تمہیں یہاں ہی ہے،، جہان کے بے دیہانی میں کہنے پر انانے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

ہان کا مطلب ہے کہ عین اتنی پیاری ہے کہ جو بھی مل لے وہ بار بار ملنا چاہے گا۔ آئمہ نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

ہاں یاد آیا جس کام کے لئے میں آئی تھی وہ تو بھول ہی گئی۔ انور چچا کے بڑے بیٹے کی شادی ہے۔ یہ کارڈ انہوں نے آپ کے لئے دیا تھا۔

انویٹیشن کارڈ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے اس نے کہا۔۔ عین کو بھی ضرور لائیے گا ساتھ۔ میں چلتی ہوں۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ بابا ناراض ہوں گے۔

وقار کو بھی ناراض ہونے کے علاوہ آتا کیا ہے۔۔ اپنی ماں کو سلام دینا میرا۔۔ آئمہ نے کہا تو وہ جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔

چلیں آپ کو گھر ڈراپ کر دوں۔ نہیں اٹس اوکے میں چلی جاؤں گی۔۔
 میں بھی ڈراپ ہی کروں گا۔ کھا نہی جاؤں گا آپ کو۔
 انا نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور آئمہ اور عین سے مل کر باہر نکل گئی۔۔



میر دروازہ کھٹکھٹا کر ویر کے کمرے میں داخل ہوا، وہ عائشہ کو دیکھ کر مسکرایا۔ جو اباً وہ بھی مسکرائی۔

ویر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا۔ بھائی بابا آپ دونوں کا ناشتہ پر انتظار کر رہے ہیں۔۔

www.urdu novels mania.com

ہم تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔ عائشہ نے نرمی سے کہا۔ میر کے جانے کے بعد وہ آہستہ سے ویر کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی۔۔

میں کر لیتا ہوں،، ویر کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ نرمی سے اسے دیکھ کر مسکرائی۔

وہ پہلے دن سے ہی اس کا کچھ سا رویہ محسوس کر رہی تھی۔ ہاں ایک بات پر وہ مطمئن تھی کہ وہ اس کے سارے حقوق پورے کر رہا تھا۔۔

ویر نے اسے دیکھا جو سرخ شلوار قمیض میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ کھلے بالوں کو دوپٹے سے ڈھانپتے وہ ویر کی ہمراہی میں ڈانگ ہال میں داخل ہوئی۔

السلام علیکم بابا، سربراہی کرسی پر بیٹھے عدیل شاہ کو سلام کر کے وہ ویر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

چلو کھانا شروع کرو۔ عائشہ بیٹے آپ نے اب اپنا خاص دیہان رکھنا ہے اور زیادہ کام نہیں کرنا۔ اس حالت میں زیادہ سے زیادہ آرام ہی بہتر ہے۔ اور ویر تم بھی میری بیٹی کا خیال رکھا کرو۔

ویر نے سر جھکا کر مسکراتی اپنی بیوی کو دیکھا۔ جی بابا آپ پریشان نہ ہوں۔ میر گھر میں نئے آنے والے مہمان سے ملنے کے لئے بیتاب تھا۔۔

کھانا کھا کر وہ میر کے ساتھ مل کر ناشتے کے برتن سمیٹنے لگی۔ ان کی شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے۔ شادی کے دو ہفتوں بعد ہی اسکی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ ویر فوراً اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا جہاں ڈاکٹر نے انہیں خوشخبری سنائی۔ جو ویر کے لئے تو خوشخبری بلکل نہیں تھی۔

وہ چاہ کر بھی اس سے محبت نہ کر سکا۔۔ زبردستی رشتے جوڑنے سے دل نہیں جڑا کرتے۔ اس کے رویے میں اتنی تبدیلی ضرور آئی تھی کہ وہ اسکا تھوڑا بہت خیال رکھنے لگا تھا اور عائشہ کے لئے یہی کافی تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ہاں بھائی جلدی کریں انا آپنی کی کالز آرہی ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔ عینہ لاؤنج میں کھڑی
جہان کو کب سے آوازیں دے رہی تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

آج جہان کے پچازاد بھائی کی مہندی تھی۔ مہندی کا انتظام ان کی حویلی میں کیا گیا تھا۔ انا پہلے ہی حنا اور وقار کے ساتھ حویلی جا چکی تھی۔ عین اور جہان نے مہندی سے کچھ وقت پہلے حویلی پہنچا تھا۔

ہاں بھائی۔۔۔۔؟

آگیا آگیا تم نے تو آسمان سر پر اٹھالیا ہے بندری۔۔

وائٹ پینٹ شرٹ اور جوگرز میں ملبوس ہاتھ میں کپڑوں سے بھرا بیگ پکڑے وہ عجلت میں کمرے سے نکلا۔۔۔ نانو سے مل لیا۔۔؟

جی ان کو بتا آئی ہوں میں،، مل بھی لیا ہے۔ اپنی گھٹنوں تک آتی وائٹ فرائڈ فریک کو سیدھا کرتے اس نے جہان کا ہاتھ تھاما اور اس کے ساتھ بائیک پر بیٹھ کر حویلی کے لئے روانہ ہو گئی۔

آئمہ نے جہان کے اصرار پر بھی جانے سے معذرت کر لی تھی۔ ان کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔۔۔ جہان نے بھی جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا لیکن آئمہ نے کہا کہ اب اتنی بھی خراب نہیں۔

اور کسی کو تو جانا ہے نہ۔۔ چارو ناچار وہ جانے کے لئے مان گیا۔ انا نے عین کو ساتھ لانے کی خاص تاکید کی تھی لہذا وہ بھی اس کے ساتھ جا رہی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں حویلی پہنچے۔ شاندار حویلی اپنی پوری آب و تاب سے سچی، روشنیوں میں نہائی آنے والوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔۔

جہان مہمانوں سے بھری حویلی میں بمشکل جگہ بنا تا عین کا ہاتھ پکڑے پچا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

رخسانہ چچی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور ملازم کی ہمراہی میں دوسری منزل پر موجود قدرے پرسکون کمرے میں بھیج دیا۔

ایک قطار میں بنے کمرے بالکل ایک جیسے لگتے تھے۔ ملازم کو نونے والے کمرے میں سامان رکھ کر چلا گیا۔

بھائی آئی ایم سواکسائیڈ۔۔ کتنا مزہ آئے گا، ارے انا آپ سے تو ملے ہی نہیں۔۔
 اتنے میں انا انہیں ڈھونڈتی ہوتی یہیں آگئی۔ السلام علیکم! آخر کار آپ ہی گئے۔ اور جان
 کا وعلیکم السلام سنے بغیر ہی عین کا ہاتھ پکڑتی جلدی میں کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اسکو جان سے ایک کمرہ چھوڑ کر اگلا کمرہ ملا تھا۔۔ درمیان والا کمرہ ڈریسنگ روم کے طور پر
 استعمال ہوتا تھا۔۔

عین چلو جلدی سے کپڑے بدلے۔ مہمان آ بھی گئے ہیں اور ہم ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔
 اس نے سوچا پہلے اسے تیار کر لے پھر آرام سے خود تیار ہو جائے گی۔۔

عین بلیک اینگے کو بمشکل سنبھالتی ہاتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ آپنی یہ دیکھیں پاؤں
 میں آ رہا ہے۔ میں تو گر جاؤں گی اس میں۔

ادھر آؤ میں ٹھیک کرتی ہوں۔ انا نے اسکا اینگے اونچا کر کے پنزلگا دیں اور اسکی گولڈن کرتی
 کی ہک بند کی۔۔

پھر جلدی ہاتھ چلاتے اسے لائٹ سامیپ کیا۔ کاجل کی باریک لکیر سے عین کی نیلی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگنے لگیں۔ اسکے کالے لمبے بالوں کو سٹائلش سے جوڑے میں باندھ کر پھولوں سے بنی نازک بالیاں اس کے کان میں ڈال دیں۔

انانے پیچھے ہٹ کر ایک بھر پور نظر سے اسکا سر تا پیر جائزہ لیا تو اسے عین پر بے انتہا پیار آیا۔ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔

انانے آگے بڑھ کر اسکے گالوں کو چوم لیا۔ یار کتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔ میں لڑکا ہوتی تو ضرور تم پر دل ہار جاتی۔ عین بلس کرنے لگی۔

www.urdu novels mania.com

چلو اب تم نیچے جاؤ۔ میں تھوڑی دیر میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ انانے اس کا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

عین کے جانے کے بعد انانے اپنا میروں رنگ کا نیٹ کا لہنگا کرتی پکڑی اور ساتھ والے کمرے میں جوڈریسنگ روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

لائٹ بند کر کے اس نے میروں پاؤں کو چھوٹا لہنگا زیب تن کیا۔ چھوٹی سی بمشکل کمر تک آتی بند کرتی پہن کر اس نے کمر پر موجود زپ بند کرنی چاہی لیکن زپ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

غصے میں اس نے زور سے زپ کھنچی جو ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آگئی۔ بلکل اسی وقت جہان ڈریسنگ روم سے ملحقہ چھوٹے سے کمرے سے باہر نکلا۔ کمرے میں اندھیرا دیکھ کر اسے اچنبھا ہوا۔

www.urdu novels mania.com

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے انا اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ جہان اپنی ہینگ کی ہوتی قمیض پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو کسی نرم وجود سے ٹکرایا۔

توازن کھو کر وہ انا سمیت زمین پر جاگرا۔ جلدی سے اٹھ کر اس نے لائٹ جلائی۔ جہان کو اپنے سامنے بغیر شرٹ کے دیکھ کر انا کا شرم سے برا حال ہو گیا۔۔

وہ برا پھنسی تھی۔۔ ٹوٹی زپ کے ساتھ وہ کمرے سے باہر بھی نہیں جاسکتی تھی۔ جہان نے فوراً قمیض پہنی اور دوپٹے سے بے نیاز زمین پر گرمی انا کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ اس نے خود پر کس طرح ضبط کیا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔

انانے اس کا ہاتھ دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔ واٹ ہی پیڈ؟؟ تم ٹھیک ہو؟؟ انانے بے بسی سے اسے دیکھا۔

میری شرٹ کی زپ ٹوٹ گئی ہے۔ آنکھوں میں آنسو لئے اس نے ہلکی سی آواز میں کہا۔ جہان نے مسکراہٹ دہائی۔

اب کیا؟ کوئی دوسرا ڈریس لادوں؟ انانے نفی میں سر ہلایا۔
اگر آپ کسی کو بلا دیں تو وہ میری ہیلپ کر دے۔

اناسب اپنی تیاری میں مصروف ہیں۔ اچھا اٹھو تو صحیح۔۔ تمہارے پاس کوئی پن ہے؟؟

جی وہاں اس باکس میں ہیں۔ آپ کیا کرنے لگے ہیں؟؟

جہان نے دو سیفیٹی پنز پکڑیں اور انا کے بلکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ انا کو اس سے بے انتہا شرم محسوس ہوئی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے غائب ہو جاتی۔

جہان نے انا کو کمر سے پکڑ کر پاس کیا اور بیک لگے کو پنز لگا کر بند کر دیا۔ دونوں کے دل بے تہاشہ دھڑک رہے تھے۔

جہان کے پیچھے ہٹتے ہی انا بھاگتی ہوئی ڈریسنگ روم سے باہر نکل گئی۔ جہان نے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور گہرے سانس لینے لگا۔ یہ لڑکی تو ابھی سے اسکا نشہ بنتی جا رہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

اپنے کمرے میں آکر انا نے جلدی سے دروازہ بند کیا۔ - اف ڈوب مروانا تم۔ کیا ضرورت تھی وہاں بت بن کر کھڑے ہونے کی اور جہان بھائی کی نظریں اف،، کس طرح دیکھ رہے تھے وہ۔

جمہرہ جمہری لے کر وہ جلدی سے تیار ہونے لگی۔ برائے نام میک اپ کر کے اس نے اپنے بھورے بال سٹریٹ کر کے کمر پر ڈالے اور میرون نیٹ کا دوپٹہ گلے میں ڈال لیا۔۔

کانوں میں ایئر رننگز ڈال کر وہ اپنے کمرے کا دروازہ لاک کر کے ہال کی طرف بڑھ گئی جہاں فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا۔



مہندی کا فنکشن رات دیر تک چلتا رہا۔ ڈانس گانے شور ہلا گلا غرض ہر وہ چیز جو ایسے فنکشنز کا خاصہ ہوتی ہے سرانجام ہو چکی تھی۔ بے حیائی اپنے عروج پر تھی۔ شیطان کو ایسی محافل میں "مہمانِ خصوصی" کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

دو بجے کے قریب سب تھک ہار کر سونے چلے گئے۔ انا بھی اپنا لہنگا سنبھالے عین کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود اسکی کزنز اسے ڈانس کے لئے اپنے ساتھ گھسیٹ چکی تھیں لہذا اب اسکا انگ انگ درد کر رہا تھا۔

کپڑے تبدیل کرنے کے بعد اسے نماز کا خیال آیا۔ بھئی شادی بیاہ ایک طرف،، نماز بھی تو ادا کرنی ہوتی ہے نہ،، شاید اس طرح ہم اپنے ضمیر کو مطمئن کرتے ہیں۔

وہ اتنا تھک چکی تھی کہ نماز پڑھے بغیر ہی سو گئی۔ ابھی اسے سوئے ہوئے گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات نمودار ہوئے۔ لمحے میں وہ پسینے میں نہا گئی۔۔۔

اس رات انانے ایک خواب دیکھا جو اسے ساری زندگی کے لئے بدل کر رکھ دینے والا تھا،،،

:خواب کچھ یوں تھا

وہ ایک نہ معلوم سنسان سی جگہ پر چلتی جا رہی تھی۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ وہ اس سنسان جگہ پر اکیلی نہیں تھی۔ اسکے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ ابھر رہی تھی۔۔۔

چلتے چلتے اس نے گردن موڑی،، کسی کو موجود نہ پا کر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی۔ کوئی نہ نظر آنے کے باوجود وہاں موجود تھا۔۔۔

اس نے انا کو آہستہ سے آگے کی طرف دھکیلا،، بلا ارادہ اس کے قدم ایک سمت کی جانب بڑھنے لگے۔ آگے جا کر ایک بہت گہری کھائی نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

تب پہلی دفعہ اسے محسوس ہوا کہ وہ بہت اونچائی پر کھڑی تھی۔ اس مقام سے ایسی ویرانی ٹپک رہی تھی کہ اسے بے اختیار خوف محسوس ہوا۔۔۔

اسکا میروں لہنگا ہوا سے اڑنے لگا،، تب اس نے اپنے کپڑوں پر غور کیا،، اسکا پیٹ برہنہ تھا۔ چھوٹی سی کرتی نے مشکل سے اسکے جسم کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔

اچانک کسی غیبی طاقت نے اسے دہکے دیا۔ ایک دل دہلا دینے والی چیخ کے ساتھ وہ کھائی میں گرتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ زمین پر گرمی اسکا سر پھٹ گیا اور کچھ ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ خون

فوارے کی صورت اس کے سر سے نکلنے لگا لیکن اس سب کے باوجود اسکے حواس قائم تھے۔۔۔

اچانک اس کے سامنے کالے چغے میں دو انتہائی خوفناک مرد نمودار ہوئے۔ انکے چہرے سے وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔

ایک مرد نے گرم سلاخ اٹھائی اور اسے انا کی برہنہ کمر پرداغ دیا عین اسی مقام جہاں، جہاں نے چھو اٹھا،، وہ ایک کے بعد ایک سلاخ سے اسکی کمر کو داغنے لگے،، انا کی دلخراش پیچیں اس ویرانے میں گونجنے لگیں۔

اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ پسینے میں نہائی وہ خوف سے لرزتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ اسکا دل بے تہاشہ دھڑک رہا تھا۔

ابھی وہ اس سے سنبھلی نہ تھی کہ رات کے سناٹے میں عجیب سی آواز گونجی۔ انا نے خوف سے کمرے کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔۔۔

ہلکی روشنی میں اسے عجیب سے ہیولے دکھائی دینے لگے۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے پاؤں کی جانب سے چادر اٹھائی اور سر تک اوڑھ کر چت لیٹ گئی۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ آوازیں بڑھتی گئیں۔ اچانک ایسی آواز ابھری جیسے کوئی پانی میں گرا ہو۔۔۔ اناخوف سے رونے لگی۔۔۔ مم مجھے معاف کر دیں اللہ تعالیٰ،، مم میں آئندہ کسی نامحرم کے پاس نہیں جاؤں گی،، میری مدد کریں،، وہ گر گرانے لگی۔۔۔

جو لوٹ آئیں تو کچھ کہنا نہیں

بس دیکھنا انہیں غور سے

جنہیں راستوں میں خبر ہوئی

کہ یہ راستہ کوئی اورتھا

تھوڑی دیر بعد آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ آہستہ آہستہ اس کا خوف زائل ہو گیا اور وہ ڈرتی ڈرتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

: اور اللہ پاک فرماتے ہیں

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ

(AND HE IS WITH YOU WHEREEVER YOU ARE ~

QURAN 57:4)



ڈلیوری کے دن قریب تھے۔ عدیل شاہ اور میر نے عائشہ کو ہاتھ کا چھالنا بنا رکھا تھا۔۔ اسے کسی کام کو ہاتھ لگانے نہ دیتے بلکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی خود کر لیتے۔ وہ جیسے اپنی پرانی روٹین میں واپس لوٹ گئے تھے۔

www.urdu novels mania.com

رات کا وقت تھا۔ تکلیف کے احساس سے عائشہ کی آنکھ کھلی۔۔

شاہ ویر۔۔۔۔۔؟ اٹھیں شاہ ویر۔۔۔ عائشہ انتہائی تکلیف کی حالت میں شاہ ویر کا بازو ہلانے لگی۔

شاہ ویر نے بمشکل درد کرتی آنکھوں کو ہلکا سا کھول کر اسے دیکھا جو بہت تکلیف میں لگ رہی تھی۔ شاہ ویر بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ سسکنے لگی۔۔۔

شاہ ویر نے لمحے کی دیر کئے بغیر اسے سہارا دے کر اٹھایا اور گاڑی میں بٹھا کر قریبی ہسپتال میں لے گیا جہاں ڈاکٹر نے اسے بیٹا پیدا ہونے کی مبارکباد دی۔۔۔

شاہ ویر عجیب سی کیفیت میں گھیر گیا۔ عدیل شاہ کو فون پر مطلع کر کے وہ اپنے بیٹے کو دیکھے بغیر ہی ہسپتال سے باہر نکل گیا۔ اس وقت وہ ساری دنیا سے خفا لگتا تھا۔۔۔

عدیل شاہ، شاہ میر کے ہمراہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔ نرس سے پوچھ کر وہ مطلوبہ وارڈ میں گئے جہاں ننھے سا مہمان دنیا جہاں سے بے خبر میٹھی نیند سو رہا تھا۔۔۔

فرط مسرت سے انکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پہلے انہوں نے عائشہ کے سر پر پیار دیا اور بیٹے کی مبارکباد دی جسے اس نے ہلکا سا مسکراتے قبول کیا۔۔۔

پھر انہوں نے اپنے ننھے سے پوتے کا منہ چوما۔ میر نے بھی اس کے دونوں گال چومے،،
میر کی یہ حرکت لاڈ صاحب کو پسند نہیں آئی،، نتیجتاً وہ گلا پھاڑ کر رونے لگا۔۔۔

عدیل شاہ نے جلدی سے اسے گود میں بھر لیا۔ روتا بچہ اچانک خاموش ہو گیا اور ٹکڑ ٹکڑ
انہیں دیکھنے لگا۔ اسکی سنہری کانچ جیسی آنکھیں تھیں۔ تیکھے نقوش اور اجلی رنگت شاہ ویر
پر گئی تھی،، عائشہ سے اس نے بس آنکھوں کا رنگ چرایا تھا۔

بابا یہ کیا بات ہوئی مجھے دیکھ کر یہ رونے لگ گیا۔ میر نے منہ بناتے شکوہ کیا۔۔
تم ہو ہی اتنے خوفناک کہ بیچارہ ڈر گیا۔۔۔! عدیل شاہ نے شرارت سے کہا تو بچہ ذرا سا
مسکرایا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

دیکھا بابا یہ کیسے مسکرا رہا ہے میری انسلٹ پر۔ اس نے تو ابھی سے مجھ سے مقابلے
کرنے شروع کر دیے۔ اب میرا کیا ہوگا کالیا۔۔۔؟

عدیل شاہ نے اس کے سر پر چھت لگائی۔۔

ویر کہاں ہے۔۔؟ یاد آنے پر انہوں نے عائشہ سے پوچھا جس نے لاعلمی سے انہیں دیکھا۔ مجھے جب سے ہوش آیا ہے میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ یہ سن کر عدیل شاہ کو تشویش نے آ گھیرا۔



بارت کی صبح انا جلد ہی بیدار ہو گئی۔ وہ رات کو آنے والے خواب اور واقعے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

گم صم سی وہ اپنے آج کے لیے ہینگ کے کپڑوں کو دیکھنے لگی۔ بلیک خوبصورت ریشمی ساڑھی جو اس نے بہت شوق سے بنوائی تھی۔

بہتی آنکھوں کے ساتھ وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔ اس نے ساتھ لائے کپڑوں میں سے سہل سی بلیک کپڑی نثرٹ نکالی اور پریس کروانے کے لئے ملازمہ کو دے دیا۔

بی بی جی کل تسی بہت و دیا ڈانس کیتا سی۔ انا گم صم سی خالی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔ بغیر کوئی جواب دے وہ خوش گپیوں میں مصروف مہمانوں کی طرف بڑھ گئی۔

رخسانہ چچی نے اسے دیکھا تو آواز دی۔۔ انا ٹھیک سے سو گئی تم؟؟ انا کو کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔

جی چچی۔۔ مختصر سا جواب دے کر وہ قریب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

چلو اچھی بات ہے۔ تم یہی بیٹھو، تھوڑی دیر تک ناشتہ آجائے گا۔ عینہ اور جہان نہیں اٹھے ابھی۔۔۔؟؟

عین تو ابھی میرے والے کمرے میں سو رہی ہے۔ ہان بھائی کا نہیں پتہ۔
چلو میں دیکھتی ہوں۔ عجلت میں کہہ کر وہ باقی مہمانوں کو دیکھنے لگیں۔

بارات دوپہر کی تھی لہذا ناشتے کے بعد سب تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ عین کو تیار کرنے کے بعد انا خود بھی جلدی تیار ہو گئی۔

آج وہ کل کی نسبت بہت سادہ لگ رہی تھی۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ بلیک سسپل لیکن خوبصورت کپری اور پورے بازوؤں کی شرٹ پر لائٹ براؤن سامیک اپ کیا گیا تھا۔

آئینے میں دیکھتے اس نے اپنے بالوں کا جوڑا بنایا اور سوٹ کے بلیک دوپٹے کا حجاب کرنے لگی۔

انا آپی آپ حجاب کیوں کرنے لگی ہیں۔۔۔؟ اتنی پیاری تو لگ رہی ہیں۔ پہلے آپ نے ساڑھی پہننے سے منع کیا اور اب یہ۔۔۔

بے بی پنک نیٹ کے پھولے شارٹ فرائ میں لائٹ پنک میک اپ کئے اور کالے لمبے گھنگھریالے بالوں کو ماتھے سے ہلکا سا موڑ کر کمر پر کھلا چھوڑے وہ تیز تیز بولتی انا سے استفسار کرنے لگی۔

انا کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔ اتنا آسان ہوتا ہے کیا اپنے آپ کو بدلنا۔ اور پھر لوگ بغیر سوچے کچھ بھی کہہ دیتے ہیں، یہ سوچے بغیر کہ سامنے والے کے دل پر کیا بیت رہی ہے۔۔۔

عین میں نے حجاب شروع کر دیا ہے۔۔۔ نو مور کو لیسچنز۔۔۔ ساتھ ہی اسے مزید بولنے سے منع کر دیا۔

اوکے میں ہان بھائی کو دیکھتی ہوں وہ تیار ہوئے یا نہیں۔ نیلی آنکھوں سے اسے دیکھتی سنجیدگی سے اسے کہہ کر اس نے جہان کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔ ہان بھائی میں آ جاؤں۔۔۔؟ دروازہ ہلکا سا کھٹکھٹا کر اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔۔۔
آ جاؤ عین،،

اس نے اندر آ کر جہان کو دیکھا جو میروں چیک پنٹ کوٹ میں تیار بے حد وجہ لگ رہا تھا۔

گھنے بالوں کو سنوار کر اس نے عین کو دیکھا جو اسکی لائی فراک میں بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔ پیاری لگ رہی ہو۔ جہان سے اسکا گال کھینچنا تو عین نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

جہان نے دلچسپی سے اس کے تاثرات دیکھے اور مخطوط ہو کر ہنس پڑا۔ - انا تیار ہو گئی۔۔۔ - جی بھائی اور آپ کو پتہ انہوں نے آج بلکل سمسپل ڈریس پہنا ہے اور حجاب بھی کیا ہے۔

جہان کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ کل انا کو سب کی نظروں کا مرکز بنا دیکھ کر اسکا دل چاہتا تھا کہ اسے کہیں چھپا دے۔

جلدی کا شور مچاتے سب میرج ہال کی طرف روانہ ہو گئے۔ انا سارے فنکشن میں بہت بھیجی بھیجی سی رہی۔ ہر کوئی بہت حیرت سے اس کے پاس آتا اور حجاب کے بارے میں دریافت کرتا۔

انا کو بہت حیرت ہو رہی تھی۔ جب وہ بہت تیار ہو کر نامحرموں کے سامنے جاتی تھی تب کسی نے کچھ نہ کہا اور اب اس کے حجاب پر بولنے آرہے تھے۔

انا شادی پر بھی حجاب۔۔؟ شادی پر حجاب کون لیتا۔۔؟ اور ایسے بہت سارے سوال۔۔ بد دل ہو کر وہ ہال کے قدرے تنہا کونے میں آگئی۔

تھوڑی دیر بعد اسے جہان اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ انا کو مزید کوفت ہوئی۔ جہان اس کے سامنے یوں کھڑا ہو گیا کہ وہ اس کے چوڑے وجود کے آگے چھپ سی گئی۔ اس نے نرم نگاہوں سے انا کو دیکھا جو سادگی میں اس کے دل کو اور زیادہ بھار ہی تھی۔

انا۔۔۔؟
www.urdu novels mania.com

جی ہاں بھائی کوئی کام تھا آپ کو؟ اس سے فاصلے پر ہوتے اسنے نظر جھکا کر جواب دیا۔

مجھ سے شادی کروگی۔۔؟

انانے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ آپ آپکو شرم نہیں آتی اس طرح کی بات کرتے۔۔؟ میں آپ کو بھائی کہتی رہی اور آپ ایسی سوچ رکھتے ہیں میرے بارے میں۔ آئندہ اپنی شکل بھی نہ دکھائیے گا مجھے۔ غصے سے کانپتے اس نے کہا اور جہان کی ایک طرف سے گزر کر جانے لگی۔

پیار کرتا ہوں میں تم سے ڈیم اٹ۔۔ کوئی گناہ تو نہیں کیا جو تم ایسے بیہو کر رہی ہو۔۔؟ انا کو بازو سے پکڑ کر دیوار سے لگاتے اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ آخر یہ لڑکی اس کے جذبات کیوں نہیں سمجھ رہی تھی۔

پچھے ہٹیں۔۔۔ میں نے کہا پچھے ہٹیں۔۔ اس کے بازو کو جھٹکتی وہ چلائی۔۔ شور ہونے کی وجہ سے کوئی بھی انکی آواز نہ سن سکا۔

جہان کی گرفت جیسے ہی ڈھیلی پڑی انانے پچھے ہٹتے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔۔

آئندہ میرے قریب آنے کی ہمت بھی مت کر لے گا۔ بہتی آنکھوں سے وہ اس کے منہ پر غرائی اور اپنے آنسو پونچھتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

جہان منہ پر ہاتھ رکھے ساکت کھڑا رہ گیا۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا اور داڑھی میں جذب ہو گیا۔۔

میری آنکھوں میں اک چمکن سی ہے۔۔۔
ہاں کسی خواب کا تنکا ہو گا۔۔۔۔۔

انا میری بات سنو۔۔۔ اپنے درد کو نظر انداز کرتے وہ اس کے پیچھے لپکا۔ محبت سب سے پہلے عزتِ نفس ختم کرتی ہے۔

لیڈیز و اشروم میں داخل ہوتی انا اس کی آواز پر رک گئی۔۔ اس کے دل میں درد اٹھا۔۔ وہ سب جانتی تھی کہ جہان اسے پسند کرتا ہے۔ لیکن وہ کیا کرتی جو خود کسی اور کی محبت میں مبتلا پل پل مر رہی تھی وہ کسی اور کو کیا دے سکتی تھی۔۔

انا تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔ میری محبت بہت پاک ہے۔ میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔ پلیز مجھے غلط مت سمجھو۔

انا کو سینے میں شدید تکلیف کا احساس ہوا۔ ہاں وہ مجھ سے نکاح ہی تو نہیں کرنا چاہتا تھا اور میرے سامنے کھڑا یہ مرد جو مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے میں اسے کچھ نہیں دے سکتی افسوس۔۔

ہاں بھائی۔۔ میں۔ کسی۔ اور۔ سے۔ محبت۔ کرتی۔ ہوں۔ میں۔ آپ۔ کو۔ کچھ۔ نہیں۔ دے۔ سکتی۔ میرے۔ جیسی۔ محبت۔ میں۔ ٹھکرائی۔ لڑکی۔ کسی۔ کو کچھ۔ نہیں۔ دے۔ سکتی۔

www.urdu novels mania.com

اس نے بلکتے ہوئے کہا تو جہان ساکت رہ گیا۔ اس کے دل کی دھڑکن سست ہو گئی۔ دو آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔ آخری نظر اپنی ناکام محبت پر ڈالتے وہ تیز قدموں سے ہال سے نکل گیا۔

آئی ایم سوری ہان بھائی میں آپ کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔ لیکن میں کیا کروں۔ آپ مجھ جیسی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتے۔ بلکتی بلکتی وہ واشر روم میں داخل ہوئی۔

وہاں پہلے سے موجود ایک لڑکی نے اسکی حالت دیکھی تو پوچھے بغیر نہیں رہ سکی۔ کیا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ انا نے اثبات میں سر ہلایا اور واش بیسن پر جھکی پانی کے چھینٹے مارنے لگی۔

جہاں آفس کے کام کا بہانہ کر کے عین کولے کرواپسی کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔ انا کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے حنا سے ساتھ لیے حویلی چلی گئیں۔

www.urdu novels mania.com



میر کو عائشہ کے پاس چھوڑ کے عدیل شاہ گھر آ گئے۔ کیوں کہ گھر میں اور کوئی عورت نہیں تھی اسلئے عدیل شاہ جلد از جلد آیا کا بندوبست کرنا چاہتے تھے۔۔۔

انہیں ویر پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ کتنا غیر ذمہ دار تھا وہ۔ ویر انہیں گھر کے لاؤنج میں ہی ٹھلٹا ہوا مل گیا۔ ویر یہ کیا حرکت ہے؟ تمہیں اس وقت اپنی بیوی اور بیٹے کے پاس ہونا چاہیے تھا۔ اپنی اس حرکت سے تم ثابت کیا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

ویر جو پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا عدیل شاہ کے لفظوں نے جلتی پرتیل کا کام کیا۔ وہ جو اتنے دن سے اندر ہی اندر جل رہا تھا آخر کار اس کا ضبط جواب دے گیا۔۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے اب اور کیا چاہتے ہیں، آپ کی بات مان کر کرلی میں نے شادی،، اب کیا اس کے پیر دھو کے پیوں۔ تنگ آ گیا ہوں میں یہ ڈرامہ کرتے کرتے۔۔ مجھے تو آپ نے انسان سمجھا ہی نہیں۔ خیر مجھے تو آپ نے کبھی سمجھا ہی نہیں۔ ویر غصہ کرتا رہتا ہے،، ویر بد تمیز ہے،، ویر یہ ہے ویر وہ ہے،، یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ ویر ایسا کیوں ہے۔ بس آپ کی بیوی نہیں مری تھی،، میری ماں تھی وہ۔ ان کے بعد کس طرح فراموش کر دیا آپ نے مجھے۔ آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کس قدر اکیلا ہو گیا تھا میں۔

تنگ آگیا ہوں میں سب کی باتیں سن سن کے۔ معاف کر دیں مجھے آپ سب لوگ۔۔۔
انکے سامنے ہاتھ جوڑ کے وہ غصے سے واک آوٹ کر گیا۔۔۔

پیچھے عدیل شاہ کے چہرے پر افسوس ابھرا۔ کیا وہ اس کے ساتھ اتنی زیادتی کر بیٹھے تھے۔۔۔؟



اگلے دن عائشہ کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا۔ عدیل شاہ نے ڈرائیور کو میرا اور عائشہ کو لانے کے لئے روانہ کر دیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آیا کا بندوبست ہو چکا تھا۔ مسلسل سردیوں سے تنگ آ کر انہوں نے چولہے پر چائے کا پانی چڑھا دیا۔ کچن سے باہر آ کر انہوں نے افسوس سے ویر کے کمرے کے دروازے کو دیکھا جو کل رات سے بند تھا۔۔۔

ویر بغیر کسی سے بات کئے اپنے آپکو کمرے میں بند کر چکا تھا۔ عدیل شاہ کے لاکھ بلانے پر بھی باہر نہ نکلا۔

چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ ڈرائیور ہانپتا ہوا انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ کیا ہوا خان تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ تمہیں تو بی بی کو لینے بھیجا تھا۔ سب خیریت تو ہے۔۔؟

صاحب وہ۔۔ وہ چھوٹے صاحب اور بی بی جی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ شاہ میر صاحب چھوٹے صاحب کو پکڑے بی بی جی کے ساتھ سڑک پار کر کے گاڑی تک آرہے تھے کہ ایک تیز رفتار گاڑی نے انہیں ٹکرا دی۔۔

عدیل شاہ کے دل کو دھکا لگا۔ انہیں جیسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ ویر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس نے طیش کے عالم میں ڈرائیور کا گریبان پکڑ لیا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ کہاں ہیں وہ تینوں؟ ڈرائیور گھگھیا گیا۔۔ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر میں انہیں اسی ہسپتال پہنچا دیا۔۔

جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑ کر وہ عدیل شاہ کو ساتھ لیے ہسپتال کے لیے روانہ ہو گیا۔
اس نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کر لی۔

ضبط سے اس کا چہرہ سرخ پر چکا تھا۔ عدیل شاہ انکی سلامتی کی دعا کرنے لگے۔۔ ہسپتال پہنچ کر ویر آندھی کی طرح اندر داخل ہوا، راستے میں وہ کئی لوگوں سے ٹکرایا، عدیل شاہ ان سے معذرت کرتے تیزی سے اس کے پیچھے ہو لیے۔

ایکسکیوز می یہاں شاہ میر اور عائشہ نامی پیشینٹ کو لایا گیا ہے۔ وہ کس روم میں ہیں۔۔۔؟؟
کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے عجلت میں دریافت کیا۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ مطلوبہ کمرے کے باہر پہنچے تو ڈاکٹر باہر نکلتا دکھائی دیا۔ آپ شاہ میر نامی پیشینٹ کے
ساتھ ہیں۔۔۔؟

جی ان کی کنڈیشن کیسی ہے اب؟ عدیل شاہ نے بے چینی سے پوچھا تو ڈاکٹر نے ترحم بھری نگاہ سے انہیں دیکھا۔

شاہ میر کافی زخمی ہوا ہے۔ اسکی ٹانگ سے بہت خون بہ چکا تھا لیکن اب اسکی حالت قدرے بہتر ہے،، خطرے والی کوئی بات نہیں۔۔۔

ڈاکٹر میرے بیٹے کے ساتھ میری بہو اور پوتا بھی تھا۔۔۔ وہ کیسے ہیں۔۔۔؟
بے بی بلکل ٹھیک ہے،، محض چند ہلکی سی خراشیں آئی ہیں۔۔۔

اور میری بہو۔۔۔؟ ڈاکٹر نے ایک سیکنڈ کے لیے انہیں دیکھا۔۔۔ آئی ایم سوری،، شی از نو مور۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

شاہ ویر ساکت کھڑا رہ گیا۔۔۔ زندگی نے اس کے چہرے پر بھرپور تمانچہ مارا تھا۔۔۔ عدیل شاہ کے آنسو روانی سے بہنے لگے۔۔۔ وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوئے جہاں میر پٹیوں میں جکڑا پڑا تھا۔۔۔

اپنے جان سے پیارے معصوم بیٹے کی حالت پر ان کا دل تڑپ گیا۔۔ ایک ایک کی انکی نگاہ
راحم پر پڑی۔۔۔ کتنی خوشی سے انہوں نے اپنے پوتے کا نام تفویض کیا تھا۔۔

اسکی محرومی پر انکا دل بھر آیا۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے تھام کر سینے سے لگا
لیا۔۔۔ ویر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔۔ عدیل شاہ نے فوراً اسکی طرف
دیکھا۔۔ اس کی آنکھوں میں ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔۔۔

آگے بڑھ کر انہوں نے راحم کو ویر* کے حوالے کر* دیا۔۔۔ یہ تمہارا بیٹا ہے ویر،،، آج
اسکی ماں بھی چلی گئی جیسے تمہاری ماں چلی گئی تھی،، تم اس کے ساتھ وہ سب نہ کرنا جو
انجانے میں مجھ سے سرزد ہو گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ویر کی آنکھوں سے دو آنسو راحم کے چہرے پر گرے۔۔ راحم معصومیت سے اسے دیکھنے
لگا،،، ویر نے جھک کر اسکا ماتھا چوم لیا۔۔۔

جونہی عدیل شاہ کے رشتے داروں تک یہ خبر پہنچی وہ ان کے گھر جمع ہونا شروع ہو گئے، عدیل شاہ کی تو جیسے کمر ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

شاہ ویرا رحم کو آیا کے حوالے کرتے خاموشی سے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ میر بھی بستر پر پڑا تھا۔۔۔ انہیں عائشہ کے چلے جانے کا بہت غم تھا۔ ان کے کچھ عزیزوں نے ہی کفنِ دفن کا انتظام کیا۔۔۔

آخر کار وہ وقت بھی آ گیا جب میت کو دفن کیا جانا تھا۔۔۔ میر کو جونہی ہوش آیا تو اس نے عدیل شاہ کو پکارا۔۔۔ لیکن کسی کو ہوش ہوتا تو جواب آتا۔۔۔

وہ ابھی چلنے کے قابل نہیں تھا۔۔۔ اسکے بار بار پکارنے پر کسی نے اندر جھانکا۔۔۔ باہر سے آوازیں کیوں آرہی ہیں اتنی۔۔۔ میرے بابا کہاں ہیں؟؟

بیٹا عدیل صاحب کی بہو کا انتقال ہو گیا ہے،، میت کو دفنانے جا رہے ہیں۔۔۔ یہ سن کر میرا ونچی آواز میں رونے لگا، مجھے باہر لے چلو پلیز۔۔۔ بلکتے ہوئے اس نے کہا تو وہ شخص اسے سہارا دے کر میت کے پاس لے گیا۔۔۔

بابا۔۔۔؟ میر نے روتے ہوئے پکارا تو عدیل شاہ نے اٹھ کر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔۔ بس بیٹا ایسے نہیں روتے،، میت کو تکلیف ہوگی۔۔۔ اسے چپ کروا کر انہوں نے کسی کو ویر کو بلانے بھیجا۔۔۔

سرخ انکار آنکھوں اور ملگجے سے حلیے میں ویر آیا تو میت کو کاندھا دے کر اسکی منزل تک پہنچا دیا گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com



ہاں بھائی۔۔۔؟ عین نے اندھیرے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے جہان کو پکارا مگر جواب نہ ارد۔۔۔

اندازے سے اس نے کمرے کی لائٹ جلائی تو جہان ایک کونے میں زمین پر گھٹنوں میں سر دیا بیٹھا نظر آیا۔۔۔

عین اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔۔ ہان بھائی آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔؟
آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟

عین جاؤ یہاں سے۔۔۔ جہان نے سر اٹھائے بغیر بھاری آواز میں کہا۔۔۔ اسکی بھاری آواز اس کے رونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

ہان بھائی کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ پلیز مجھے بتائیں۔۔۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔
- عین نے روہانسی ہو کر جہان کے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جاؤ یہاں سے تمہیں سمجھ نہیں آرہی۔۔۔؟؟ وہ سر اٹھائے داڑھا تو عین ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔ اسکی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

جا کیوں نہ رہی نکلو میرے کمرے سے اور دوبارہ یہاں آنے کی کوشش بھی مت کرنا،
گیٹ آؤٹ۔۔۔

عین روتی ہوئی کمرے سے نکلی اور آئمہ سے ٹکرائی جو جہان کی آواز سن کر آئی تھیں۔۔
وہ جب سے شادی سے واپس آیا تھا تب سے انہیں وہ عجیب لگا تھا۔۔ ان کے پوچھنے پر
اس نے تھکاوٹ کا بہانہ بنا دیا لیکن آئمہ کی تسلی نہیں ہوئی۔۔ وہ جانتی تھیں ضرور کچھ ہوا
ہے۔۔۔

صبح سے وہ کمرے سے نہیں نکلا تھا۔۔ نا نو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،، پلیز کوئی مجھے
ڈسٹرب نہ کرے۔۔ آئمہ اسے ناشتہ کا پوچھنے گئیں تو جہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اسکا موڈ دیکھ کر انہوں نے عین کو بھی اسے تنگ کرنے سے منع کر دیا مبادا وہ اسے جھاڑ ہی
نہ پلا دے اور یہی ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا عین۔۔۔؟ تم روکیوں رہی ہو۔۔۔؟
 عین پر شکوہ نظروں سے انہیں دیکھتی بھاگتی ہوئی آئمہ اور اپنے مشترکہ کمرے میں چلی
 گئی۔۔۔

آئمہ پریشانی سے جہان کے کمرے میں داخل ہوئیں جہاں وہ زمین پر اکڑوں بیٹھا آنکھوں
 میں آنسو لیے ان کا دل چیر گیا۔۔۔

ہاں میرے بچے یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے۔۔۔؟ ٹرپ کرو اسکے پاس ہی زمین پر بیٹھ
 گئیں اور اسے سینے سے لگایا۔۔۔

ہاں میری جان کچھ بتاؤ تو کیا ہوا ہے، مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ اپنے لاڈلے بیٹے جیسے
 نواسے کی ایسی حالت پر انکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

جہان ان کی گود میں سر رکھ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔۔۔ آئمہ اسکے گرد ہاتھ پھیلائے خود بھی
 رونے لگیں،،، ہاں میرا بچہ چپ کر جاؤ۔۔۔ مجھے بتاؤ کیوں رو رہے ہو۔۔۔

!لو کی رورو پچھن حال میرا۔۔۔۔
میں کھڑکھڑ ہساں کی دساں۔۔؟

روتے ہوئے اس نے انا سے ہونے والی گفتگو انہیں بتادی۔۔ کیوں نانو۔۔؟ کیوں،
مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا،، وہ۔۔ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے،، نانو مجھے سکون
نہیں مل رہا۔۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے ادھر،، سر اٹھا کر اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا وہ مرد بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا،، آئمہ اس
کے چہرے کو جا بجا چومنے لگیں۔۔ بس میرا بچہ میں بات کروں گی انا سے۔۔ وقار سے
بات کروں گی میں۔۔ تم اتنی تکلیف نہ دو خود کو۔۔

جہان نے نفی میں سر ہلایا۔۔ آئمہ اسے بیڈ تک لائیں۔۔ جہان انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں اور جھک کر اسکا سر چوما۔۔۔ جہان نے آنکھیں بند کر لیں۔۔ آہستہ آہستہ پرسکون ہوتا وہ انکی گود میں سر رکھے ہی سو گیا۔۔۔

! صورتحال یہ کہ زندگی سے بیزار ہوں۔۔۔

! مسئلہ یہ کہ دن بھی جوانی کے ہیں۔۔۔



انا تین دن سے بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔ حنا زندگی میں پہلی دفعہ اس کے لیے پریشان ہوئی تھیں۔۔۔ وہ بہت کم بیمار ہوتی تھی لیکن ایسا بیمار کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ سوپ لے کر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔ اب ٹھیک ہو تم۔۔۔؟؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔ حنا کے استفسار پر اس نے نفی میں سے ہلایا اور اورتیکی سے ٹیک لگا کر آہستہ آہستہ سوپ پینے لگی۔۔۔ حنا مطمئن ہو کر چلی گئیں۔۔۔

۔۔۔ ہونے چاہیے کچھ ایسے !!

!! لوگ بھی زندگی میں ۔۔۔

جب ان سے کہا جائے کہ

! میں ٹھیک ہوں تو۔۔

آگے سے جواب آئے کہ

!! اداکاری بعد میں کرنا پہلے مسئلہ بتاؤ،۔۔۔

! جب ان سے کہا جائے کہ۔۔۔"

مجھے فرق نہیں پڑتا

میں بہادر ہوں تو

جواب آئے کہ مجھے پتہ ہے تمہاری بہادری کا

"لیکن میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا

!! کوئی ہونا چاہیے۔۔۔

!! جسکو آنکھوں کو پڑھنا آتا ہو۔

کوئی تو ہونا چاہیے جس پر یقین ہو کہ

!! لڑکھڑانے پر تھام لے گا۔۔

"کوئی روح کا ساتھی ہونا چاہیے"

!! کوئی تو ایسا ہونا چاہیے "۔۔۔"

کمرے میں بیٹھی وہ بیزار ہونے لگی تو موبائل پکڑ کر برآمدے کی سیڑھوں میں بیٹھ گئی،،
ٹھنڈی ہوا سے اسکے پورے بدن میں کپکپاہٹ دور گئی۔۔

کھولا اور میسج: *Whatsapp* ہوا سے اڑتے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے اس نے
چیک کرنے لگی۔۔ عازہ کا میسج پڑھ کر وہ عجیب سے انداز میں مسکرائی۔۔ وہ اسے سب کچھ
بھول کر موآن کرنے کا مشورہ دے رہی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

جسٹ بی سٹرونگ اینڈ موآن "یہ اس نے بہت سے لوگوں کے منہ سے سنا تھا موآن
انا موآن،، کم آن۔۔۔ کتنا آسان ہے کہنا،، ارے ایک بار اس سے تو پوچھیں جو کر رہا
ہے "دل سے دماغ تک کا سفر" دل کہتا ہے اتنا کیا،، دماغ کہتا ہے ارے چھوڑ۔۔ کتنا
مشکل ہوتا ہے آنسوؤں کو چھپانا۔۔ یہ جو گلابر اباہر آنے کو بیتاب رہتا ہے لیکن کتنی

آسانی سے ہم سہہ جاتے ہیں۔۔۔ یہ دن رات شام گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ یہ جو موو آن ہے،، ہوتا نہیں ہے،، کروانا پڑتا ہے اپنے آپ سے۔۔۔۔۔

تلخی سے مسکرا کر اس نے سر جھٹکا۔۔۔ وہ تو پہلے جیسا ہی ہوگا۔۔۔ زندگی سے بھرپور، میری زندگی اجاڑ کر ایسا مطمئن۔۔۔ پتہ نہیں کون کہتا ہے کہ محبت ایک خوشنما احساس ہے یہ تو محض کرب کا دوسرا نام ہے۔۔۔

محبت صرف ان کے لیے ایک خوبصورت احساس ہے جن کو یہ مل جاتی ہے۔۔۔ اور ویسے بھی نامحرم سے محبت ہمیشہ تکلیف دیتی ہے۔ اپنی ہی نظروں میں رسوا کر دیتی ہے۔۔۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفسوں اور نظروں کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔۔۔ وہ اپنے آپ سے مخاطب ارد گرد سے بے خبر ہو گئی۔۔۔

اور اناتیں پتہ ہے کہ۔۔۔۔۔

اللہ جانتا ہے کہ وہ شخص میرے حق میں ٹھیک نہیں تھا لیکن تمہیں اس سے اتنا لگاؤ تھا کہ تم اپنے آپ کو اس سے الگ نہیں کر پارہی تھی تو اللہ نے اس کے ذریعے تمہیں تکلیف

پہنچائی تاکہ تم خود ہی اس سے دور ہو جاؤ۔ - اللہ تمہیں سزا نہیں دے رہا بلکہ بچا رہا ہے، اس نے تم پر احسان کیا ہے اور اب تمہیں بہترین کے لیے تیار کر رہا ہے۔ -

"اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے سے بہتر ہے"

\[And The Hereafter Is Better For You than The First
(life)\~•QURAN93:4]



ویر خاموش سا اپنے کمرے میں لیٹا تھا۔ - عدیل شاہِ راحم کو اٹھائے اس کے کمرے میں آئے۔ - ویر؟؟ اس کے بیڈ کے کنارے بیٹھ کر انہوں نے پکارا تو ویر نے خالی نظروں سے انہیں دیکھا اور پھر دیوار کو تنگے لگا۔ -

عدیل شاہ نے ویر کے بال سنوارے اور جھک کر اس کا ماتھا چوما۔ - ویر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ - یہی اللہ کی مرضی تھی۔ -

مجھے عائشہ سے محبت نہیں ہوئی،، میں نے بہت کوشش کی تھی۔۔
 ویر نے آہستہ سے کہا تو عدیل شاہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگے۔۔
 لیکن مجھے اسکی عادت ہو گئی ہے،، اب میں اسکے بغیر کیسے رہوں گا۔۔؟

اسکی اداس نظریں اب تک دیوار پر مرکوز تھیں۔۔
 عدیل شاہ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔ جانے والے چلے جاتے ہیں ویر۔۔ روکنے سے
 بھی نہیں رکتے۔۔ انسان کو جانے والوں کے پیچھے ان لوگوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو
 انکی زندگی میں موجود ہیں۔۔ ان کا اشارہ راحم کی طرف تھا۔۔

ہرزخم اپنے وقت پر بھر جاتا ہے۔۔ تم سب میں اٹھو بیٹھو۔۔ راحم کا خیال رکھو۔۔ اس
 طرح درد ختم نہیں ہوتا لیکن توجہ ضرور بٹ جاتی ہے۔۔

یہ لو اب اپنے بیٹے کو خود سنبھالو۔۔ آیا کو میں نے فارغ کر دیا ہے۔۔ بہت دن کمرے میں رہ لیا۔۔ میر کو بھی دیکھنے نہیں آئے تم۔۔ اس کا کیا قصور اس سب میں۔۔۔ چلو شہابش فریش ہو کے آ جاؤ نیچے۔۔ راحم کو وہیں لٹا کر وہ چلے گئے۔۔

ویر نے ایک نظر اپنے گول مٹول بیٹے پر ڈالی۔۔ جھک کر اسکے دونوں گال چومے تو وہ کھلکھلا دیا۔۔ اتنے دنوں میں پہلی بار اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ احتیاط سے اسے بیڈ کے درمیان میں لٹا کر اس کے گرد تکیے رکھ دیے اور خود شاہور لینے چلا گیا۔۔۔



عین اداس سی لان میں بیٹھی تھی۔۔ وہ لوگوں سے بہت توقعات نہیں رکھتی تھی۔۔ وہ لوگوں سے فاصلے پر رہنے والی سنجیدہ سی لڑکی تھی جس نے کم عمری میں ہی بہت کچھ سہہ لیا تھا۔۔

کل جہان نے جس طرح اسے ڈانٹا تھا اس کا دل بہت دکھا تھا۔ مجھے ان سے اتنی توقعات ہی نہیں رکھنی چاہیے تھیں۔ گال پر پھسلتے آنسو کو صاف کرتے اس نے اداسی سے سوچا۔۔

آہٹ محسوس کر کے اس نے جھکاسراٹھایا تو جہان کان پکڑے اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔۔ سوری،، چاکلیٹ اسکی طرف بڑھاتے اس نے معصومیت سے کہا۔۔

عین کی آنکھوں میں پھر سے آنسو جمع ہو گئے۔۔ سوری عین! اب کی بار اس نے ایک ٹیڈی بیڑا اس کی طرف بڑھایا۔۔ عین نے صرف ایک نظر دیکھا اور نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔

سوری یار مجھے پتہ ہے کہ بہت برا ہوں میں لیکن اتنا بھی برا نہیں کہ تم مجھ سے بات ہی نہ کرو۔۔ جہان نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو عین اس سے مزید ناراض نہ رہ سکی۔۔

آپ نے مجھ پر شاؤٹ کیا،، ادھر سے شکوہ آیا۔۔

آئی ایم سوری،، کان پکڑتے جواب آیا۔۔

میں اتنا ہرٹ ہوئی،، پھر شکوہ ہوا۔۔

سوری بھائی کی جان آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔۔

پکا؟؟ سوال ہوا۔۔

پکا۔۔۔۔۔ جہان کی یقین دہانی پر وہ مسکرا دی۔۔



تولیے سے بال پونچھ کر اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر بکھری چیزیں سمیٹیں۔۔ شرٹ پہنی اور آہستہ آہستہ بٹن بند کرنے لگا۔۔

کسی کی بہت شدت سے یاد آئی تھی۔ اداس مسکراہٹ لبوں پر سجا کر اس نے عدیل شاہ کے کمرے کا رخ کیا جہاں میر آج کل رہ رہا تھا۔۔

اس کی تکلیف کے خیال سے عدیل شاہ نے اسے اپنے کمرے میں ہی شفٹ کر لیا تھا، کھلے دروازے سے وہ اندر داخل ہوا تو میر نے اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں۔۔

اب ان آنکھوں میں ناراضگی نہیں تھی بلکہ اداسی نے ڈیرے جمائے ہوئے تھے،، ویر
ایک گھٹنا موڑ کر میر کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب۔۔۔؟ ہمم،،، ویر نے نرمی سے پوچھا۔۔
آئی ایم سوری بھائی،، میں نے آپ سے بہت بد تمیزی کی تھی۔۔ میر نے اس کے سینے
سے لگتے ہوئے کہا تو ویر نے اسے اپنے مضبوط حصار میں لے لیا۔۔

اٹس اوکے۔۔ میں ناراض نہیں ہوں۔۔ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے کب تک زخم ٹھیک ہوں
گے۔۔ اسے اپنے آپ سے الگ کرتے پوچھا۔۔

زخم کافی حد تک ٹھیک ہو چکے ہیں۔۔ ٹانگ میں درد ہے۔۔ ڈاکٹر نے کہا ہے تین چار دن
تک چلنے کے قابل ہو جاؤں گا۔۔

آئی سی۔۔ اتنے میں عدیل شاہ کمرے میں داخل ہوئے،، ویر کو پہلے سے بہتر دیکھ کر انہیں
دلی سکون پہنچا۔۔

پھر اچانک انہیں لاڈ صاحب کا خیال آیا۔۔۔ ویرا رحم کہاں ہے۔۔۔؟ ویرا کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔۔ اپنے "ایک فٹ پوس" کو تو وہ کمرے میں ہی بھول گیا تھا۔۔۔

بغیر کوئی جواب دیے وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑا۔۔۔ تیزی سے سیرٹھیاں عبور کرتے اسے زبردست ٹھوکر لگی،، بمشکل گرنے سے سنبھلتے وہ جلدی سے کمرے میں پہنچا۔۔۔

اور ادھر لاڈ صاحب بیڈ پر الٹے لیٹے کھلکھلا رہے تھے۔۔۔ ویرا ہونق بنا اسے دیکھنے لگا جس میں کسی ہنستے جن کی روح آگئی تھی۔

"ایک فٹ" میں کوئی چیز ویز تو نہیں آگئی۔۔۔؟ اس نے بے اختیار سوچا پھر اپنی سوچ پھر "لعنت بھیجتے اس نے آرام سے اسے اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔"

راحم نے کھلکھلا کر اس کی گردن میں منہ چھپا لیا۔۔۔ ویرا سے دیوانہ وار چومنے لگا، میرا ایک فٹ، میرا چیمپ۔۔۔ ویر نے پیار سے اسے پکارا تو راحم نے رونے کے لیے مٹنے سے ہونٹ پھیلا لیے۔۔۔

نہیں نہیں،، ہمش ہمش! سوری یار میں نے تو ایسے ہی بول دیا،، لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔۔۔ لاڈ صاحب نے وہ رونا شروع کیا کہ ویر گڑبڑا گیا۔۔۔

وہ اس کو ہاتھ میں لیے پورے کمرے میں چکر لگانے لگا۔۔۔ کبھی یہاں سے وہاں اور کبھی وہاں سے یہاں۔۔۔ ابھی یار بس کر دے میرے باپ،، ویر نے روہانسا ہو کر کہا لیکن وہ تو جیسے شرط لگا کر رویا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

لاڈ صاحب کے سریلے راگوں کی تاب نہ لاتے ہوئے عدیل شاہ فوراً کمرے میں داخل ہوئے لیکن ویر کی حالت دیکھ کر ان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔؟ اتنا کیوں رو رہا ہے ہمارا شیر۔۔۔۔۔ یہ تو آپ اپنے شیر سے خود ہی پوچھ لیں،، ویر نے عاجز آ کر کہا۔۔۔

تم نے اسکا ڈائپر چیک کیا۔۔؟ جواباً ویر نے صدمے سے انہیں دیکھا۔۔ میں۔۔؟ میں۔۔؟ میں۔۔؟ میں اب یہ کام کروں گا۔۔۔؟

تو کیا ساتھ والی پڑوسن آ کر کرے گی۔۔۔؟ انہوں نے خاص طور پر اس پڑوسن کا حوالہ دیا جس سے ویر بہت چڑتا تھا۔۔

لا حول ولاقوت،،، ویر کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے کڑوا بادام اس کے منہ میں ڈال دیا ہو۔۔ نہیں کہتے ہو تو بلا لیتا ہوں۔۔ عدیل شاہ نے شرارت سے کہا۔۔

ضرورت نہیں میں خود ہی کچھ کر لوں گا۔۔ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر عدیل شاہ یہ جا وہ جا۔۔

راحم کی مسلسل ریں ریں سے تنگ آ کر ویر نے غصے سے اسے گھورا تو وہ اور زیادہ رونے لگا۔۔۔ ویر نے یسسی سی شکل بنائی۔۔۔

سوری سوری میرا بے بی۔۔۔ ہمش، بس چپ چپ۔۔۔ ویر نے اسے بیڈ پر لٹا کر اسکا ڈائپر اتارا تو یہ دیکھ کر اسے تسلی ہوئی کہ لاڈ صاحب نے کوئی "کسب" نہیں کیا تھا۔۔۔

ڈائپر اتارنے کی دیر تھی کہ راحم خاموش ہو گیا اور ٹکر ٹکر ویر کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔ ویر نے بھی اطمینان کا سانس لیا کہ چلو چپ تو ہوا لیکن نہ جی لاڈ صاحب سے کہاں اس کا اطمینان دیکھا گیا اور بھرپور انگریزی لے کر انہوں نے "کام" کر دکھایا۔۔۔

جی جی وہی کام جو انہیں ڈائپر میں کرنا چاہیے تھا وہ قدرے جھکے شاہ ویر کے منہ پر دھار کی صورت انجام پا گیا۔۔۔

اب لاڈ صاحب آئے تھے قابو میں۔۔۔ ویر نے اسکا پاؤں چوما اور اسے اچھی طرح سے کور کر کے لان میں لے گیا جہاں عدیل شاہ اور شاہ میر پہلے سے بیٹھے تھے۔۔۔



!! سنتے ہیں کہ مل جاتی ہے ہر چیز دعا سے۔۔۔

!! اک روز تمہیں مانگ کر دیکھیں گے خدا سے۔۔۔

!! جب کچھ نہ ملا ہاتھ دعاؤں کو اٹھا کر۔۔۔

!! پھر ہاتھ اٹھانے ہی پڑے ہم کو دعا سے۔۔۔

!! دنیا بھی ملی ہے،،، غم دنیا بھی ملا ہے۔۔۔

!! وہ کیوں نہیں ملتا جسے مانگا تھا خدا سے۔۔۔

!! اے دل تو انہیں دیکھ کر کچھ ایسے ٹرپنا۔۔۔

!! آجائے ہنسی ان کو جو بیٹھے ہیں خفا سے۔۔۔



وہ کھلی کھڑکی کے سامنے کھڑا خالی نظروں سے گھسنے درختوں کو دیکھ رہا تھا جن کے پتے ہوا کے زور سے ہل رہے تھے۔۔

ایک پتہ ٹوٹ کر نیچے گرا۔۔ جہان کی نظروں نے اسکے ساتھ زمین تک سفر کیا۔۔ کسی راہگزر نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور اپنے دیہان میں گزر گیا۔۔

جہان کو اپنا آپ بالکل اس پتے جیسا لگا۔۔ جو پہلے ٹوٹا اور پھر کھل دیا گیا۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔۔

اگر آپکا محبوب آپ کو رد کر دے تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی یہ جان کر ہوتی ہے کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔ اسکا دل اپنی بے بسی پر خون کے آنسو رونے لگا۔۔

گیلی سانس اندر کھینچتے اس نے اپنی معمول سے بڑھی داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور کھڑکی کے پاس رکھے صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔۔

تھوڑی دیر پہلے آئمہ سے انا کے آنے کی اطلاع دے کر گئی تھیں جو جہان سے کوئی بات کرنا چاہتی تھی۔۔ تو آخر اتنے دنوں بعد اس دشمنِ جاں کو میرا خیال آ ہی گیا۔۔

وہ ان کے بلانے پر بھی باہر نہیں گیا تھا۔۔ بہت مشکل سے خود پر ضبط کر رکھا تھا اگر اس کے سامنے جاتا تو شاید ضبط کھودیتا،، وہ مزید اپنی محبت کی توہین نہیں چاہتا تھا۔۔

آئمہ نے انا کو بے چارگی سے دیکھا۔۔ انا انہیں سب کچھ بتا چکی تھی۔۔ آئمہ سمجھتی تھیں۔۔ ایسی باتوں پر انسان کا کہاں اختیار ہوا کرتا ہے۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح بہت محبت سے اس سے ملی تھیں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اب جب کہ وہ اتنی دیر سے لاؤنج میں بیٹھی جہان کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

آئمہ سے اجازت لے کر اس نے جہان کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے دروازہ دھکیلا۔۔

جہان نے دروازے کی سمت دیکھا جہاں وہ سیاہ عبائے اور حجاب میں جھجھکی ہوئی کھڑی انگلیاں چٹخ رہی تھی۔۔

وہ آہستہ سے اٹھ بیٹھا۔۔ انا جھجھکتی ہوئی اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی اور خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

اس نے رف سی ٹی شرٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔ بکھرے بالوں میں اسے وہ بہت ٹوٹا ہوا لگا۔۔ اتنا پیارا شخص یہ سب تو ڈیزرو نہیں کرتا اس نے اداسی سے سوچا۔۔

میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔ اٹک اٹک کر اس نے کہنا شروع کیا۔۔ مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔ میں نے آپ کو تھپڑ مار دیا، مجھے۔۔ مجھے بہت برا لگتا ہے ابھی تک،، میں۔۔ میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی لیکن میں کیا

کروں۔۔۔؟ ایسا۔۔۔ ایسا کچھ بھی ممکن نہیں۔۔۔ لیکن ہم دوست بھی تو تھے۔۔۔ کیا
اب۔۔۔ اب۔۔۔ ہم۔۔۔ دوست۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہیں۔۔۔؟؟ اس نے جھجھکتے ہوئے نظر جھکا کر
کہا۔۔۔

جہان نے نظریں اس کے چہرے پر گاڑ دیں۔۔۔ انا نے خاموشی محسوس کر کے جھکا سر اٹھا
کر اسے دیکھا۔۔۔ جہان نے اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑتے بھاری آواز میں
کہا

!!! یونہی اک تہمت ہے دشمنوں سے ملتے ہیں۔۔۔۔۔

!!! دل کو زخم زیادہ تر دوستوں سے ملتے ہیں۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اناکي آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت بہنے لگے۔۔۔ اپنی وجہ سے کسی کو اذیت میں
دیکھنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔

آپ۔۔ مجھے۔۔ بہت۔۔ برا۔۔ سمجھ۔۔ رہے ہوں گے۔۔ لیکن آپ۔۔ مجھے۔۔ نہیں سمجھ
 سکتے۔۔ آپ کی اذیت اب شروع ہوئی ہے لیکن میں تو یہ اذیت کب سے سہہ رہی
 ہوں۔۔ اس نے بلکتے ہوئے کہا۔۔

میں آپ کو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی لیکن میں کیا کروں۔۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔
 آپ کے لیے میں نہیں ہوں۔۔ مجھ سے بہت بہتر آپ کو مل جائے گی۔۔

بہتر چاہیے کسے ہے۔۔؟ جہان نے اسے ٹوک کر کہا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔
 ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں۔۔ میں چاہتی تھی ہم پہلے کی طرح دوست بن جائیں لیکن اب
 کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔۔ اپنے آنسو پونچھ کر وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

جہان نے اسے روتے دیکھ کر زور سے دیوار پر مکا مارا۔۔ میں اسے کیسے رلا سکتا ہوں۔۔
 اپنی محبت کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے۔۔۔ سر ہاتھوں میں تھامے اس نے کرب سے
 آنکھیں بند کر لیں۔۔



انانے اچھی طرح اپنے آنسو صاف کئے اور خود کو نارمل ظاہر کرتی لاؤنج میں بیٹھی عین کے پاس بیٹھ گئی جو ابھی ابھی کالج سے آئی تھی۔ جہان نے کالج میں ایف ایس سی میں اسکا ایڈمیشن کروا دیا تھا۔ وہ ابھی ایف ایس سی کے پہلے سال میں تھی۔

سفید یونیفارم میں بالوں کی اونچی پونی کیے وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی،، السلام علیکم انانہ آپی۔۔ عین خوشی سے اس سے ملی۔۔

جواباً انانے بھی گرم جوشی سے جواب دیا۔۔ آئمہ نے پانی کا گلاس عین کو پکڑتے انانہ کی سوچھی آنکھوں کو بغور دیکھا تو انانہ نظر میں چراگئی۔۔

www.urduNovelsMania.com

ہو گئی بات۔۔؟ انہوں نے استفسار کیا تو انانہ نے جھوٹی مسکان چہرے پر سجاتے سر اثبات میں ہلایا۔۔

اتنے میں جہان کمرے سے نکلا اور عین کے برابر بیٹھ گیا۔۔ انا کو نظر انداز کر کے اس نے عین کو مخاطب کیا۔۔ کیسا رہا آج کا دن۔۔؟ کوئی پروہلم تو نہیں ہوئی۔۔؟

جواباً وہ اسے آج کی روداد سنانے لگی۔۔ انا نے اداس مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔ شاید وہ یہی سب ڈیزرو کرتی تھی۔۔

اچھا نواب میں چلتی ہوں۔۔۔
ارے اتنی جلدی کیا ہے میں کھانا بنا رہی ہوں کھا کر جانا، آئمہ نے کچن سے جھانک کر خفگی سے کہا۔۔

نہیں پھر کبھی صحیح،، نرمی سے معذرت کرتی وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔
اچھا اگلی دفعہ کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔ ان سے مل کر وہ جانے لگی تو آئمہ نے کہا رکوہان تمہیں چھوڑ آتا ہے۔۔

نہیں نا نو وہ خود چلی جائے گی۔۔۔ اسے میری ضرورت نہیں۔۔۔ جہان نے تلخی سے کہا تو انا
آنکھیں جھپک کر آنسو روکتی تیزی سے منکل گئی۔۔۔

ہاں یہ کیا تھا۔۔۔؟

کیا؟ میں نے کیا کیا۔۔۔؟ جہان نے بیگانگی سے کہا اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔ عین نے
سوالیہ نظروں سے آئہ کو دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ انہیں کیا ہوا۔۔۔ آئہ نے بیچارگی سے
کندھے اچکائے۔۔۔



urdu
novels mania
www.urduNovelsmania.com

رات کا وقت تھا۔۔۔ حنا اور وقار سونے جا چکے تھے۔۔۔ انا پانی کا جگ لینے کچن میں آئی تو ٹھا
کی زوردار آواز گونجی۔۔۔

ایک پل کے لیے تو جیسے اس کی جان ہی منکل گئی۔۔۔ اس نے لائٹ آف کی اور جلدی سے
اپنے کمرے میں آ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

باہر طوفانی بارش ہو رہی تھی۔۔ وقفے وقفے سے بادل خوفناک آواز سے گرجتے۔۔ انانے زور سے بجتی کھڑکی کو جلدی سے بند کیا۔۔

بارش کی کچھ بوندیں اس کے چہرے پر گریں۔۔ اسے بارش بہت زیادہ پسند تھی لیکن رات کے اس پہراتنی تیز بارش نے اسے خوفزدہ کر دیا۔۔

جلدی سے کمرے کا چھوٹا بلب جلا کر اس نے لائٹ بند کی اور چادر تان کر لیٹ گئی۔۔ آیات کا ورد کر کے اپنے اوپر پھونک ماری۔۔ جب سے وہ ڈرنے لگی تھی اس نے معمول بنالیا تھا۔ وہ روز سونے سے پہلے کچھ قرآنی صورتیں اور آیات پڑھتی۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی کہ اچانک اسکی آنکھ کھل گئی۔۔ اس نے وقت دیکھا تو گھڑی رات کے 2:00 بج رہی تھی۔۔

آج پھر پورے دو بجے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔ ایسا پچھلے کئی دنوں سے ہو رہا تھا۔۔ نیند اس کی آنکھوں سے ایسے اڑ گئی جیسے دوبارہ کبھی آنے کی ہی نہیں۔۔

اب وہ پہلے کی طرح اتنا ڈرتی نہیں تھی۔۔ وہ ان عجیب آوازوں کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔۔ کبھی ایسی آواز ابھرتی جیسے کوئی سیڑھیاں چڑھ رہا ہو۔۔ کبھی زور سے کچھ بجانے کی آواز آتی۔۔

ایسا تب ہوتا جب وہ جاگنے کے بعد دوبارہ سونے کی کوشش کرتی تو وہ آواز اسے پھر جگا دیتی۔۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی چاہتا تھا کہ وہ رات کے اس پہر جاگتی رہے۔۔

اس سب میں وہ اندر سے عجیب بے حس ہو گئی تھی۔۔ درد، تکلیف، خوف، بے رخی، دھوکہ سب،، کیا کچھ نہیں تھا جو وہ سہ چکی تھی۔۔

اتنا سہنے کے بعد انسان اندر سے مضبوط اور بے حس ہو جاتا ہے اور وہ اکثر اپنے آپ سے کہتی کہ وہ "ڈھیٹ" ہو گئی ہے۔۔

رات کے اس پہر جب سب نیند کی وادیوں میں گم ہوتے تھے۔۔۔ کون تھا اس کے ساتھ۔۔؟ کوئی بھی تو نہیں۔۔ کوئی بھی تو نہیں تھا اس کے پاس جب وہ خوف سے راتوں کو روتی تھی۔۔

بس ایک اللہ تھا جو ہر پل اس کے ساتھ تھا۔۔ خوف میں اسے حوصلہ دیتا۔۔ اس کے دل کو سکون دیتا۔۔ اب وہ بس اللہ پر یقین کرنے لگی تھی پہلے سے کہیں زیادہ۔۔

راتوں کو اپنے آپ کو کھوجتی رہتی اور اللہ سے باتیں کرتی۔۔ وہ اکثر سوچتی کہ ایک ہی وقت پر کیوں اسکی آنکھ کھلتی ہے۔۔ کچھ بھی تو بلا و جبر نہیں ہوتا۔۔

www.urdu novels mania.com

سوچوں میں گھری وہ میکانکی انداز میں اٹھی اور کمرے سے ملحقہ غسل خانے میں بیسن پر جھکی وضو کرنے لگی۔۔

"اللہم فاطر السموات والارض"

\[OhAllah,CreatoroftheHeavenandEarth]

اس نے بازو کہنیوں تک گیلے کیے۔۔۔

"عالم الغیب والشہادت"

\[KnoweroftheUnseenandSeen]

اب وہ جھکی اپنے پیروں پر پانی ڈال رہی تھی۔۔۔

"اشھدان لا الہ الا اللہ"

\[IbearWitnessthatnoneisWorthyofWorship
ExceptYou]

www.urdu novels mania.com

اب وہ گیلے چہرے کو خشک کر رہی تھی۔۔۔

"وحدہ لا شریک لہ"

\[HEhasnoPartner]

اب وہ تہہ کیا جائے نماز کھول کر بچھا رہی تھی۔۔

"وَإِنَّ مُحَمَّدًا لَّرَسُولٌ مِّنْ عِندِ رَبِّكَ يُبَيِّنُ لَكُمُ الْآيَاتِ الَّتِي كُنتُمْ تُكَذِّبُونَ"

\[And the Muhammad (S.A.W) is your Man and Messenger]

تہجد کی نیت کر کے اس نے ہاتھ سینے پر باندھے۔۔

"إِعْذِبْكَ مِنْ شَرِّ نَفْسٍ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ"

\[I seek refuge in You from the Evil of my Soul and from the Evil from his Helpers]

اب وہ سجدہ کر رہی تھی۔۔۔

اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے تو فیتق دیتا ہے۔



اتوار کا دن تھا۔ عین کسلمندی سے آنکھیں ملتی جمائی روک کر آئہ اور اپنے مشترکہ کمرے سے نمودار ہوئی اور بے دیہانی میں جاگنگ سے واپس آتے جہان سے ٹکرائی۔۔

جہان نے اسے سیدھا کھڑا کیا۔۔ نیند میں تو نہیں چل رہی تم۔۔؟ عین نے بغیر جواب دیے برا سامنہ بنایا۔۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔ آئہ کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔ عین کو کچن میں دیکھ کر مسکرائیں۔

www.urdu novels mania.com

یہ صبح تمہارے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔؟
 نانوساری رات صحیح نیند نہیں آئی۔۔ جسم سارا اکڑ گیا ہے۔۔ سر بھی درد ہو رہا ہے۔۔
 چلو منہ ہاتھ دھولو،، ناشتے کے بعد اچھی سی چائے پیتے ہیں،، سر درد بھاگ جائے گا۔

وہ سستی سے کچن شلف سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔ جب وہ واپس آئی تو آمنہ ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھیں۔۔ جہان پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔۔

عین نے اس کے ساتھ جگہ سنبھالی۔ جہان نے اسکی ناک دو انگلیوں میں دبا دی۔ تنگ آ کر عین نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔
نانووو بھائی تنگ کر رہے ہیں۔۔۔

جہان! نہ چھیڑو اسے۔۔۔ آمنہ نے گھوری ڈالی تو وہ مسکرا کر سر جھٹک گیا۔۔ اب آپ اس بندری کی کچھ زیادہ سائیڈ نہیں لیتیں۔۔؟

ہاں تو۔۔۔ آپ جل رہے ہیں کیا۔۔؟ عین نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا تو جہان نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔۔ خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔۔

عین نے برتن اٹھا کر سنک میں رکھے۔ دوپٹہ گلے سے نکال کر سائیڈ پر رکھا اور برتن دھونے میں مصروف ہو گئی۔۔

ارے آپ تو بھول ہی گئیں۔۔ پھر سے دوہرا دیتے ہیں۔۔ اس نازک بلبل پر میرا دل آ گیا ہے۔۔ اب آپ کے لیے بہتر یہ ہے کہ اسے میرے حوالے کر دیں۔۔ بھئی کبھی تو بیاہنہ ہے نہ۔۔

تم اپنی بکو اس بند رکھو میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ تم جیسے انسان سے میں اپنی بیٹی کا رشتہ ہرگز نہیں کروں گی۔۔ اور ابھی وہ بہت چھوٹی ہے۔۔ جہان کو ابھی اس بات کا نہیں پتہ۔ ورنہ تمہارا وہ حشر کرے گا کہ۔۔۔

اتنے میں جہان ہاتھ میں کچھ پلاسٹک بیگز پکڑے گھر میں داخل ہوا۔۔ حیرت سے اپنے چچا زاد کو دیکھا اور بیگز کچن میں رکھتے اس سے مصافحہ کیا۔۔

www.urdu novels mania.com

لیجیے بھائی صاحب بھی آگئے۔۔ اب ان کے سامنے ہی بات ہو جائے تو اچھا ہے۔۔ بات کرتے اس کی نظریں کچن کی طرف تھی۔ جہان نے کچھ نہ سمجھتے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو غصے سے مٹھی بھینچ لی۔۔

کچن میں عین نیچے جھکی فرش سے کچھ اٹھا رہی تھی جس سے اسکی ٹی شرٹ کمر سے تھوڑا سا کھسک کر اسکی کمر کا کچھ حصہ دکھا رہی تھی۔۔۔

عین۔۔۔۔؟ جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔ جہان غصے سے دھاڑا تو تو صیف ہڑبڑا گیا۔۔۔۔۔
عین جلدی سے کچن سے منگلتی کمرے میں گھس گئی۔۔۔

ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم۔۔۔؟ جہان نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔
جہان یہ عین کا رشتہ مانگنے آیا ہے۔۔۔ ایک دفعہ پہلے بھی آیا تھا۔۔۔ میں نے منع بھی کیا لیکن یہ پھر آگیا۔۔۔

جہان ضبط کھو کر اٹھا اور اسے گریبان سے پکڑ کر کھینچا۔۔۔ بے غیرت انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر آنے کی۔۔۔ تم جیسے نشئی کے ساتھ میں اپنی بہن کا رشتہ کروں۔۔۔؟
جہان اس کے منہ پر دھاڑا تو تو صیف نے بہت مشکل سے اپنا آپ اس سے چھڑایا۔۔۔

جہان مارپیٹ مسئلے کا حل نہیں ہے۔۔ آئمہ نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔ نا نو آپ بیچ میں مت بولیں۔۔

جہان نے اسے دروازے کی طرف دھکا دیا اور کہا "آئندہ اپنی شکل بھی نہ دکھانا ورنہ بھول جاؤں گا کہ تم میرے کچھ لگتے ہو۔۔"

سالے صاحب ویسے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی وہ آپ کی بہن کیسے ہو گئی۔۔؟ منہ سے کہہ دینے سے کوئی بہن تو نہیں بن جاتی نہ۔۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کا دل اس پر آ گیا ہے اس لیے آپ میری بات پر اس طرح بھڑک رہے ہیں۔۔ تو صیف نے کینگی سے مسکراتے ہوئے کہا تو جہان نے ایک زوردار گھونسا اس کے جھڑے پر دے مارا۔۔

www.urdu novels mania.com

منکویہاں سے۔۔۔ جہان نے دھاڑتے ہوئے کہا اور اسے دروازے کی طرف دھکا دیا۔۔ یاد رکھوں گا میں یہ سب اور اگلی دفعہ اپنے ماں باپ کے ساتھ آؤں گا۔۔ دیکھتا ہوں کیسے نہیں اسے میرے حوالے کرتے تم لوگ۔۔ بکتے ہوئے وہ نودو گیارہ ہو گیا۔۔۔

واپس لاؤنج میں آکر اس نے ناراضگی سے آنہ کو دیکھا۔۔ آپ مجھے بتا نہیں سکتی تھیں جب وہ پہلی دفعہ آیا تھا۔۔ میں تب ہی اس کا منہ توڑ دیتا۔۔

ہاں کیا فائدہ تمہیں بتانے کا۔۔؟ مار پیٹ سے مسئلے حل نہیں ہوا کرتے۔۔ وہ عین کو خدا نخواستہ کچھ کر ڈالے تو پھر۔۔؟ بیٹیوں کی عزت پر ایک بار حرف آجائے تو ساری زندگی کے لیے اس کے لیے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔۔ تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔۔

کم آن نا نو کس دور میں رہ رہی ہیں آپ۔۔؟ اچھا اب زیادہ پریشان نہ ہوں کچھ نہیں ہوگا۔۔

کیوں کچھ نہیں ہوگا۔۔؟ کل کلاں کو وہ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے آیا تو کیا عزت رہ جائے گئی ہماری اور عین۔۔؟ اسکے بارے میں سوچا وہ کس قدر متاثر ہوگی اس سب سے۔۔

مجھے اب اس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔۔ ماشاء اللہ جوان ہو گئی ہے۔۔ اور بات چاہے جتنی بھی کڑوی ہو حقیقت تو یہی ہے کہ وہ تمہاری سگی بہن نہیں ہے۔۔ کل کلاں کو کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو۔۔۔

جہان نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔۔ نانو آپ مجھ پر شک کر رہی ہیں۔۔؟؟
 نہیں میری جان میں تم پر شک نہیں کر رہی۔۔ لیکن ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں ایسی باتوں پر لوگ جینا حرام کر دیتے ہیں۔۔ خیر میں کچھ سوچتی ہوں اس بارے میں کیا کرنا چاہئے۔۔

کمرے کے دروازے سے لگی کھڑی عین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔ کیا نانو مجھے یہاں سے کہیں اور بھیج دیں گی۔۔

جہان نے پر سوچ نظروں سے دروازے کی سمت دیکھا جہاں سے اس کا دوپٹہ نظر آ رہا تھا۔۔

عین باہر آؤ۔۔ جہان کے بلانے پر وہ آنکھیں صاف کرتی آہستہ قدم اٹھاتی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

اس نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں۔۔؟ عین نے نفی میں سر ہلایا اور پلکیں جھپک کر آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ جہان نے اسے دیکھ کر لب بھینچ لیے۔۔

پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا، آئہ نے اسے ساتھ لگایا تو وہ ان کے گرد بازو حائل کرتی رو پڑی۔۔ نانویں نے کہیں نہیں جانا آپ کو چھوڑ کر۔۔ پلیز مجھے کہیں مت بھیجے گا۔۔

بس بس کس نے کہا ایسا۔۔ میں اپنی عین کو اپنے سے دور کیوں کروں گی۔۔ انہوں نے اسکا سر تھپکتے ہوئے کہا۔۔

چلو بس،، رونا دھونا ختم کرو۔۔ ایک بہت اچھی فنی مووی ریلیز ہوئی ہے۔۔ چلو دیکھتے ہیں۔۔ وہ عین کا بازو پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔۔

زمین پر بچھے قالین پر انہوں نے دو تکیے دیوار کے ساتھ لگائے۔ جہان فریج سے کولڈ ڈرنک لے آیا۔ عین نے پلاسٹک بیگ سے کچھ سنیکس نکالے اور جلدی سے اپنی جگہ کشن رکھ کر بیٹھ گئی۔۔

جہان نے لیپ ٹاپ پر مووی پلے کی اور لائٹ آف کر کے اس کے برابر کشن پر بیٹھ گیا۔۔ کولڈ ڈرنک ہاتھ میں پکڑ کر وہ گھونٹ گھونٹ پینے لگے۔۔

عین نے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتے جہان کے ہاتھ میں موجود چھوڑے پیکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو جہان نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔

عین نے بغیر اس کی طرف دیکھے ہاتھ کا مکا بنا کر اسے مارا جو اسکے منہ کی طرف جاتے ہاتھ پر لگا جس سے اس کے ہاتھ میں پکڑے چھوڑے منہ میں جانے کی بجائے ناک پر جا لگے۔۔

اب وہ اکثر کالج سے جلدی نکل جاتی تھی۔۔ پیپر سر پر تھے اس لیے کلاسز نہیں ہو رہی تھی۔۔ طالب علموں کی مرضی تھی کہ وہ کالج آئیں یا نہ۔۔

وہ پیپرز کی تیاری کے لیے تھوڑی دیر کے لیے چلی جاتی تھی۔۔ اور واپسی پر کالج کے قریب واقع پارک میں چلی جاتی۔۔ موسم خوشگوار ہوتا تھا۔۔ وہاں وہ ایک تنہا گوشے میں بیٹھ کر اسلامی بیان سنا کرتی تھی۔۔

اس کے دماغ کی بہت سی گہریں کھلنے لگی تھیں۔۔ افسوس انا تم نے زندگی کے اتنے سال گمراہی میں گزار دیے۔۔

www.urdu novels mania.com

اس نے اپنے نقاب کو انگلی کی مدد سے درست کیا اور موبائل نکال کر یوٹیوب پر سرچ کرنے لگی۔۔ یہ پانچ چھ افراد پر مشتمل ایک گروپ تھا جو لوگوں "youthclub" کو راہِ راست پر لانے کے لیے کوشاں تھے۔۔ "youth" کو خصوصاً نوجوان نسل

وہ اسلامی حقائق اتنی خوبصورتی سے بیان کرتے کہ بات سننے والے کے دل میں اتر جاتی۔۔ اور ان کی کوششوں سے بالآخر بہت سے نوجوان بدلنے لگے تھے۔۔

حقیقاً اللہ پاک لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں لیکن اسکا وسیلا بھی اس کے تخلیق کیے بندے ہی بنتے ہیں۔۔

ایک دن "ٹم ٹاک" جیسے پلیٹ فارم پر سکروں کرتے اس کے سامنے "طہ ابن جلیل" کی ایک ویڈیو آئی جو "یوتھ کلب" ہی کے ایک رکن ہیں۔۔

وہ بہت انہماک سے ان کو سننے لگی۔۔ ان کا انداز یہاں اسے اس قدر بھایا کہ وہ باقاعدگی سے انہیں سننے لگی۔۔ پھر یہ سلسلہ چل پڑا اور وہ باقیوں کو بھی سننے لگی۔۔

خصوصاً محمد علی کی باتیں بہت موٹویشنل ہوتیں۔۔ وہ بہت دھیے انداز میں اپنا مدعا دوسروں تک پہنچا دیتے۔۔

اب بھی وہ اسی گروپ کے ایک ممبر کی ویڈیو کھولے ارد گرد سے بے خبر بیٹھی تھی۔۔۔ ویڈیو چلنے لگی تھی۔۔۔

قیامت کے دن ایک مسلمان کو لایا جائے گا،، اس کے ننانوے صحیفے ہوں گے۔۔۔ جو گناہوں سے بھرے ہوں گے۔۔۔ حدیث میں ہے کہ "جب ان صحیفوں کو کھولا جائے گا تو جہاں تک بندے کی نگاہ جائے گی وہاں تک وہ صحیفے پہنچے ہونے ہوں گے۔۔۔" اس کے اتنے گناہ ہوں گے۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے میرے بندے کیا تو انکار کرتا ہے کہ یہ گناہ تو نے نہیں کئے۔۔۔ کیا تجھے کوئی شک ہے۔۔۔؟ پھر بندہ کیا کرے گا۔۔۔ پھر اللہ پاک مزید فرمائیں گے کہ کیا میرے "لکھنے والوں" نے کوئی غلطی تو نہیں کر دی لکھنے میں۔۔۔؟ بندہ کہے گا آج میں گیا۔۔۔ وہ کہے گا کہ یہ سب میری ہی کرتوت ہے،، میں نے ہی کیا ہے۔۔۔ پھر اس سے کہا جائے گا کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے جو گناہ تو نے کیے یا تو نے کوئی ایک نیکی کی ہے۔۔۔؟ اس وقت بندہ اتنا پریشان ہوگا کہ اسے یاد نہیں آئے گا کہ اس نے کوی نیکی کی بھی ہے یا نہیں۔۔۔ اللہ اس کو یاد کروائیں گے کہ کیوں نہیں،، تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے جو تو نے دنیا میں کی تھی اور پھر اسے کہا جائے گا کہ دیکھ میرے بندے تجھ پر آج ظلم نہیں کیا جائے گا اور پھر کیا ہوگا،، ایک کارڈ نکالا جائے گا جس پر لکھا ہوگا "لا الہ الا اللہ" پھر اللہ پاک فرمائیں گے میزان لگاؤ۔۔۔ آج وزن کیا جائے

گا۔۔ ایک پلڑے میں اسکے ننانونے صحف رکھو اور دوسرے میں یہ کارڈ رکھو۔۔ بندہ پریشان ہوگا اور کہے گا اے میرے رب جہاں ننانونے گناہ سے بھرے صحیفے ہیں وہاں ایک کارڈ کیا کرے گا۔۔ اللہ فرمائیں گے کہ میزان سیٹ کرو۔۔ حدیث شریف میں ہے کہ نہ صرف کارڈ کا پلڑا بھاری ہوگا بلکہ وہ صحیفوں کو اڑا پھینکے گا۔ "سبحان اللہ" پھر اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور ایسا صرف تب ہوگا جب بندے نے دنیا میں "لا الہ الا اللہ" کو توبہ کے ساتھ جوڑا ہوگا۔۔ تو میرے بہن بھائیوں لا الہ الا اللہ کو ہلکا مت لیں۔۔ توبہ کے دروازے کھلے ہیں۔۔ اللہ آپ کا منتظر ہے۔۔ اللہ کی طرف لوٹ جائیں اس سے پہلے کہ موت آپ کو آدبوچے۔۔

انا سسکیوں سے رونے لگی۔۔ کتنا مہربان ہے رب۔۔ اللہ انسان سی کتنی محبت کرتا ہے۔۔ اور ہم کیا کرتے ہیں۔۔؟ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔۔

کیا انسان کو اس دن سے خوف نہیں آتا کہ جب وہ سونے گا اور جاگنے پر اپنے آپ کو مرا ہوا پائے گا۔۔ کیا قبر میں وہ کہہ سکے گا کہ میں نے فلاں حکم کو نہیں ماننا۔۔

تب بندہ گڑگڑائے گا فریاد کرے گا اے اللہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے بس کچھ وقت کے لیے۔۔ میں کبھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ میں اپنی زندگی سجدے میں پڑے گزار دوں گا لیکن تب بہت دیر ہو چکی ہوگی۔۔

لوگ کہتے ہیں کہ دیکھا جائے گا۔۔ جب قیامت کا وقت ہوگا تو دیکھا جائے گا۔۔؟ جب ہتھوڑے پڑیں گے تو دیکھا جائے گا۔۔؟ جب جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا تو دیکھا جائے گا۔۔؟

افسوس ہے ایسے لوگوں پر جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور پتہ ہے دنیا کیسے دھوکے میں ڈالتی ہے۔۔؟ جب انسان اللہ کو بھول کر دنیا کی رنگینیوں اور عیش و عشرت میں کھو جاتا ہے۔۔

کبھی سوچو تو صحیح کہ کیا تمہارے پاس ایسے عمال ہیں جو روز قیامت تمہیں اللہ کے غضب سے بچا سکیں۔۔ ابھی بھی وقت ہے لوٹ جاؤ۔۔ اللہ کو تمہاری واپسی کا انتظار ہے۔۔ وہ تمہارے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے گا جیسے تم نے کبھی کیے ہی نہیں۔۔

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

"میں تمہارے اندر ہوں تم کیوں نہیں دیکھتے"

\[AndInYourself,ThenWhyYouNotSee]

اپنے بہتے آنسوؤں کو پونچھ کر اس نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھا۔ اسکے دل کے گرد جمی گرد ہٹنے لگی تھی۔ اسکے دل کا مرض بھی ختم ہونے لگا تھا۔ بالآخر سب ٹھیک ہونے لگا تھا۔۔

بیشک اللہ تو نے ہی مجھے ہدایت دی۔ میں تو کسی قابل نہیں تھی۔ مجھے ہدایت پر قائم رکھنا۔۔

www.urdu novels mania.com

موبائل کو پرس میں ڈال کر وہ اٹھی اور نظریں جھکائے پارک کے گیٹ سے منکلتی چلی گئی۔۔ اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔۔

!! میری رات دن میں چھپی چھپی --
 !! میرا دن چھپا کسی رات میں --
 !! میری زندگی اک راز ہے --
 !! کوئی راز ہے میری بات میں --
 !! میں جہاں کہیں بھی الجھ گئی --
 !! وہیں گرتے گرتے سنبھل گئی --
 !! مجھے ٹھوکروں سے پتہ چلا --
 !! میرا ہاتھ ہے کسی کے ہاتھ میں --



! جہاں زاد

اب نہ آنا --

! کوئی دوست داری کرنے

میرا حالِ درد سننے۔۔

! میری غم گساری کرنے

کہ جو ذات پہ گراں تھا۔۔

! وہ سسے گزر گیا ہے

وہ جو دریا لے فغاں تھا۔۔

! تہہ جاں اتر گیا ہے

تیری غفلتوں کے پیچھے۔۔

! میرے دن بدل گئے ہیں

سو یہ دوست داری کرنے۔۔

میری دل آزاری کرنے۔۔

! جہاں زاد

اب نہ آنا۔۔



وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر جاتا ہے۔۔ کسی کی یادوں کے مینار کو پیچھے چھوڑے،، کسی کی گھٹی سسکیوں کو اپنے اندر قید کر کے،، کسی کو نئے جہان سے متعارف کر کے اور کسی کی کھلکھلاہٹوں کی بلائیں لیتے یہ گزرا وقت آنے والے خوشگوار دنوں کی نوید سنارہا تھا۔۔

شاہ ہاؤس "میں جھانکو تو وہاں ایک طوفانِ بد تمیزی مچا ہوا تھا۔۔ لاؤڈ سپیکر پر کوئی فاسٹ " بیٹ سونگ لگا کانوں کے پردے پھاڑ رہا تھا۔۔

لاؤنج کی سیٹنگ تبدیل ہو چکی تھی۔۔ فرش پر قالین بچھا کر اس کے چاروں طرف نئے طرز کے صوفے رکھ دیے گئے تھے۔۔

www.urdu novels mania.com

جن کے درمیان کھڑا راحم پیسمپر پہنے گانے کی دھن پر نچلے دھڑکودائیں بائیں ہلا رہا تھا۔۔

اس کے سامنے کھڑا لمبے سے قد کا لڑکا اس کے سامنے جھکاتا لیاں پیٹتا اسے ناچنے پر اکسا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ ہونگ کرتا جاتا جس سے راحم اس کے بال پکڑ کر کھلکھلانے لگتا۔۔

اس نوجوان نے اپنے گردن تک آتے سٹائلش بالوں کو ہاتھ کی مدد سے سیٹ کیا اور خود بھی بھنگڑے ڈالنے لگا۔۔

او میلا حم حم،، او میلا حم حم۔۔۔

راحم کا نام بگاڑ کر اسے بڑا مزہ آتا تھا کیوں کہ وہ اس نام سے چڑھتا تھا۔۔

میلو کیلو۔۔۔۔۔ راحم اسکا نام بگاڑنے کے ساتھ اس کے چہرے پر ننھے ہاتھوں سے تھپڑ مارتا جا رہا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

بھائیسی۔۔۔۔۔ اپنی بلا کو سنبھالیں،، کسی دن میں نے اسے کوڑے میں پھینک دینا ہے۔۔۔۔۔
شاہ میر نے چلاتے ہوئے شاہ ویر سے کہا جو اوپن کچن میں ایپرن باندھے کھانا بنا رہا تھا۔۔

تم پر ہی گیا ہے،، بھگتو اب۔۔

میر نے صدمے سے کانوں کو ہاتھ لگائے، اس بلا کا کوئی مقابلہ ہے۔۔؟ ابھی تو ڈیڑھ فٹ بھی نہیں ہے،، جب آگ لے گا تو پتہ نہیں کیا کرے گا۔۔

ویر نے مسکراہٹ دبا کر اپنے لاڈلے کو دیکھا جو ایک سال کا ہونے والا تھا۔۔ جب سے اس نے چلنا شروع کیا تھا سب کو ناکوں چنے چھوادیے تھے۔۔

عدیل شاہ اسے پکڑنے کے لیے جاتے تو وہ "نیواں نیواں" ہو کر بھاگ لیتا جسے بہا گنا تو بلکل نہیں کہتے۔۔ ہا ہا ہا۔۔

ننھی سی ٹانگوں سے وہ سہارا لے کر سارے گھر میں منڈلاتا رہتا۔۔ میر اور راحم کی بلکل نہیں لگتی تھی۔۔ دونوں ایک دوسرے کو تنگ کرنے سے بعض نہ آتے تھے۔۔

راحم نے سب سے پہلی اپنی توتلی زبان سے میر کا نام بگاڑ کر "میلو" بولا تھا۔۔ میر تو اندر تک جل گیا تھا۔۔ پھر اس نے بابا کہنا سیکھا۔۔۔

اب بھی وہ تو تلی زبان سے بابا کا ورد کرتا ہاتھ پاؤں گندے کر کے ویر کی ٹانگ سے پٹا کھڑا تھا۔۔۔۔۔ با،، با،، با،، بابا بابا۔۔۔۔۔

جی بابا کی جان میرا چیمپ! ویر نے ایک ہاتھ سے اسے اٹھالیا اور اس کے دونوں پھولے گلابی گالوں پر زور سے بوسہ دیا۔۔

راحم اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ ویر نے اسکے دونوں ہاتھ چوم لیے۔۔ اسے راحم کے ہاتھ بہت پسند تھے۔۔ ننھے سے گلابی نرم و ملائم ہاتھ۔۔

چوہا بند کر کے اس نے راحم کو سینے سے لگایا اور ٹیپ کھول کر ہاتھ دھونے لگا۔۔



میر نے سٹائلس نیلی جیمز کو ٹخنوں سے فولڈ کیا اور فلور لنتھ مر میں اپنا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے عدیل شاہ سے استفسار کیا۔۔

دیکھیں گے موڈ بنا تو چلیں گے۔۔۔

بابا آجانیے گا نا۔۔ میں نے بھی پر فارم کرنا ہے۔۔

اچھا چلو چلے جائیں گے۔ ہم بھی دیکھیں اپنے سپوت کے کارنامے۔۔۔

ارے ہمارے کارنامے تو ایک دنیا دیکھتی ہے۔۔ میر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک ادا سے کہا تو عدیل شاہ کا ہاتھ اپنے جوتے کم چپل کی طرف گیا۔۔

ارے بابا آپ کب اپنا یہ "لائٹ ویٹ چھتر" بدلیں گے۔۔ ویسے وجہ کیا ہے جو آپ ہر دفعہ ایسی ہی چپل پہن کر کہیں بھی چل پڑتے ہیں۔۔؟

بیٹا میں نے یہ "لائٹ ویٹ چھتر" اس لیے رکھا ہوا ہے کبھی میرا کسی ایسے شخص سے سامنا ہو جائے جسے چھتر مارنے کا میرا دل کرے تو میں اسے یہ اڑا کر دے ماروں۔۔

لائٹ ویٹ کا یہ فائدہ ہے کہ سامنے والے کو چوٹ بھی نہیں پہنچے گی اور میری خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔۔

تو آپ کو کوئی ایسا ملا۔۔؟ میرے ٹیڑھی نظروں سے انکی چپل کو دیکھتے ہوئے کہا اور آہستہ سے کھسکنے لگا۔۔

ہاں،،، میرے سامنے کھڑا ہے،،، رکو ذرا انکا ہاتھ چپل تک گیا ہی تھا کہ میرا وہاں سے اڑ پھو ہو گیا۔۔



دوپہر کا وقت تھا۔۔ آئمہ اپنے بستر پر لیٹیں آرام کر رہی تھیں جب کہ عین کمرے کے کونے میں رکھے اسٹڈی ٹیبل پر اپنی کتابیں پھیلانے بیٹھی تھی۔۔

ایف ایس سی کے پہلے سال میں اسکی سیکنڈ پوزیشن آئی تھی۔۔ اب دوسرے سال کا آغاز تھا۔۔

بے انتہا اسائنمنٹس، ٹیسٹ، اسٹڈی کمپیٹیشنز۔۔ اس سب میں اسے اپنی ہوش تک نہیں تھی۔۔ وہ دن رات پڑھتی رہتی تاکہ اس دفعہ پہلی پوزیشن پر آسکے۔۔

ابھی بھی وہ گرے کیپری شرت میں ملبوس فرکس کی اسائنمنٹ بنانے میں بری طرح غرق تھی کہ دروازہ زور سے پیٹا جانے لگا۔۔

عین نے ڈر کر آئمہ کو دیکھا جو خود بھی دروازہ پیٹنے کی آواز سن کر اٹھ گئی تھیں۔۔

ایسا لگتا تھا کہ جو کوئی بھی تھا وہ دروازہ توڑ کر ہی دم لے گا۔۔

عین کو ریلیکس ہونے کا کہہ کر انہوں نے دھڑکتے دل کے ساتھ بیرونی دروازہ کھولا۔۔

سلام خالہ جی۔۔ ہمیں خوش آمدید تو کہیے،، تو صیف اپنے ماں باپ کے ساتھ نازل ہو چکا تھا۔۔

آئمہ کا دل بے اختیار گھبرانے لگا۔۔ چند مہینے سکون رہا تو انہیں لگا کہ اس نے اپنی ضد چھوڑ دی ہوگی۔۔ لیکن اب پھر وہ نازل ہو گیا تھا اور اس دفعہ اپنے ماں باپ کو بھی ساتھ لے آیا تھا۔۔

کیوں ہمیں دیکھ کر سانپ سونگھ گیا کیا۔۔؟ ارے اندر تو آنے دو۔۔ ہاتھ سے انکو ایک طرف ہٹا کر وہ اپنے ماں باپ سمیت اندر داخل ہو گیا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔؟ جب تمہیں ایک دفعہ کہہ دیا تو کیوں بار بار منہ اٹھا کر چلے آتے ہو۔۔ اور انور تم تو سمجھدار ہو اس کی فضول ضد میں اس کا ساتھ دے رہے ہو۔۔؟

دیکھیں ہمارے بیٹے کی یہ خواہش ہے اور اس میں کوئی برائی بھی تو نہیں۔۔۔ ہم عزت سے رشتہ مانگنے آئے ہیں۔۔۔ اچھے کھاتے پیتے گھرانے کے ہیں۔۔۔ اور آپ کو کیا چاہیے۔۔۔؟

رخسانہ خاموش بیٹھیں انکا منہ تک رہی تھیں۔۔۔ اگر ان کی مرضی چلتی تو وہ اس وقت یہاں موجود نہ ہوتیں۔۔۔

شوہر اور بیٹے کے مجبور کرنے پر وہ یہاں آئی تھیں۔۔۔ بھلا وہ جانتی نہیں تھیں کہ ان کے نشہ کرنے والے بیکار بیٹے کو کون لڑکی دے گا۔۔۔

دیکھو انور میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ تم ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ میں اےینہ کا رشتہ کہیں اور طے کر چکی ہوں۔۔۔

دروازہ کے پیچھے سے جہانکتی عین نے جلدی سے جہان کا نمبر ملا یا جو اس وقت آفس میں تھا۔۔۔

ہیلو ہان بھائی۔۔۔ نہیں خیریت نہیں ہے۔۔۔ وہ پھر آ گیا ہے۔۔۔ وہ تو صیف،، اپنی ماما بابا کے ساتھ۔۔۔

نہیں نانوں نے نہیں آنے دیا وہ زبردستی گھس گئے۔۔۔ اب باہر وہ بحث کر رہے ہیں نانوں سے۔۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ جلدی آجائیں۔۔۔ دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جسے سننے کے بعد اس نے کال بند کر دی۔۔۔

جہان تشویش سے اٹھا اور ایمر جنسی لیولے کر جلدی سے گھر کے لیے روانہ ہوا۔۔۔

میرے پہنچنے تک بس کچھ نہ ہو۔۔۔ دل میں دعا کرتے اس نے بانیک گھر کے سامنے کھڑی کی اور تیزی سے ڈپلیکیٹ چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔

جہان کو دیکھ کر پریشانی سے کچھ کہتیں آئمہ کے چہرے پر اطمینان چھا گیا۔۔

جب کہ توصیف کے چہرے پر خوف کا شائبہ تک نہ تھا البتہ انور صاحب تھوڑا گھبرا گئے تھے،،

کیوں کہ ان کے سامنے ہی ایک دفعہ جہان نے پانچ لڑکوں کو بری طرح پیٹا تھا جو لڑکیوں پر فقرے کس رہے تھے۔

وہ جانتے تھے کہ جہان غصے کا بہت تیز تھا خاص کر ایسے معمولوں میں۔۔

توصیف اس بات سے ناواقف تھا۔۔ وہ کچھ اس لیے بھی پرسکون تھا کہ اس کی جیکٹ کی جیب میں ریوالور پڑی تھی۔۔ جس کا علم اس کے ماں باپ کو بھی نہیں تھا۔۔

جہان اس کے قریب پہنچا اور اسے گریبان سے پکڑ کر کھیچا۔۔

لگتا ہے پچھلی دفعہ کی مار تم بھولے نہیں۔۔

جہان چھوڑوا سے ،، ہٹو پیچھے۔۔ انور صاحب ، توصیف کو چھڑانے کے لیے بڑھے تو جہان نے غصے میں انہیں پیچھے کی طرف دھکا دیا جس سے وہ لڑکھڑا گئے۔۔

تیری اتنی ہمت میرے باپ کو دھکا دیتا ہے سالاً**** ابھی تیری ہیرو پنتی نکالتا ہوں سالاً حرا**** توصیف نے پوری قوت سے جہان کو دھکا دیا جس سے وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا۔۔

جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ریوالور نکالا اور جہان پر تان لیا۔۔

نانو اندر جائیں اور دروازہ بند کر لیں۔۔ جہان چیخا تو آئمہ روتی ہوئیں نفی میں سر ہلانے لگیں۔۔

تمہیں چھوڑ کر کیسے جاؤں۔۔۔

انور کینگلی سے مسکرا کر پیچھے کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔۔ انہوں نے توصیف کو روکنے کے لیے جاتی رخسانہ کو بازو سے پکڑ کر روک دیا۔۔

نانو آئی سید گو۔۔ وہ دوبارہ چیخا تو آئمہ نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے کی طرف بڑھیں جہاں عین آ نکھیں میچے ڈری سہمی کھڑی تھی۔۔

وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچی ہی تھیں کہ
توصیف نے انکا بازو پکڑ لیا۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ اس نے ریو الووران پر تان لیا تاکہ جہان کو خوفزدہ کر سکے۔۔

اسکا دیہان ذرا سا ہٹا کہ جہان بجلی کی سی تیزی سے اس کے ریو الوورتانے ہاتھ پر جھپٹا۔۔

توصیف نے ریوالور پر گرفت مضبوط کر لی۔۔ دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔۔ اسی کھینچا تانی میں ریوالور چل گیا۔۔

لاؤنج میں نصب ایل سی ڈی کی سکرین چھنا کے سے ٹوٹ گئی،، جہان نے اسکے پیٹ میں گھٹنا مارا جس سے وہ دوہرا ہو گیا۔۔

اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر اس نے ریوالور چھپٹا اور اس کے منہ پر پے در پے گھونسے مارنے لگا،، مارتے مارتے اس کے ہاتھ کی جلد پھٹ گئی تھی اور خون نکلنے لگا تھا۔۔

سیدھا ہو کر اس نے ڈری ہوئی کھڑی آئینہ کو کمرے میں بھیج کر ریوالور اندر پھینکا اور دروازہ باہر سے بند کر دیا۔۔

www.urdu novels mania.com

واپس مڑتے اس نے ماتھے سے بکھرے بال ہٹائے اور نیچے گرے توصیف کو ٹھوکریں مارنے لگا۔۔

کہا تھا نہ کہ دوبارہ اپنی شکل بھی نہ دکھانا۔۔ اب کی بار تم اچھی طرح میری بات سمجھ جاؤ گے۔۔

جہان نے اسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور دو درجے کے کھڑے انور اور رخسانہ کی طرف دھکا دیا۔۔

آؤٹ،، انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے اس نے درشتگی سے کہا۔۔

اسکے تنے ہوئے جبرے اور لہورنگ آنکھوں کو دیکھ کر انور خوفزدہ ہو گئے۔۔

توصیف کا بازو تھام کر وہ کھسکنے لگے کہ توصیف نے انکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

اے ایس پی مختیار کو تو جانتے ہو گے۔۔ اپنی پہچان کے بندے ہیں۔۔

چند گھنٹے،، صرف چند گھنٹے بعد میں دوبارہ آؤں گا۔۔

مجھے یہ ثابت کرتے کوئی مشکل نہیں ہوگی کہ میری ہونے والی بیوی کو تم لوگوں نے قید کر رکھا ہے۔۔

اور افسوس تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ وہ تمہاری بہن ہے۔۔ کیسے ثابت کرو گے۔۔؟

استہزا سے اسے دیکھ کر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے دروازہ عبور کر گیا۔۔ انورا اور رخسانہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے ہو لیے۔۔

پہلی بار جمان کے چہرے پر تفکرات کے سائے منڈلانے لگے۔۔ اس اے ایس پی کی شہرت وہ بہت بار سن چکا تھا۔۔ اور یہ شہرت اچھے کے زمرے میں نہیں آتی تھی۔۔

قدم واپس موڑتے اس نے آئمہ کے کمرے کا دروازہ کھولا جو جانے کب سے دروازہ بجا رہی تھیں۔۔

اندر کمرے میں دونوں کی گفتگو کی آواز با آسانی پہنچ گئی تھی۔ عین کب سے روئے جا رہی تھی۔۔

آئمہ نے تفکر سے جہان کو دیکھا۔۔ ہاں وہ تھوڑی دیر تک پھر آجائے گا۔۔ دیکھو، میری بات غور سے سنو۔۔

میں جو بھی کہنے جا رہی ہوں اس وقت وہی بہتر ہے،، میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔

تم تم۔۔۔ جلدی سے مولوی کو بلا کر لاؤ۔۔ جاؤ جلدی۔۔۔
لیکن کیوں نا نو۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔
میں کہہ رہی ہوں مولوی کو بلا کر لاؤ ابھی۔۔ ابھی اور اسی وقت عین کا نکاح ہوگا۔۔

جہان نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔ کس کے ساتھ۔۔؟

تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ آئمہ نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔

جہان کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔۔ کئی لمحے وہ بے یقینی سے انہیں دیکھتا رہا۔۔۔

اس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔۔۔ عین بھی روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

کیا کہا آپ نے؟؟ آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔؟
جہان نے آواز کو اونچا ہونے سے روکا۔۔۔

جہان میں نے کہا کہ ابھی اور اسی وقت تمہارا اور عین کا نکاح ہوگا۔۔۔

نانو آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔؟ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ایسا کیسے
کر سکتی ہیں۔۔۔؟ جہان کی آواز غم و غصے سے پھٹنے لگی۔۔۔ ابھی تو پچھلے زخم نہیں بھرے
تھے۔۔۔

اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میرا برا ہوا منہ دیکھو گے۔۔۔

انکے کاندھے کے گرد دھرا اس کا ہاتھ بے جان ہو کر گر پڑا، اس کی آنکھ سے ایک آنسو بے مول ہو کر گال پر پہلستا چلا گیا۔۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ نانو اس کے ساتھ ایسا کریں گی۔۔

گھٹی گھٹی سسکیاں لیتی عین پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر وہ غصے سے باہر نکل گیا۔۔

نانو آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔۔ آپ بہت ظلم کر رہی ہیں۔۔۔

چپ کرو تم،، یہی تم دونوں کے لیے بہتر ہے۔۔ آج کے بچے بڑوں کو بتائیں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔ میں نے یونہی نہیں لے لیا یہ فیصلہ۔۔ بہت سوچ سمجھ کر لیا ہے۔۔

اگر میری ذرا سی بھی پرواہ ہے تو خاموشی سے نکاح نامے پر دستخط کر دینا۔۔

عین نے بے بسی سے انہیں دیکھا اور ہتھیار ڈال دیے۔۔



شیخوپورہ،، مقام "ہرن مینار"۔۔۔۔۔

پانی کے بیچ و بیچ پوری شان سے بنی "بارہ درمی" کے سامنے کئی فٹ لمبی چوڑی سیرٹھیوں پر وہ دونوں ہاتھ سفید پینٹ کی جیب میں ڈالے آنکھیں موندے ہوئے کھڑا تھا۔۔

اسکی سفید ہلکی شرٹ ہوا کے زور سے پھر پھر اری تھی۔۔ اوپر کے کھلے دو بٹن اس کے کسرتی سینے کو واضح کر رہے تھے۔۔

ہوا کا ایک شریر جھونکا آیا اور اس کے بالوں سے اٹھکیلیاں کرتا گزر گیا۔۔

دھیمی مسکان چہرے پر سجا کر اس نے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹے۔۔
اسکے گال میں ہلکے سے ابھرتے ڈمپل پر وہاں موجود کئی لڑکیاں دل ہار گئیں۔۔

وہ ایسا ہی کچھ دلکش لگ رہا تھا۔۔ سب کی نظروں کو محسوس کرنے کے باوجود وہ لا تعلق کھڑا تھا۔۔

بھائی سنبھالیں اسے،، ناک میں دم کر دیا ہے اس چھوٹے پیکٹ نے۔۔ میرے جھنجھلا تا ہوا نمودار ہوا اور راحم کو اسے تھما کر نودو گیارہ ہو گیا۔۔



ابھی یاریہ تو شادی شدہ پلس ایک بچے کا باپ ہے،، اپنے پیچھے کسی لڑکی کی سرگوشی سن کر ویرنے اڑ آنے والی مسکراہٹ کو لب کے کنارے دبایا۔۔

www.urdu novels mania.com

اس نے راحم کو اچھی طرح ساتھ لپٹا کر واپس گراؤنڈ کی طرف قدم بڑھائے جہاں میرا اور عدیل شاہ گھاس پر پکنک میٹ بچھائے اس پر کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لائے بیگ سے نکال کر رکھ رہے تھے۔۔

فروٹس، آئس کریم، چیز می پاستا، بریانی اور ایسی کئی چیزیں دیکھ کر پاس لیٹے میرے منہ میں پانی آگیا۔۔

اس نے جلدی سے پاستا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عدیل شاہ نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔

صبر نہیں ہے،، ویر کو تو آنے دو،، ندیدے کہیں کے۔۔ میرے منہ بنا کر ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں کوئی حسین متوجہ تو نہیں،،

سب کو اپنے آپ میں مگن پا کر اس نے سکون کا سانس لیا نہیں تو اسکی ساری پرسنالٹی کا بیڑا غرق ہو جانا تھا ان حسیناؤں کے سامنے۔۔

www.urdu novels mania.com

پتہ نہیں تم کس پر چلے گئے ہو،، نہ میں ایسا نہ تمہاری ماں ایسی تھی اور نہ ہی ویر ایسا۔۔

وہ تو اتنا سوبر ہے، تم پتہ نہی کس پر چلے گئے،، انہوں نے مزید گوہر افشانی کی تو میرے بھی جواباً بول اٹھا۔۔

وہ جو سامنے سے ایک آنٹی آرہی ہیں ان پر تو نہیں چلا گیا۔۔؟

میر نے سنجیدگی سے دریافت کیا تو عدیل شاہ نے فوراً اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔

بالوں کی دو پونیاں کیے ایک قدر سے فرہہ خاتون اپنے ساتھ ایک نوجوان کو پکڑے کم گھسیٹتے آرہی تھی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

میر اور عدیل شاہ میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔۔

میر نے ہاتھ کی انگلیوں پر ایک ، دو ، تین گنا اور پھر دونوں کا چھت پھاڑ قمقمہ گونجا۔۔۔

اُپس چھت تو تھی ہی نہیں۔۔۔۔ لوگوں کے کان پھاڑ قمقمہ گونجا۔۔۔



انانے ابيجہ كا بازو پكڑ كے كھيچنے اسے درخت كے نيچے بيٹھی عائرہ كے پاس پٹھا۔۔

شرمندي سے اس كا برا حال تھا۔۔ تم پاگل هو؟؟ كيا ضرورت تھی اس كے بارے ميں كچھ كسنے كي۔۔

وہ شادي شده هو يا نہ هو تم نے ضرور ان صاحب كي ذات پر تبصرے كرنے تھے۔۔؟ انانے غصے سے كہا۔۔

اس كا بس نہيں چل رہا تھا كہ ابيجہ كا گلا دبا ديتي۔۔ اس نے انكي باتيں سن لي تھيں تبھی تو مسكراہٹ دبا رہا تھا۔۔

تمہيں فرق ہی نہيں پر رہا ڈيسٹھ عورت اس نے سن ليا تھا۔۔

ہیں سچی۔۔۔؟ ابیجہ خوشی سے چیخنی تو انا اسے مارنے کے لیے بڑھی لیکن عازرہ درمیان میں آگئی۔۔

ہو کیا ہے۔۔؟ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔۔ بس جنگلیوں کی طرح لڑ رہی ہو۔۔

یا راس پاگل نے۔۔۔

رکو میں بتاتی ہوں،، تم نے تو رنگین کہانی کا ستیانا س کر کے رکھ دینا ہے۔۔

انا نے بتانا شروع کیا ہی تھا کہ ابیجہ نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔ انا نے ایک مکا اس کی کمر میں جڑ دیا۔۔۔

www.urduNovelsMania.com

انارکو تو صحیح،، ہاں اب بتاؤ مجھے تم،،

یا راس کیا بتاؤں ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی بھٹکا ہوا شہزادہ راستہ بھول کر زمین پر آ گیا ہے۔۔

ایسے حسین تو کسی اور سیارے پر پائے جاتے ہوں گے۔۔۔ میں اس میں کھوئی ہوئی تھی اور وہ مجھ میں۔۔۔۔

میرا مطلب ہے خود میں کھویا ہوا تھا۔۔۔ عازہ کے اپنی کمر پر دھموکا جڑنے پر اس نے اپنے الفاظ میں ذرا سی تبدیلی کی۔۔۔

ہوا سے اس کے بال۔۔۔۔۔ عازہ اسے چپ کروا لو ورنہ آج میں نے اس کا منہ توڑ دینا ہے۔۔۔

انا کا غصہ دیکھ کر اس نے مسکراہٹ دباتے جلدی سے ساری روداد سنا دی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

عازہ نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے اسے ڈپٹا تو ایسے نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

مزید چوں چراں کیے بغیر تینوں کھانے میں مگن ہو گئیں کیوں کہ بھوک سے پیٹ میں چوہوں نے دھرنا دے دیا تھا۔۔۔

عائزہ اور ایبجہ عبائے اور حجاب میں درخت کے ساتھ بیٹھی تھیں جب کہ انارخ موڑ کر ان کی طرف منہ کیے بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے نقاب ہلکا سا سر کا لیا تھا۔۔

یاروہ دیکھو وہی ہے۔۔۔ جس کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔۔ ایبجہ نے پاس سے گزرتے شاہ ویر کی طرف اشارہ کر کے عائزہ کو ٹھوکا دیا۔۔

ہاں بے تو پیارا۔۔۔ یا اس کا بے بی کتنا پیارا ہے۔۔۔ اس نے ستائش سے کہا تو انانے نظر کی نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔

www.urduNovelsMania.com

ویر اتنی دیر کر دی آنے میں،، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔

سوری بابا۔۔۔ راحم کو اپنے برابر بٹھا کر اس نے معذرت کی۔۔

چسپس کا ٹکڑا منہ میں رکھتے میر نے پرسوچ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

ویر نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا۔۔ میر تم نے اگر کوئی فضول بات کی تو ارد گرد کا لحاظ کیے بغیر تمہاری عقل ٹھکانے لگا دوں گا۔۔

اوکے اوکے میں کب کچھ کہہ رہا ہوں۔۔ میر نے دونوں ہاتھ کھڑے کر کے کہا۔۔۔

راحم بہت بوریت محسوس کر رہا تھا، ان کو آپس میں الجھے پا کر وہ وہاں سے کھسک گیا۔۔

سب سے پہلے میر کی نظر اس پر پڑی۔۔ بجائی وہ دیکھیں آپ کا "چھوٹا ڈون" حسینوں کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔۔۔

ویر نے اپنے آپ کو شہ کو سے فوراً اس طرف دیکھا جہاں میر دیکھ رہا تھا۔۔ وہ جلدی سے اپنے "ڈیڑھ فٹ" کو پکڑنے کے لئے گیا۔۔۔

کسی نے انا کا دوپٹہ کھینچا۔۔۔ انا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو راحم شرما کر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

انا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔ اس نے اسے گود میں بٹھالیا اور نقاب کے اوپر سے ہی اس کے گول منٹول گالوں کو چومنے لگی۔۔۔

ایسے اور عازرہ نے بھی اسے پیار کیا۔۔۔ ایسے نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ انا کی گود سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس نے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد پھیلا لیے اور انا کے سینے پر سر رکھ دیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

انا نے نرمی سے اس کا سر چوم کر اس کے گرد بازو پھیلا لیے۔۔۔ یار کتنا پیارا بے بی ہے یہ، لیکن یہ یہاں کر کیا رہا ہے اور اسکے پیرنٹس کتنے غمزدار ہیں۔۔۔۔

اوتیری۔۔۔۔۔ انا اس پیارے بے بی کے ابا صاحب تیوری چڑھائے ہماری طرف ہی آرہے ہیں۔۔

انانے فوراً مڑ کر دیکھا۔۔ ویران کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔ اکسیکوزمی ہی ازمانی چائلڈ۔۔ پلیز لیو ہم۔۔

انانے اسے اپنے آپ سے الگ کرنا چاہا لیکن وہ پھر سے اس کے ساتھ چمٹ گیا۔۔

راحم یہاں آؤ۔۔۔ بابا کے پاس۔۔۔ ویر نے راحم کے سامنے ہاتھ پھیلائے لیکن وہ کسی اور ہی موڈ میں تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

راحم جاؤ بابا پاس۔۔۔ انانے زبردستی اسے اپنے آپ سے الگ کیا۔۔۔ ویر کے پکڑتے ہی اس نے رونا شروع کر دیا۔۔

بس بس ہم میلو کے پاس جا رہے ہیں۔۔ وہ دیکھو میلو بلا رہا آپ کو لیکن وہ مسلسل روتا جا رہا تھا۔۔

بابا بابا۔۔۔۔ وہ انگلی انا کی طرف کیے روتے ہوئے بولتا جا رہا تھا۔۔

انانے اداسی سے اسے روتے ہوئے دیکھا۔۔ اس کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا کہ اسے اپنے سے دور جانے دے،، ایک عجیب سے احساس نے اسے گھیر لیا۔۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ ویر عدیل شاہ کے ہمراہ انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔۔

وہ بس واپسی کے لیے اٹھی ہی تھیں کہ عدیل شاہ نے انہیں پکارا۔۔

السلام علیکم بیٹا۔۔ آپ سے ایک درخواست کرنی تھی،، انہوں نے انا کی طرف دیکھ کر کہا تو انا گڑبڑا گئی۔۔

ایسے اور عازرہ نے صورت حال کا جائزہ لے کر مسکراہٹ دہائی۔۔

و علیکم السلام جی کیسے۔۔

راحم پھر سے انا کی طرف ہمکنے لگا۔۔ انا نے ویر کے سنجیدہ اور مغزور پھرے کو دیکھا۔۔ ہنہ کتنی اکڑ ہے اس میں۔۔ اٹھتیتوڈا ایسے دکھا رہا ہے جیسے ہم اس کے پیچھے آئے ہیں۔۔ دل میں تلملاتے ہوئے اس نے راحم کو پکڑ لیا۔۔

اس کے پاس آتے ہی راحم نے اسکی گردن میں منہ چھپا لیا۔۔ انا نے اس کے گرد بازو حائل کر دیے۔۔

بیٹا راحم کو اچانک پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ وہ بار بار آپ کے پاس آنے کی ضد کر رہا ہے۔۔ اصل میں اسکی ماں نہیں ہے۔۔ اسکے پیدا ہونے کے اگلے دن ہی دنیا سے چلی گئی تھی۔۔

اناکى آنکھوں میں اداسی اتر گئی۔۔ یہ بھی میری طرح اکیلا ہے۔۔۔ اس نے افسردگی سے سوچا۔۔

ماں کا پیار کیا ہوتا ہے اسے نہیں پتہ۔۔ آپ سے شاید اسے انسیت ہو گئی ہے۔۔ یہ کب سے روئے جا رہا ہے۔۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنا موبائل نمبر دے دیں۔۔ تاکہ آئندہ آپ سے رابطہ کرنا چاہیں تو کر لیں۔۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔۔

انا کا دل راحم کے لیے نرم پر چکا تھا۔۔ اس نے صورتحال کو سمجھتے اپنا موبائل نمبر انہیں نوٹ کروادیا۔۔

راحم کو بمشکل بہلا پھسلا کر ان کے حوالے کر کے وہ معذرت کرتیں نکل گئیں کیوں کہ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com



آئمہ کے کمرے میں اس وقت گہری خاموشی تھی۔۔ اتنی خاموشی کہ سوئی گرنے سے بھی آواز پیدا ہوتی۔۔

کئی دفعہ زندگی میں ایسا مقام بھی آتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جانے کو جی کرتا ہے۔۔۔ کمرے میں موجود چاروں گواہوں میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔۔۔

کیا آپ کو اعینہ ولد عبدالرحمان سے نکاح قبول ہے۔۔۔؟ مولوی نے دوبارہ دوہرایا تو جہان نے آنکھوں کی نمی چھپاتے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

دونوں کے اقرار اور نکاح ناموں پر دستخط کے بعد انہیں مبارک دی گئی۔۔۔ جہان کے دوست جو ایمر جنسی نکاح میں بطور گواہ کے پیش ہوئے تھے اٹھ کر اسے گلے لگا رہے تھے۔۔۔

آئمہ نے عین اور جہان دونوں کو پیار دیا اور زندگی بھر کے ساتھ کی دعا دی۔۔۔

جو نہی سب وہاں سے نکلے جہان بھی ایک نفرت بھری نگاہ عین پر ڈال کر ان کو باہر تک چھوڑنے گیا۔۔۔

وہ لوگ ابھی نکلے ہی تھے کہ پولیس کی گاڑی کا سارن سنائی دیا۔۔ جہان نے اندر جا کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر دھرا نکاح نامہ اٹھایا اور اپنے ہاتھ میں پکڑے باہر نکل گیا۔۔

آتمہ پریشانی سے آیت کریمہ کا ورد کرنے لگیں۔۔ اللہ خیر کرے۔۔

توصیف نے دروازے کی بیل بجانے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ جہان نے دروازہ کھول دیا۔۔

پچھے ہٹو گھر کی تلاشی لینی ہے۔۔ پولیس انسپکٹر نے انتہائی بد تمیزی سے کہا تو جہان نے غصے سے مٹھی بھینچی۔۔

www.urdu novels mania.com

کیوں لینی ہے گھر کی تلاشی۔۔ کچھ پتہ بھی تو چلے،، کسی بھی راہ چلتے کتے کو ساتھ لیے آپ ایسے کیسے شریفوں کے گھر گھس سکتے ہیں۔۔

اپنی بے عزتی پر توصیف تلملا گیا۔۔ اولونڈے سیدھی بات کرتا ہوں،، اسکی ہونے والی بیوی کو تم لوگوں نے قید کر رکھا ہے۔۔ شرافت سے کسے دیتا ہوں،، اسے ہمارے حوالے کر دو۔۔

آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،، یہاں میرے علاوہ صرف میری نانا اور میری بیوی ہے۔۔

بکواس کر رہا ہے یہ۔۔ اعینہ اندر ہی ہے۔۔ آپ اندر چل کر دیکھیں۔۔

توصیف نے انسپکٹر کو دیکھ کر کہا تو جہان نے غصے سے ایک گھونسا اس کے منہ پر جڑ دیا۔۔

آئندہ اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام بھی مت لینا۔۔ انسپکٹر نے جہان کا ہاتھ جھٹکا۔۔

توصیف نے جو صورتحال انہیں بتائی ایسا کچھ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ ضرور کوئی گڑبڑ تھی۔۔

کک کیا مطلب تمہاری بیوی کیسے وہ تو تمہاری بہن تھی۔،، جبرٹے میں اٹھتی تکلیف کو نظر انداز کیے وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔

انسپکٹر نے کھا جانے والی نظروں سے توصیف کو دیکھا۔۔ مطلب وہ اسے الوبنا گیا تھا۔۔

انسپکٹر میں مزید کوئی تماشائیں نہیں چاہتا۔۔ لوگ جمع ہونے لگے ہیں۔۔ یہ ہمارا نکاح نامہ ہے۔۔ اعینہ کے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔

اس نے نکاح نامہ ان کی طرف بڑھایا تو انسپکٹر غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

لوٹا ٹھیک کہوے ہے۔۔ یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

انسپکٹر نے توصیف کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ تو نے مجھے الوبنا یا اب دیکھ میں تجھے کیسے لُوبناتا ہوں۔۔

توصیف تھوک ننگل کر اس کے پیچھے چل دیا۔

جہان نے غصے سے دروازہ بند کیا اور آئمہ کے کمرے میں جا کر نکاح نامہ ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔

ہاں میری بات سنو۔۔۔ آئمہ نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا تو اس نے اپنا بازو چھڑا لیا۔۔

نانو اب کیا رہ گیا کہنے سننے کو۔۔ سردمہری سے کہہ کر وہ بغیر ان کی طرف دیکھے اپنے کمرے میں چلا گیا اور زوردار آواز سے دروازہ بند کیا۔۔

عین افسردہ کھڑی آئمہ کے پاس آئی۔۔ نانو وہ ٹھیک ہو جائیں گے آپ پریشان نہ ہوں۔۔

عین نے اپنے آپ پر ضبط کرتے ہوئے کہا نہیں تو جس طرح جہان نے نفرت بھری نگاہ سے اسے دیکھا تھا اس معصوم کا تودل ہی چھلنی ہو گیا تھا۔ بھلا اس سب میں میرا کیا قصور۔۔۔؟

مجھے پتہ ہے تم دونوں مجھ سے بہت ناراض ہو لیکن ایک وقت آئے گا جب تم لوگ سمجھ سکو گے کہ میرا یہ فیصلہ صحیح تھا، آئمہ نے اس کے گال پر ٹھہرے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

نانو میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔ میری سگی ماں نے مجھے اتنا پیار نہیں دیا جتنا آپ نے دیا،

www.urdu novels mania.com

مجھے ہان بھائی کے رویے سے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ میرا کیا قصور اس سب میں۔۔۔؟ عین پھپھک پھپھک کر رو دی۔۔

ہمش پگلی اب وہ تمہارا شوہر ہے۔۔ کچھ خیال کرو تم اب بھی اسے بھائی کہہ رہی ہو،،

آئمہ نے اسے ڈپٹ کر کہا تو پہلی دفعہ اسے ان دونوں کے مابین رشتے کا احساس ہوا۔۔

وہ غلطی سے۔۔۔۔۔ عین نے آنسو صاف کرتے ہوئے معصومیت سے کہا تو آئمہ نے اسکا سر چوم لیا۔۔۔



رات کی تاریکی ہر سو بچھا چکی تھی۔۔ عین نے الماری سے آرام دہ کالی سادہ شلوار قمیض نکالی اور شور لینیے چلی گئی۔۔

غسل خانے سے باہر آ کر اس نے گیلا چہرہ تو لیے سے پونچھا اور پہرے کے گرد و پٹے کو اچھی طرح لپیٹ کر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔

نماز کی ادائیگی کے بعد اس نے اپنے لہجے بالوں کو سلجھا کر ڈھیلے سے جوڑے میں باندھ لیا اور لائٹ بند کر کے بستر پر لیٹیں آئہ کے برابر لیٹنے لگی تھی کہ آئہ نے بازو چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا۔۔

عین اب تم ہاں کے کمرے میں سویا کرو۔۔۔ چلو شاباش جاؤ۔۔ اب وہی تمہارا کمرہ ہے۔۔

نانو نہیں پلیریز،، میں کیسے وہاں،، میں نہیں ادھر،، نہیں جانا،، عین نے بے ربط لہجے میں کہا۔۔

وہ جہان سے بے حد خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔

عین کچھ نہیں کہے گا وہ۔۔ میرا نام لے لینا۔۔ آج نہیں تو کل تمہیں اس کے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔ چلو شاباش میرا پیارا بیٹا۔۔۔ آئہ دور کا سوچ رہی تھیں،، اگر دونوں ایسے ہی الگ رہے تو کبھی ٹھیک نہیں ہوں گے۔۔ جہان کو وہ جانتی تھیں،، انا کے بعد وہ کسی سے بھی شادی پر آمادہ نہ ہوتا۔۔ عین کا جو مسئلہ سامنے آیا تھا اس سے انہیں یہی بہتر لگا کہ ان

دونوں کا نکاح کر دیں۔۔۔ کسی کے نہ ملنے سے زندگی تو نہیں رک جاتی۔۔ عین کو بھی کبھی نہ کبھی تو بیاہنے تھانہ۔۔ وہ انہیں اتنی پیاری ہو چکی تھی کہ وہ اسے کسی باہر والے کو سونپنے سے ڈرتی تھیں۔۔ اس لیے انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا تھا۔۔

عین آنکھیں جھپک کر آنسو اندر دھکیلتی کھڑی ہو گئی۔۔ سر ہانے سے دوپٹہ اٹھا کر اس نے گلے میں ڈالا اور دھڑکتے دل سے باہر نکل کر کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کر دیا۔۔۔

لاؤنج میں آ کر وہ انگلیاں چٹھانے لگی۔۔ وہ جہان کے کمرے میں جانے کی بجائے پانی پینے کچن میں آ گئی۔۔

اندر قدم رکھتے ہی اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔

سامنے جہان سلویس شرت اور ٹراؤزر میں ملبوس سلیب پر رکھے گلاس میں بوتل سے پانی انڈیل رہا تھا۔۔

اس کے بکھرے بال اور سرخ آنکھوں کو دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو گئی۔۔ وہ تیزی سے واپسی کے لیے موڑی لیکن تب تک جہاں اسے دیکھ چکا تھا۔۔۔

بجلی کی سی تیزی سے وہ اس کے سر پر پہنچ گیا۔۔ اس نے عین کے بازو میں بے دردی سے اپنے منطوب ہاتھوں کی انگلیاں گاڑ کر جھٹکے سے اپنی طرف موڑا۔۔

سی،، عین کے منہ سے تکلیف کی وجہ سے سسکی نکلی۔۔۔

سکون مل گیا تمہیں ہاں۔۔؟ اب خوش ہو تم۔۔۔ تم سے نکاح تو کر لیا ہے میں نے لیکن یہ مت سمجھنا کہ تمہیں اپنی بیوی بھی تسلیم کر لوں گا۔۔ اس کو اپنی طرف کھینچ کر وہ اس کے منہ و غرایا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

عین تکلیف اور خوف سے آنکھیں میچے رونے لگی۔۔

ہہہ ہا۔۔ نن بھائی مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ عین کے رونے اور ابھی بھی بھائی کہنے پر اسے مزید تپ چڑھی۔۔

وہ اس رشتے کو تسلیم کرنے پر تیار بھی نہیں تھا اور اس کے بھائی کہنے پر غصہ بھی ہو رہا تھا
آخر وہ چاہتا کیا تھا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے تمہارا؟ کیا بکواس کی ہے تم نے۔۔؟ میں بھائی ہوں تمہارا۔۔؟

اس کی گرفت میں ہر اسان عین نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔۔

بھبھ بھا۔۔۔ فی نہیں۔۔۔ شش۔ شو۔ ہر ہیں آ۔ آپ۔۔۔

جہان نے جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیلا تو وہ گرتے گرتے پچی۔۔ اس کا جوڑا کھل گیا اور
کالے لکھنوں تک آتے گھنے بال لہرا کر اسکی کمر کو ڈھانپ گئے۔۔

جہان تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔ عین بھی جلدی سے اس کے پیچھے گئی
مبادا وہ دروازہ ہی نہ بند کر دے۔۔

جہان نے چلتے چلتے قدم روکے اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ اس کے پیچھے تیزی سے آتی عین کے پاؤں کو بھی بریک لگے۔۔

جہان سر جھٹک کر کمرے میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے تو عین نے فوراً آگے بڑھ کر دروازے کے درمیان ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔

وہ نا نوکھ رہی ہیں کہ میں اب سے آپ کے کمرے میں رہوں گی،، کا نپتی ٹانگوں سے اس نے آہستگی سے کہا تو جہان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

اتناسب ہونے کے بعد بس یہی کسر رہ گئی تھی۔۔ ابھی کے ابھی یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔ تمہیں اپنے کمرے میں برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔

لیکن میں کہاں۔۔۔۔ عین کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ جہان نے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔۔

آہ۔۔۔! عین کے حلق سے چیخ نکل گئی۔۔۔
اسکا ہاتھ دروازے میں آ کر بری طرح کچلا گیا تھا۔۔۔ خون کے قطرے فرش پر گرنے لگے۔۔۔

وہ بلک بلک کر روتی وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

جہان کمرے میں بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔۔۔ اس نے ایک سگرٹ سلگایا اور منہ میں دبا کر گہری سانس کھینچی،،، لیکن کسی صورت سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔

رات کا ایک بج چکا تھا۔۔۔ عین دروازے کے سامنے زمین پر سکرٹی بیٹھی سسک سسک کر بالآخر سو گئی تھی۔۔۔ ہاتھ سے بہتا خون جم چکا تھا۔۔۔

تنگ آ کر جہان نے دروازہ کھولا تو پہلی نظر عین پر پڑی۔۔۔

اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ یہ ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہے؟ انگلی سے آنکھوں کو مسل کر اس نے جھک کر عین کو ہلایا۔۔۔

عین ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔۔۔ جہان نے اسکی نیلی سو جھی آنکھوں سے نظریں چرائیں۔۔۔ اسکے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔۔۔

اٹھو یہاں سے،، گئی کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔
عین اپنے زخمی ہاتھ کو کمر کے پیچھے چھپا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور خاموشی سے سر جھکائے اپنے پاؤں کو تکیے لگی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urduNovelsMania.com

!! ہم اسی آس پہ بگڑے ہیں کئی برسوں سے۔۔۔۔
!! تیرے ہاتھ لگیں گے تو سدہر جائیں گے۔۔۔۔

ایک تھکا دینے والے دن کے بعد رات کو وہ تھکا تھکا سا اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔
آفس میں کام بہت بہت بڑھ گیا تھا۔۔

عدیل شاہ نے اب تمام ذمہ داری شاہ ویر کے کندھوں پر ڈال دی تھی۔۔ وہ سویرے ہی
راحم کو عدیل شاہ کے حوالے کر کے شاہ میر کو کالج ڈراپ کرتے ہوئے آفس چلا جاتا
تھا۔۔

گردن کو دائیں بائیں حرکت دے کر اس نے کوٹ اتارا اور بلیک ڈریس شرٹ کے
اوپرے تین بٹن کھول دیے۔۔ نائٹ ڈریس نکال کر وہ شاہ ویر کی غرض سے ہاتھ روم
میں چلا گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

شاہ ویر لے کر وہ ٹراؤزر میں ملبوس تو لیے سے سر پونچھتا باہر نکلا۔۔

ایک ہاتھ سے موبائل پکڑتے اس نے میر کو راحم کو لانے کا میسج کیا۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی میرا رحم کو چھیرتا نمودار ہو گیا۔۔

شاہ ویر کو شرٹ لیس دیکھ کر اس نے ہونٹ او شیپ میں گھمائے۔۔۔

واہ کیا ڈولے شولے ہیں، کیا باڈی ہے تبھی تو آپ کے پیچھے حسینوں کی لائن لگی رہتی ہے۔۔ کوئی نہیں ہمارا بھی وقت آنے گا کیوں ہم۔۔۔؟

راحم نے اسکے گال پر "چنڈ" کی صورت جواب دیا جیسے کہہ رہا ہو، ہونہ منہ دھور کھو تمہارا وقت کبھی نہیں آئے گا۔۔

Urdu novels mania

میر نے فوراً اسے پٹختے والے انداز میں زمین پر کھڑا کیا۔۔ بھائی یہ بچہ بالکل نہیں ہے، میں بتا رہا ہوں بڑی کوئی پہنچی ہوئی چیز ہے یہ۔۔۔

شاہ ویر نے ہنستے ہوئے راحم کو دیکھا جو دونوں ہاتھوں میں سلیمہ پکڑے اس کے پاس آ رہا تھا۔۔

بابا جے دوت میلو ماؤں آں۔۔۔؟ (بابا یہ جو تا میر و کو ماروں)

نہ میرا چیمپ چاچو ہے،، بری بات۔۔۔ شاہ ویر نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

میر "چھوٹے ڈون" سے عزت افزائی ہونے کے بعد پیر بیخ کر چلا گیا۔۔۔

راحم کو ہلکا سا نائٹ ڈریس پہنا کر اس نے بیڈ پر بٹھایا اور خود موبائل پر آئی نوٹیفیکیشن چیک کرنے لگا۔۔۔

اسے موبائل میں مصروف پا کر راحم بیڈ پر الٹا لیٹ گیا اور آہستہ آہستہ کھسک کر نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

اے ہا۔۔۔ جو،، بش۔۔۔ اس مشقت میں اسے سانس چڑھ گیا۔۔۔ اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ وہ اسکا اوپر آدھا دھڑ بیڈ پر تھا اور مٹی سی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں۔۔۔ بیچارہ تو پہنس گیا تھا۔۔۔

بڑی تگ و دو کے بعد وہ بیڈ شیٹ سمیت نیچے لڑھک گیا۔۔۔ زمین پر قدم لگتے ہی اس نے خوشی سے پوری بتیسی نکالی اور کمرے میں ادھر ادھر دور تا چیزیں الٹ پلٹ کرنے لگا۔۔۔

شاہ ویر نے گہری سانس کھینچتے اپنی "چلتی پھرتی بلا" کو دیکھا۔۔۔ بیڈ پر نیم دراز ہو کر اس نے راحم کو بلایا۔۔۔

راحم ادھر آؤ بابا پاس۔۔۔ لیکن وہ سنی ان سنی کر کے اپنے آپ میں گم رہا۔ ویر نے آنکھوں پر بازو رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

خاموشی محسوس کر کے راحم اس کے پاس پہنچ کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

بابا،،، بش،، اُپل،، تھاؤ۔۔۔ ویر نے آنکھوں سے بازو ہٹایا تو اسے معصومیت سے اپنے آپ کو تکتا پایا۔۔

اس نے راحم کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر اپنے برہنہ سینے پر لٹایا۔۔ راحم از آگڈ بوائے،، ویر نے اس کے گال کو زور سے سے چوما تو اس نے کھلکھلاتے ہوئے ویر کے سینے پر زور سے دانت گاڑ دیے۔۔

ویر نے فوراً اسے خود سے دور کیا۔۔۔ چیمپ تمہارے ارادے تو واقعی خطرناک ہیں۔۔۔ کسی نے دیکھ لیا تو وہ کچھ اور ہی سمجھ لے گا۔۔

بڑبڑا کروہ کروٹ کے بل لیٹا اور راحم کو لٹا کر اسکا سر اپنے پھولے مضبوط بازو پر رکھ دیا۔۔۔ وہ اس کو تھپک کر سلانے کو کوشش کرنے لگا۔۔

بابا۔۔۔ بابا تھونا (بابا اٹھونا)،، اس نے ویر کی داڑھی پر ہاتھ رکھا تو ویر نے اسکا ہاتھ چوم لیا۔۔۔ جی بابا کی جان۔۔۔

بابا دو، بابا۔۔۔ وہ ضد کرنے لگا۔۔

بیٹا صبح جائیں گے،، سو جاؤ شاہاش۔۔۔ وہ اسے تہکنے لگا تو راحم ضد میں آ کر رونے لگا۔۔
ویر نے آنکھیں مسل کر بے چارگی سے اسے دیکھا۔۔

اب اس وقت وہ کیسے اس انجان لڑکی کو ڈسٹرب کرتا۔۔؟

راحم جب کسی صورت بھی چپ نہ ہوا تو اس نے سٹریٹنجر کے نام سے سیو کیا نمبر نکالا اور
ٹائپنگ کرنے لگا۔

www.urdu novels mania.com

Hi! I'm Rahim's Father...

Reply: Hi it's Anahere..

Ana...?

Reply: Ana, Anabia is my full name..

Okay...Rahimwantstoseeyou...I'mreallyverysorry
fordisturbingyou..

Reply: noitsfine...I'llbeatcallafter5minutes..

ThankYou

Reply: YouareWelcome..

ویر نے بیڈ کے وسط میں دو تکیے رکھ دیے اور راحم کو ٹیک لگا کر بٹھا دیا۔۔ موبائل پر انا کی
ویڈیو کال جگمگانے لگی۔۔

ویر نے ایک پل کو سوچتے سکرین ریکارڈر آن کر دیا تاکہ آئندہ تنگ کرنے پر وہ راحم کو یہی
ویڈیو کال دکھا دے۔۔

www.urdu novels mania.com

کال کو ایس کر کے اس نے موبائل راحم کو پکڑا دیا اور انا کے پردے کے خیال سے خود
قدرے فاصلے پر لیٹ گیا تاکہ وہ ریلیکس ہو کر بات کر لے۔۔

راحم ٹکڑ ٹکڑ موبائل کی سکرین کو دیکھنے لگا جس پر انا کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔۔

اڑس رہی تھی۔۔ اسکے شفاف چہرے پر ایک خاص چمک تھی جس کا بھید ہر کوئی نہیں جان سکتا۔۔ اس نے گھنی پلکیں اٹھا کر راحم کو دیکھا اور دلکشی سے مسکرائی۔۔ اس کے گال پر ہلکا سا ڈمپل ابھر کر معدوم ہو گیا۔۔

کیٹنا ہے میلا پالا شا بے بی۔۔۔ اس کے مخاطب کرنے پر راحم نے شرما کر ایک ہاتھ اپنی ایک آنکھ پر رکھ لیا جبکہ دوسری آنکھ سے وہ شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسکی معصوم سی ادا پر انا ہنسنے لگی۔۔

اس کی کھلکھلاہٹ ویر نے بغور سنی جو خود بھی راحم کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

آ میلے بے بی کو شما آرتی ہے،، انا نے محظوظ ہو کر اسے دیکھا۔۔

آدو پاش میلے،، مٹھو دودا دل،، (آ جاؤ میرے پاس،، پاری دوں گا ادھر) راحم نے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

میں آؤں گی آپ سے ملنے۔۔۔ راحم پارا بے بی ہے نہ،، میری بات مانتا ہے نہ۔۔۔۔؟ انا کے استفسار پر راحم نے فوراً سر ہلایا۔۔

چلو شباش لیٹ جاؤ اور شو جاؤ۔۔۔ راحم نے ضرورت سے زیادہ ہی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے موبائل کی سکرین ویر کی طرف کر دی،، بابا جے لو،، اور خود فوراً لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

سکرین پر ویر کو شرٹ لیس دیکھ کر انا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ دونوں کی نظریں ملی ہی تھیں کہ انا نے فوراً کال بند کر دی۔۔۔

ویر نے سٹیٹا کر شیطان کے "خالو" کو دیکھا جو مزے سے آنکھیں بند کیے سونے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔۔۔

پھر اس نے موبائل پر چلتے سکرین ریکارڈر کو بند کر دیا اور بلا ارادہ گیلری کھول کر اس نے انا کی ویڈیو نکالی۔۔۔

چند لمحے وہ سکرین کو گھورتا رہا پھر اس نے آواز بند کر کے ویڈیو پلے کر دی۔۔

نیم وا آنکھوں سے اسنے انا کی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔ آنکھوں سے ہوتی اس کی نظر اس کے گال میں پڑتے ڈسپل سے اسکے ہونٹوں پر گئیں۔۔۔

وہ کسی بات پر کھلکھلائی تھی۔۔ ہم کیوٹ ہے،، اس نے دل میں تبصرہ کیا۔۔

اور معصوم بھی اور اداس بھی لگتی ہے۔۔ عجیب بھی ہے جیسے اپنے اندر گہرے راز چھپائے ہوئے ہے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

دل میں چلتے تبصروں کو بریک لگا کر اس نے ویڈیو بند کی اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

چھن سے شرمندگی سے سرخ پڑتا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔ مسکراہٹ دبا کر اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا اور نیند سے بوجھل آنکھیں بند کر لیں۔۔



عین ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔۔ جہان نے اسکی نیلی سو جھی آنکھوں سے نظریں چرائیں۔۔ اسکے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔۔

اٹھو یہاں سے، گئی کیوں نہیں ابھی تک۔۔ عین اپنے زخمی ہاتھ کو کمر کے پیچھے چھپا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور خاموشی سے سر جھکائے اپنے پاؤں کو تکیے لگی۔۔

کیا چھپا رہی ہو۔۔ اس نے تیوری چڑھا کر پوچھا تو عین نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا تو جہان نے نظریں چرائیں۔۔۔۔

دکھاؤ مجھے،، اس نے عین کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کیا جو بری طرح کچلا گیا تھا۔۔

ہوٹ بھلیچ کر اس نے ہاتھ کا جائزہ لیا،، چلو اندر۔۔۔

عین نے اسکی طرف دیکھا،، اب برداشت کر لیں گے آپ۔۔؟

جہان نے غصے سے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں رکھے صوفے پر پٹخنے کے انداز میں بیٹھا۔۔

عین کی آنکھوں میں نمی تیر گئی،، وہ آنکھیں جھپک جھپک کر آنسو روکنے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

جہان فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اسکے ہاتھ پر جمنا خون صاف کرنے لگا۔۔ عین بے دیہانی میں اسے دیکھے گئی۔۔

اجلی پیشانی پر بکھرے کالے بال، آنکھوں پر جھکی گھنی پلکیں، مغرور ناک اور بھنجے ہوئے ہونٹ۔۔۔ داڑھی بڑھنے سے وہ پہلے سے بھی زیادہ وجیہ اور مغرور لگنے لگا تھا۔۔

اسے مسلسل اپنے آپ کو تکتے پا کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو عین نے نظریں جھکا لیں۔۔

کیا ہوا۔۔؟ کیا اب تمہارے دل میں میرے لیے فیکنگز آنے لگی ہیں۔۔؟ اسکے کاٹدار لہجے پر عین ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھے رونے لگی۔۔

رورو کر اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔ اس نے اپنا ہاتھ کھیچتا چاہا تو جہان نے سرد نظروں سے اسے دیکھا اور اس کے ہاتھ پر پٹی باندھنے لگا۔۔

اچانک عین کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جو پٹی میں جکڑا ہوا تھا۔۔ تو صیف کو مارنے سے اسکے ہاتھ کی جلد پھٹ گئی تھی۔۔

یہ کیا ہوا آپکو۔۔۔؟ عین نے فکر مندی سے پوچھا

تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟

!میں اس لیے پوچھ رہی ہوں کیونکہ۔۔۔

کیونکہ۔۔۔؟ جہان نے اٹھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے پوچھا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیونکہ مجھے آپ کی فکر ہے،، عین نے سادگی سے کہا تو جہان کو پھر غصہ آنے لگا۔۔۔

تمہیں میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور یہ ڈرامے کسی اور کے سامنے کرنا جا کر،، جہان سنگدلی سے کہہ کر مڑا ہی تھا کہ عین نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ،، مجھے۔ تکلیف۔ ہو رہی۔ ہے۔۔۔

جہان اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔۔

اس نے آہستہ سے اپنے بازو سے اسکا ہاتھ ہٹایا اور خاموشی سے اسے بلکتے دیکھنے لگا۔۔

!آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے۔۔

پہلے حالات بھی ایسے نہیں تھے۔۔ اور اب،، جہان نے اس پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔۔

کیوں اب کیا ہے۔۔؟ عین نے ضدی لہجے میں کہا تو جہان نے اسے کاندھے سے پکڑ کر قریب کیا،،

اب میں تمہارا شوہر ہوں۔۔ اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑ کر اس نے چبا کر کہا۔۔

عین فوراً جھجھک کر دور ہوئی۔۔

اب خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو سکون برباد کر دیا ہے میرا۔۔۔ غصے سے بڑبڑا کر وہ بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا۔۔

میں کہاں سوؤں گی؟؟ عین نے جھجھک کر پوچھا۔۔

کیا اب تمہیں اپنے ساتھ سلاؤں میں۔۔۔؟ کمرے میں بہت جگہ ہے جہاں مرضی سو جاؤ اور اب تمہاری آواز نہ نکلے۔۔

چارو ناچاروہ ٹوسٹر صوفے پر سکڑ کر لیٹ گئی۔۔



اگلی صبح جب جہان کی آنکھ کھلی تو وہ کمر پکڑے رونی صورت بنائے بیٹھی تھی، اس کا دوپٹہ صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا۔۔

دوپٹے کی ہوش بھلائے وہ کمر کو دبا رہی تھی جو ساری رات ایک کروٹ لیٹنے سے اکر گئی تھی۔۔

جہان نیند کا خمار آنکھوں میں لیے اسے دیکھے گیا۔۔ خوبصورت لمبے بال ڈھیلے جوڑے کی صورت پشت پر گرے ہوئے تھے۔۔

ہوش کی دنیا میں واپس آتے اس نے عین کے کمن حسن سے نگاہ ہٹائی اور ایک بھر پور انگریزی لے کر اٹھ بیٹھا۔۔

عین نے فوراً دوپٹہ کا ندھے پر ڈال کر پھیلا یا اور بغیر اسے دیکھے باہر نکل گئی۔۔

جہان بیزاری سے بستر سے نیچے اتر اور شاور لینے چلا گیا۔۔ شاور لے کر وہ جلدی جلدی آفس کے لیے تیار ہوا اور بغیر ناشتہ کیے روانہ ہو گیا۔۔

آئمہ اسے آوازیں ہی دیتی رہ گئیں لیکن مجال ہے کہ اس نے مڑ کر بھی دیکھا ہو۔۔

وہ افسردہ سی عین کے ساتھ ناشتہ کرنے لگیں۔۔ عین نے ان کی خوشی کی خاطر چند لقمے لیے اور پھر معذرت کرتی کالج کے لیے تیار ہونے چلی گئی۔۔

ہاں نعیم میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔ سب کچھ تمہارے سامنے ہی ہے۔۔ میں نے ان دونوں کا بھلا ہی چاہا ہے۔۔

ابھی ہاں بہت ناراض ہے مجھ سے۔۔ بات بھی نہیں کر رہا۔۔

ہاں ارم کی شادی کے لیے آؤں گی تو پندرہ بیس دن رہوں گی۔۔

مجھے بھی ملے کافی وقت ہو گیا ہے بس جہان کی وجہ سے نکلا نہیں جاتا تھا۔ اب اسکی بیوی ہے سنبھالے خود۔۔

ایسے دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع بھی ملے گا۔۔

اندر داخل ہوتی عین دروازے پر ہی رک گئی۔۔ آئمہ جو فون کال پر اپنے بڑے بیٹے سے بات کر رہی تھیں عین کو دیکھ کر اندر آنے کا اشارہ کیا۔۔

ہاں ٹھیک ہے بس تم عباس کو بھیج دو میں اس کے ساتھ آ جاؤں گی۔۔ انہوں نے نعیم صاحب کے بڑے بیٹے کا نام لے کر کہا اور خدا حافظ کہہ کر کال بند کر دی۔۔

نانو آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔؟؟ مجھے پتہ ہے آپ ہاں بجا۔۔۔ میرا مطلب ہے ان کی وجہ سے جا رہی ہیں۔۔؟

نہیں پگلی،، نعیم کی بیٹی کی شادی ہے،، جانا ضروری ہے۔۔ اور میں کون سا ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں۔۔ آ جاؤں گی۔۔ آئمہ نے اسے پیار سے کہا تو وہ رو ہانسی ہو گئی۔۔

میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر۔۔ اس نے انکی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

بس چند دن کی بات ہے اور ہاں بھی تو ہے نہ۔۔۔

ان کی تو بات ہی نہ کریں آپ کھڑوس کہیں کے،، ویسے سب پوچھیں گے نہیں کہ وہ کیوں نہیں آئے۔۔؟ عین کے منہ بنا کے کہنے پر آئمہ ہنس دیں۔۔

www.urdu novels mania.com

ہمیشہ پگلی ایسے نہیں کہتے شوہر کو۔۔ اور کام کا ہانا نہ کر دوں گی میں،، مجھے پتہ ہے وہ نہیں جائے گا،، بہت ضدی ہے۔۔

نانو وہ شوہر کم ڈریکولا زیادہ لگتے ہیں،، مجھے تو ڈر لگتا ہے اب ان سے۔۔

چل پگلی،، ٹھیک ہو جائے گا وہ،، بہت پیارا ہے میرا ہاں۔۔ بات کرتے کرتے ان کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔؟ انہوں نے پریشانی سے پوچھا تو عین بوکھلا گئی۔۔

وہ۔۔ وہ غلطی سے دروازے میں آ گیا تھا۔۔

کتنی لاپرواہ ہو تم خیال رکھا کرو اپنا اور اب اپنے بننے سنورنے پر توجہ دیا کرو۔۔ عورت کو گھربنانے کے لیے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔۔ تم ابھی چھوٹی ہو اس لیے یہ باتیں سمجھا رہی ہوں۔۔ ٹھیک ہے۔۔؟؟

انہوں نے پیار سے اسکے گال پر ہاتھ رکھا تو اس نے محض سر ہلا دیا۔۔

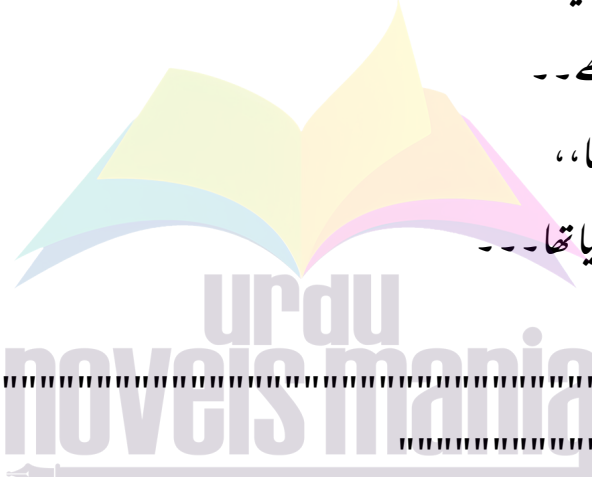


میرے ساتھ رہنے کا،،
!! ا وعدہ تھوڑی کیا تھا۔۔۔

اور مجھ سے نکاح کا،،
!! ارادہ تھوڑی کیا تھا۔۔۔

خدا تیرے چہرے پر یہ مسکراہٹ،،
!! ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔

غم میرے حصے کا تھا،،
!! کوئی آدھا تھوڑی کیا تھا۔۔۔



www.urdu novels mania.com



اسکی آنکھوں سے آنسو مسلسل بے مول ہو کر گرتے گود میں دھری ہتھیلی کو بھگور ہے
تھے۔۔۔

وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل میں احمر کی تصویر کو دیکھ کر بلک بلک کر رونے لگی۔۔

اس نے خالی ہاتھ کو مٹھی کی صورت بند کر لیا جواب کا نپنہ لگا تھا۔۔

سب کو لگتا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ تو پل پل مر رہی تھی۔۔ یہ مرضِ محبت بڑھتا ہی جاتا ہے۔۔ اس پر صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔۔ لیکن وہ کہتے ہیں نہ

!! صبر بڑا دشوار طلب، چاہ بڑی کافر پسند۔۔

!! یہ آتے آتے آتا ہے، یہ ہوتے ہوتے ہوتی ہے۔۔

Urdu novels mania

یا اللہ میں راضی اس درد پر۔۔ تو جس حال میں بھی رکھے میں راضی۔۔ نہیں چاہیے مجھے دنیا۔۔ تو مجھے ہدایت پر قائم رکھ۔۔ بیشک لوگ گمراہ ہیں۔۔ یہی لوگ خسارے میں ہیں۔۔ میں بھی تو انہیں گمراہوں میں سے تھی۔۔ تو نے مجھے نکال لیا اس تاریکی سے۔۔ اللہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے۔۔ سب ختم ہو جائے گا، لوگ اتنے متکبر ہیں کیا کبھی مریں گے نہیں۔۔؟ دھوکہ دیتے ہیں کیا کبھی پوچھے نہیں جائیں گے۔۔؟ اللہ تعالیٰ میرا دل نہیں لگتا

اس دنیا میں۔۔ لوگ بہت جھوٹے ہیں۔۔ مجھے اپنے پاس بلا لیں۔۔ میں نے آپ کے پاس آنا ہے۔۔ وہ ہچکیوں سے روتی اپنے رب کو پکار رہی تھی۔۔

☀️Million of souls are in darkness
But you are on "HIDAYAAH"☀️

"اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے"

\[Had We willed, We could have easily imposed
Hidayat on every soul]

"لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے"

\[But My Word will come to pass]

"کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا"

\[ThatIwillsurelyfillupHellwithjinsandhumansall together]

"سواب آگ کے مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا"

\[Sotaste"punishmentofneglectingthemeetingof thisdayofyours"]

"آج ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا ہے"

\[We"too" certainlywillneglectyou]

www.urdu novelsmania.com

"اور جو کام تم کرتے تھے ان کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو"

\[Andtastethetormentofeternityforwhatyouusedto do!]

\~ Quran | Surah AsSajda (13-14)

اس نے خود پر ترس کھا کر خود ہی،، خود کو تہک کر اپنے آنسو پونچھے۔۔

اسکا دل بہت ہلکا ہو گیا تھا۔۔ دوسروں کے سامنے رونے سے دل کا بوجھ بڑھ جاتا ہے
لیکن اللہ کے سامنے رونے سے دل کسی پھول کی پتی کی طرح ہلکا اور نرم ہو جاتا ہے۔۔

گہری سانس کھینچ کر وہ زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بیڈ کے ایک طرف رکھے میز پر رکھے
پانی کے گلاس کو پکڑ کر گھونٹ گھونٹ پانی پینے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

بسم اللہ سے شروع کر کے الحمد للہ پر ختم کرنا اس کی زندگی میں شامل ہو چکا تھا۔۔

پانی پی کر اس نے موبائل تھا ما اور کال لوگ کھولا۔ سب سے اوپر شاہ ویر کا نمبر جگمگا رہا

تھا۔۔

اس نے کال کا ارادہ ترک کر کے اس کے نمبر پر میسج بھیج دیا۔۔

السلام علیکم! میں انا ہوں،، کیا میں راحم سے ملنے آ سکتی ہوں۔۔؟ میسج بھیجنے کے بعد اس نے موبائل بیڈ پر پھینک دیا اور برآمدے میں چلی آئی جہاں ابھی ایک اڑتی چڑیا آ کر بیٹھی تھی۔۔

انانے نرم نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔ اسے یہ معصوم پرندے بہت پسند تھے۔۔ اس نے برتن میں پانی بھرا اور آہستہ سے چڑیا کے پاس رکھ دیا۔۔

پرندوں کو دانہ پانی وہ صبح ہی ڈال دیتی تھی لیکن آج پانی رکھنا یاد نہ رہا تھا۔۔ اپنے قریب کسی کو پا کر چڑیا ڈر کر اڑ گئی۔۔

انانے کے پیچھے ہٹتے ہی وہ دوبارہ آگئی اور چونچ سے پانی پینے لگی۔۔ کتنی پیاری لگتی ہیں یہ چڑیاں،، ایک دوسرے سے باتیں کرتیں ادھر ادھر ٹہلتیں۔۔

آسودگی سے مسکرا کر وہ واپس پلٹ گئی۔۔ اب دنیا خوبصورت نظر آنے لگی تھی۔۔ جب دل کا موسم اچھا ہو جائے تو ہر چیز خوبصورت لگنے لگتی ہے۔۔



ہیلو سر پلیز کم،، سیکرٹری شائستگی سے کہہ کر اسے لیے مین آفس کی طرف بڑھی جہاں میٹنگ اریج کی گئی تھی۔۔

سب لوگ مرط مرط کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔ بلیک تھری پیس میں ملبوس مغرور تاثرات چہرے پر سجائے وہ بے نیازی سے چل پڑا۔۔

سیکرٹری ہڑبڑا کر اس کے پیچھے دوڑی۔۔ سر اس طرف،، اس کے ٹوکنے پر شاہ ویر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔

Did I asked you to guide me??

اس کے کھر درے لہجے پر سیکرٹری کا حلق خشک ہو گیا۔۔

سس سوری سر۔۔ ویرا چلتی نظر اس پر ڈال کر میٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔۔ کمرے میں موجود کئی کمپنیوں کے اونرز اپنی سیکرٹریز سمیت موجود تھے۔ صرف وہ تھا جو اکیلا آیا تھا۔۔

اس کے داخل ہوتے ہی سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔ کچھ ایسا ہی روب تھا اس کی شخصیت میں۔۔ اس نے سر کو خم دیا اور اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہو گیا۔۔ میٹنگ کا آغاز ہو گیا۔۔

کے ساتھ میٹنگ کا لیے یہاں آیا تھا۔۔ A&Co تقریباً ایک گھنٹہ میٹنگ چلتی رہی۔۔ وہ کچھ ہی وقت میں اسکی بھرپور محنت اور مہارت کی وجہ سے اس کا بزنس کی دنیا میں ایک نام بن چکا تھا۔۔

اس نے کھڑے ہو کر اپنے کوٹ کو سیدھا کیا جس کا مطلب تھا کہ میننگ برخواست ہو گئی ہے۔۔

مغز و رچال چلتے وہ روم سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے آتی سٹائلش سی لڑکی جو کسی کہپنی کی اوزر تھی جان بوجھ کر اس سے ٹکرائی۔۔

اوہ آئی ایم ریلی ویری سوری ڈیسر۔۔۔ اس نے ویر کے بازو کو تھام کر سہارا لیا اور ایک ادا سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔

ویر نے نفرت سے اسے دیکھ کر بازو جھٹکا۔۔

www.urdu novels mania.com

آئی لائک اٹ۔۔۔ اس کے ناز سے کہنے پر ویر نے اسے طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھا۔۔

بٹ آئی ریلی ڈونٹ لائک یو۔۔ اس نے یو پر زور دے کر کہا اور بازو سے نادیدہ گرو جھاڑ کر بغیر اسے دیکھے تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

!!ہم۔۔۔۔۔ اپنے آپ میں ایک "مُخل" ہیں۔۔۔۔۔

!!جب چاہا سجالی،، جب چاہا "تخلیہ"۔۔۔۔۔

کب تک بچو گے مجھ سے۔۔۔ میرال رانا ہوں،، آسان کام اور آسان لوگ مجھے پسند نہیں۔۔۔

ایک ادا سے گردن کو جھٹک کر اس نے کندھوں سے نیچے گرتے سلکی بالوں پر ہاتھ پھیرا اور مغزور چال چلتی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی زن سے بہگا کر لے گئی۔ پیچھے اسکا ڈرائیور ہکا بکا اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com



موبائل نے نیا پیغام آنے پر مطلع کیا تو ڈرائیور کرتے ہوئے ویر نے نوٹیفیکیشن کو ٹیچ کیا۔۔۔

انا کا پیغام کھل گیا جس میں وہ راحم سے ملنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی۔۔

شاہ ویر نے مسکراتی نظروں سے میسج پڑھا اور "شہور" ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا۔۔

فوراً انا کا میسج چمکا جس میں وہ اسکا شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔

اس کی ضرورت نہیں،، بلکہ آپ جب بھی آنا چاہیں راحم سے ملنے آ سکتی ہیں۔ والس نوٹ سینڈ کر کے اس نے موبائل،، فرنٹ سیٹ پر رکھ دیا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔



www.urdu novels mania.com

آئمہ کے جانے کے بعد عین کسلمندی سے اٹھی۔۔ اس نے اب تک یونیفارم تبدیل نہیں کیا تھا۔۔ اس نے دیوار میں نصب الماری سے ہلکی سبز گھیر دار شلوار قمیض نکالی جس کی قمیض گھٹنوں سے اوپر تک آتی تھی۔۔

کپڑے استری کر کے وہ شاور لینے جانے لگی کہ اس نے سر پر ہاتھ مارا۔ - ارے کھانا بنانا تو بھول ہی گئی میں۔ - اگر وہ جلدی آگئے تو خوا مخواہ ڈانٹنے کا ہانہ مل جائے گا۔ -

اس نے سوچا کہ کھانا بنا کر ایک ہی دفعہ فریش ہو لے گی۔ - دوپٹہ کمرے میں پھینک کر اس نے کچن کا رخ کیا۔ -

فریج سے سبزیاں نکال کر اس نے سلیب پر رکھیں۔ - اور چاولوں کو صاف کرنے کے بعد بھگو کر رکھ دیا۔ - احتیاط سے سبزیاں اور دیگر ضروری چیزیں کاٹنے کے بعد وہ جلدی ہاتھ چلاتی کھانا تیار کرنے لگی۔ -

چاولوں کو دم دے کر کچن سے باہر چلی آئی۔ - اسکا ارادہ و توجہ پلاؤ بنانے کا تھا۔ - اب بس ان کو پسند آجائے۔ - پانچ منٹ بعد کھانا تیار کر کے وہ شاور لینے چلی گئی۔ -

شاور لینے کے بعد وہ آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ - ہلکا سبز رنگ اس پر بہت کھلاتا تھا۔ - اس طرز کا سوٹ اس نے پہلی بار زیب تن کیا تھا۔ -

گھٹنوں سے اوپر آتی تنگ قمیض میں اسکی نازک کمر نمایاں ہو رہی تھی۔۔ اس نے گھٹنوں تک آتے کالے سیاہ گھنگھریا لے بالوں کو سلجھا کر کمر پر کھلا چھوڑ دیا۔۔

ہاتھوں پاؤں پر روشن لگا کر اس نے گلاسز آنکھوں پر ٹکائے اور کتاب لے کر لاؤنج میں بیٹھ گئی۔۔ وہ سبق یاد کرنے میں بری طرح غرق تھی کہ ڈور بیل بجی۔۔

دوپٹے کو سینے پر پھیلا کر وہ اٹھی اور پوچھ کر دروازہ کھول دیا۔۔ جہان تھکا سا اندر داخل ہوا اور بغیر اسے دیکھے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ عین نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔۔

پہلے کتنا خوش رہتے تھے ہان بھا۔۔۔۔۔ اللہ میری زبان کٹ کیوں نہیں جاتی یہ بولتے،، اب میرا بھی کونسا اتنا قصور ہے مجھ معصوم کو کیا پتہ تھا کہ "بھیا" میرے "سٹیاں جی" بن جائیں گے۔۔

بغیر ان دونوں کے مابین رشتے کی نزاکت کو سمجھے وہ اول جلول سوچتی جا رہی تھی۔۔

گزبھر کے ریشمی دوپٹے کو بمشکل سنبھال کر وہ ناک کر کے جہان کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ شاور لے کر نکلا تو لیہ سے منہ پونچھ رہا تھا۔۔

وہ۔۔ کھا ناکب کھائیں گے آپ۔۔؟ اس نے جلدی سے پوچھا مبادا وہ اسے نظروں سے ہی نہ چبا جائے۔۔

نانو کہاں ہیں۔۔؟ جہان نے گہری نظر سے اسے دیکھ کر پوچھا جسکا دوپٹہ کندھے سے نیچے گرا اس کے نشیب و فراز کو نمایاں کر رہا تھا۔۔
www.urduNovelsMania.com

نانو چلی گئیں ہیں۔۔ عین کے لاپرواہی سے جواب دینے پر جہان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ کہاں چلی گئی ہیں۔۔؟

آپ نے نانو کو ہرٹ کیا ہے اس لیے وہ آپ کے ماموں کے گھر چلی گئی ہیں۔۔

جہان نے پیشانی مسلی۔۔

اب کیا فائدہ افسوس کا،، جب وہ آپ کو بار بار بلارہی تھیں تب تو آپ نے جواب نہیں دیا

اسکی گھوری پر عین کی ٹرٹ کرتی زبان کو بریک لگا۔۔

چند سیکنڈ چپ رہنے کے بعد اسکی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔۔ اتنے دیر سے گھور رہے ہیں مجھے
کیا بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔؟

عین نے آنکھیں پٹیٹا کر معصومیت سے کہا تو جہان کا ضبط جواب دے گیا۔۔

ادھر آؤ تمہیں بتاؤں کیسی لگ رہی ہو اس وقت ۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھا تو عین چھپاک سے باہر بھاگ گئی۔۔

پانچ منٹ بعد اس نے کھانا لگا دیا اور جہان کو آواز دی۔۔ وہ نقاہت سے آہستہ آہستہ چلتا ہوا آیا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

عین حیران ہو رہی تھی کہ ابھی تک "کڑوے کریلے" نے کچھ کہا کیوں نہیں۔۔

تھوڑا سا کھانا کھانے کے بعد ہی اس کا دل خراب ہونے لگا تو وہ کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

عین نے جلدی سے برتن سمیٹ کر دھوئے اور کھلے بالوں کو بل دے کر جوڑے میں باندھتی وہ اس کے کمرے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اندر جائے یا نہ کہ جہان کے کراہنے کی آواز آئی۔۔

وہ جلدی سے اندر گئی تو دیکھا کہ جہان بیڈ پر اوندھالٹا کراہ رہا تھا۔۔

وہ اس کے سر پر پہنچ گئی، اسنے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ سیدھا ہو گیا۔۔

کیا ہوا ہے ہان۔۔؟ عین کے فکرمندی سے پوچھنے پر جہان نے سرخ درد کرتی آنکھوں سے اسے دیکھا، جاؤ یہاں سے۔۔

میں نہیں جا رہی۔۔ اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جو بخار سے تپ رہا تھا، آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔ رکیں میں میڈیسن دیکھتی ہوں۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ فکرمندی سے کہتی مڑی ہی تھی کہ جہان نے زور سے اس کا بازو پکڑا جس سے اس کا توازن بگڑا اور وہ جہان کے اوپر آگری۔۔

شرم سے اسکا چہرہ گنار ہو گیا۔۔۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو جہان نے اس کی کوشش ناکام کر دی۔۔

میں نے کہا نا جاؤ یہاں سے مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔ اس کی گرم سانسیں عین کے منہ پر پڑیں تو وہ ناک پھلا کر چلائی۔۔۔

چھوڑیں مجھے،، اپنی گرم سانسوں سے مجھے جلانے کا ارادہ تو نہیں ہے آپ کا۔۔

جہان نے اس کی فضول بات پر ضبط سے اس کی طرف دیکھا مطلب کچھ بھی۔۔۔

تم سے میں نے کہا نہ جاؤ۔۔۔

میں کیوں جاؤں اور زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اچھا اب آپ بیمار ہیں اور میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس لیے میں جو مرضی کروں۔۔۔

جہان نے حیرت سے اس کی فراٹے بھرتی زبان کو دیکھا۔۔ میں اس حالت میں بھی تمہارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔ آئی سمجھ۔۔؟

اسکے مطلب کو سمجھ کر عین سرخ کانوں کے ساتھ بجلی کی سپیڈ سے کمرے سے نکل گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک باؤل میں کپڑا بگھو کر نمودار ہوئی۔۔ باؤل اور پین کلرزاں نے سائیڈ ٹیبل پر رکھیں اور بیڈ پر دراز جہان کے پاس بیٹھ گئی جو نیم غنودگی کی حالت میں تھا۔۔



انانے وائس نوٹ پلے کیا تو ویر کی بھاری آواز پر اس کا دل اچانک دھڑک اٹھا۔۔ اس نے پریشان ہو کر اپنے آپ کو ڈپٹا۔۔

مجھے مردوں کی بھاری آواز پسند ہے بس اس لیے ایسا ہوا اور تو کوئی بات نہیں۔۔ اپنے آپ کو تسلی دے کر اس نے عبایا پہنا اور کمر پر لٹکتی سیٹ کو ڈھیلا کر کے باندھ دیا۔۔

سیاہ حجاب کو اوڑھ کر اس نے چہرے کو نقاب سے ڈھکا۔۔ سیاہ نقاب میں اس کی بھوری گہری آنکھیں دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں۔۔

پاؤں میں سیاہ ہی جو گرز پہن کر اس نے پرس کا ندھے پر ڈالا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

ماما میں اپنی دوست کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر تک آ جاؤں گی۔۔

www.urdu novels mania.com

اچھا جلدی آ جانا اور دیہان سے جانا۔۔

حنا کی تاکید پر وہ سر ہلا کر گھر کی دہلیز عبور کر گئی۔۔



السلام علیکم!! آواز پر انا نے مڑ کر دیکھا تو ویر کو اپنے پیچھے دیکھ کر گڑبڑا گئی۔۔

وعلیکم السلام! اس نے انگلیاں پچھتاتے ہوئے جواب دیا تو ویر نے پزل ہوئی انا کو دیکھا۔۔

آپ اندر نہیں گئیں۔۔۔؟ میں نے بابا کو انفارم کر دیا تھا۔۔

نہیں وہ بس میں جا ہی رہی تھی۔۔

آئیں،،، ویر کی ہمراہی میں وہ اندر داخل ہوئی تو اسکی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔ گھر کو

بہت قرینے سے ترتیب دیا گیا تھا۔۔

اچانک اسکی نظر میر پر پڑی جو راحم کو گدگانے میں مصروف تھا۔۔ تیشی کئے شو نے او، میر نے اس کے گال کو زور سے چوم کر کہا تو راحم نے اس کے چہرے پر ننھے ہاتھوں سے تھپڑ مارا۔۔۔

یار اتنے چھوٹے سے ہاتھوں میں اتنی پاؤر کیسے لاتے ہو۔۔؟

راحم نے اس کی طرف دیکھ کر منہ بنایا اور اسکی گود سے اتر کر بھاگا۔۔

فرش پر ایک جگہ ذرا سا پانی گرا تھا جو میر صاف کرنا بھول چکا تھا۔۔۔

اوتیری رک جا میرے باپ۔۔۔

راحم کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے پانی میں گرا۔۔

ویر فوراً بڑھا اور راحم کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا۔۔

اسے کہتے ہیں "گئی بہینس واٹر میں" میر کے تبصرے پر انا کی ہنسی گونجی۔۔۔

تب میر کو اسکی موجودگی کا احساس ہوا۔۔ وہ جھینپ گیا۔۔

السلام علیکم! انا نے عدیل شاہ کو دیکھ کر سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام آؤ بیٹا بیٹھو۔۔ بہت اچھا لگا تمہیں یہاں دیکھ کر۔۔

انا سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

یہ میرا بیٹا ہے،، شاہ میر۔۔

ویر نے شاہ میر کو دیکھ کر مسکراہٹ دہائی جو انا کے سامنے زمانے بھر کا معصوم بنا بیٹھا

تھا۔۔۔

بابا میں آتا ہوں۔۔۔ راحم کی طرف اشارہ کر کے وہ اوپر کی طرف جاتی سیڑھوں میں غائب ہو گیا۔۔۔

انانے عدیل شاہ کو دیکھا جو اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔ یا اللہ خیر ہو یہ اتنا مسکرا کیوں رہے ہیں مجھے دیکھ کر۔۔۔

اس نے گلا کھنکارا۔۔۔ آپ اکیلے رہتے ہیں یہاں،، آئی مین کوئی لیڈی نہیں ہیں یہاں۔۔۔؟

نہیں بیٹا ہم باپ بیٹے ہی رہتے ہیں بس۔۔۔ عائشہ کی ڈیٹھ کے بعد سے ایسا ہی ہے۔

عائشہ۔۔۔؟ انانے استفسار کیا۔۔۔
www.urduNovelsMania.com

شاہ ویر کی بیوی۔۔۔ عدیل شاہ نے اداسی سے کہا۔۔۔

اوہ!! انانے ترحم سے انہیں دیکھا۔۔۔

اتنے میں شاہ ویرِ راحم کے ساتھ سیڑھیاں اترتا نظر آیا۔۔ دونوں بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھے۔۔ انا کے لئے یہ طے کرنا مشکل ہو گیا کہ کون زیادہ پیارا لگ رہا ہے۔۔

ویر نے راحم کو انا کے پاس زمین پر کھڑا کیا اور خود اس کے بالکل سامنے براجمان ہو گیا۔۔

راحم فوراً خوش ہوتا انا سے لپٹ گیا۔۔ انا نے اسے پکڑ کر گود میں بٹھایا اور نقاب کے اوپر سے ہی اس کے نرم گالوں کو چوم لیا۔۔

کیشا ہے میلا بے بی۔۔؟ انا نے اپنی طرف سے آہستہ آواز میں کہا لیکن خاموشی کی وجہ سے وہ سب کو سنائی دی۔۔

عدیل شاہ اور ویر میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔۔ میر بغوران دونوں کو دیکھ کر شرارت سے مسکرایا۔۔

میں تھیت اوں،، اءل آؤ۔۔۔ راحم نے اناکی گردن کے گرد دونوں بازور کھے اور انا کے ڈھکے چہرے کو چوم لیا۔۔۔

ہمسم مٹھی اے نہ۔۔۔؟

انانے جینپ کرویر کو دیکھا جس نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے منہ پر مٹھی کی صورت ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

میر،، آپی کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ انہیں خیال تھا کہ ان کے سامنے وہ کچھ بھی کھاپی نہیں سکے گی اور ایسے ہی وہ اسے جانے دینے والے نہیں تھے۔۔۔ اس لئے انہوں نے اسے ڈرانگ روم میں لے جانے کا کہا۔۔۔

نہیں انکل میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔ انانے سمجھ کر شائستگی سے انکار کیا۔۔۔

ایسے کیسے بیٹا۔۔۔ کیا ہم اتنے ارضاں ہیں کہ آپ ہمیں خدمت کا موقع بھی نہیں دیں گی۔۔۔

ان کی بات پر انا شرمندہ ہو گئی۔۔۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے واقعی۔۔۔۔۔

بیٹے ضد نہیں کرتے۔۔۔ انکے پیار سے کہنے پر وہ میرے ساتھ چلی گئی۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔۔ میرے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

میرے جانے کے بعد وہ بدلی سے بیٹھی اور بغیر کسی دوسری چیز کو ہاتھ لگانے کو لڈ ڈرنک کا گلاس پکڑ لیا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

نقاب اتار کر وہ آہستہ آہستہ مشروبِ حلق سے نیچے انڈیلنے لگی۔۔۔

اچانک راحم زور زور سے رونے لگا۔۔۔ انا نے دہل کر دروازے کو دیکھا۔ اس نے اٹھ کر دروازے سے باہر جھانکا تو ویر پریشانی سے راحم کو چپ کر رہا تھا جو صوفے سے گر کر بری طرح رو رہا تھا۔۔۔

بس میرا بیٹا کچھ بھی نہیں ہوا، راحم تو بہت بریو ہے۔۔۔

انا سے مزید برداشت نہ ہوا۔۔۔ لائیں مجھے دیں، اسکی آواز پر ویر نے ایک لمحے کے لئے اسے دیکھا اور پھر راحم کو لئے روم میں آیا۔۔۔

انا نے فوراً راحم کو پکڑ لیا اور اسے چپ کروانے لگی۔۔۔ بس میرا بچہ،، میری جان،، اس نے راحم کو چوم کر سینے سے لگایا۔۔۔

اس کے سینے سے لگتے ہی وہ چپ ہو گیا۔۔۔ راحم کو پکڑے وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور اسے گلاس میں سے پانی پلانے لگی۔۔۔

کا ہوا میری چھوٹی شی جان کو۔۔۔ کش نے مالا۔۔۔؟

جو ابا راحم نے اس کے سینے میں پھر سے سر چھپایا۔۔۔ انا نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔

اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس کر کے اس نے سر اٹھایا تو ویرا سے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

انا کو تب پہلی بار احساس ہوا کہ وہ بغیر نقاب کے ہے۔۔۔ اس نے فوراً چہرہ ڈھکا تو ویرا کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

لائیں مجھے پکڑا دیں ،، بہت معذرت کہ آپ کو تکلیف اٹھانی پڑی۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

انا نے نظریں جھکا کر کہا اور راحم کو اس کے حوالے کیا۔۔۔

وہ کمرے سے نکلنے ہی لگی تھی کہ راحم نے اسکا دوپٹہ پکڑ لیا۔۔

ماما۔۔۔۔؟

اسکی پکار پر انا اور ویر اپنی اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔۔

نہیں یہ سب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ غلط ہے۔۔ بغیر مرٹ کر دیکھتے وہ تیزی سے دروازہ عبور کر گئی۔۔ راحم مسلسل اسے پکار رہا تھا۔۔ اس کی آنکھ کے گوشے بھیگ گئے۔۔

اچھا انکل میں چلتی ہوں۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔۔ عدیل شاہ نے اسے سر پر پیار دیا تو وہ خدا حافظ کہہ کر تیزی سے نکل گئی۔



میں اس حالت میں بھی تمہارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔؟ اسکے مطلب کو سمجھ کر عین سرخ کانوں کے ساتھ بجلی کی سپیڈ سے کمرے سے نکل گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک باؤل میں کپڑا بگھو کر نمودار ہوئی۔۔۔ باؤل اور پین کلمز اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھیں اور بیڈ پر دراز جہان کے پاس بیٹھ گئی جو نیم غنودگی کی حالت میں تھا۔۔۔

اس نے جھک کر اسکے چہرے سے بازو ہٹایا جو بخار کی حدت سے دہک رہا تھا۔۔۔

اس کے بال لہرا کر جہان کے کاندھے پر گرے۔۔۔

جہان نے نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا جو اس پر جھکی فکر مندی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

عین نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسکی پیشانی پر رکھا تو اس نے سکون محسوس کرتے آنکھیں موند لیں۔۔۔

اس نے پٹی پانی میں بھگو کر جہان کے ماتھے پر رکھی اور پھر یہی عمل دوہرانے لگی۔۔

باہر رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔ چاند پر اسرار سا مسکرا کر بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا۔۔

عین نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکی۔۔

مسلسل ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے سے جہان کا بخار اب قدرے کم ہو گیا تھا۔۔

اس نے اسکے بکھرے بال سنوارے تو جہان نیند میں کسمسایا۔۔

www.urdu novels mania.com

عین پیچھے ہونے لگی کہ جہان نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے جھٹکے سے اپنے اوپر گرایا اور اپنے مضبوط بازوؤں میں قید کر کے کروٹ کے بل لیٹ گیا۔۔

عین کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا،، شرم و حیا سے اس کا چہرہ کان کی لوتھک سرخ پڑ گیا۔۔

میں نے کہا تھانہ جاؤ یہاں سے،، لیکن تم نہیں گئی۔۔؟ اس نے بوجھل آواز میں اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تو عین نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔

جہان نے اسکے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کو دیکھا،، آنکھوں میں خمار لیے وہ اس پر جھکا۔۔

اس کے ہونٹ عین کے ہونٹوں سے ہلکے سے مس ہوئے ہی تھے کہ عین نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔ www.urdunovelsmania.com

یہ۔۔ یہ۔۔ کیا۔۔ کر۔۔ رہے۔۔ ہیں۔۔ آپ۔۔ اس نے اسے پیچھے ہٹایا اور دھڑکتے دل سے بمشکل کپکپاتی آواز میں کہا۔۔

جہان کے حواس آہستہ آہستہ بحال ہوئے تو اسے اپنی حرکت کا ادراک ہوا۔

اس نے سختی سے ہونٹ بھینچے اور غصے سے عین کو دیکھا۔

عین نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ یہ آپ مجھے کیوں اب گھور رہے ہیں،، یہ تو وہی بات ہوئی کہ "ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری"۔۔ آپ خود وہ۔۔۔۔

کیا میں وہ۔۔۔ ہاں؟۔۔ جہان نے غصے سے اسے بازو سے گھسیٹ کر اپنے سامنے کیا۔۔

آپ ایسا کریں میرا بازو توڑ کر نہ اپنے پاس رکھ لیں۔۔ یہ لیں رکھ لیں،، ویسے بھی جتنی دفعہ آپ مجھے ایسے کھیچ چکے ہیں اگلی دفعہ بازو آپ کے ہاتھ میں ہی آجانا ہے۔۔ عین نے غصے سے نتھنے پھلا کر کہا تو جہان کا غصہ کہیں غائب ہو گیا۔۔

اس نے اسکے خوبصورت نقوش سے نظریں چرائیں اور بغیر کچھ کہے اس کی طرف سے رخ پھیر کر لیٹ گیا۔۔

ہنہ۔۔۔ عین نے ہنکارا بھرا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ لیٹ گئی۔۔

اس نے دوپٹہ گلے سے نکال کر تکیے کے ساتھ رکھا اور بلینکٹ کھینچ کر اپنے اوپر لے لیا۔۔

جہان نے فوراً گردن موڑ کر اسے دیکھا جو مزے سے اسکے بستر پر اسکا بلینکٹ کھینچ کر سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔

تم۔۔ اٹھو یہاں سے،، چلو اترو۔۔۔

لیکن عین ڈھیٹ بنی لیٹی رہی۔۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا۔۔ جہان نے دانت پیس کرا سے دیکھا اور بلینکٹ اس کے اوپر سے کھینچ لیا۔۔

عین غصے اور شرمندگی کے ملے جلے تاثرات سے اپنی قمیض ٹھیک کر کے اٹھی۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی ایک معصوم نوجوان حسین لڑکی پر سے ایسے بلینکٹ کھینچتے،، اس نے دانت کچکچا کر کہا۔۔ بس اسے کچا جانے کی کسر باقی رہ گئی تھی۔۔

تو تم سے کس نے کہا کہ یہاں سو۔۔ چلو اترو یہاں سے،، جہان کی تیوری چڑھی۔۔

کیوں جاؤں میں،، ایک تو اتنی دیر تک آپ کے لیے جاگتی رہی میں اور ویسے بھی اس کمرے پر آپ کا جتنا حق ہے اتنا ہی میرا بھی ہے کیوں کہ بیوی ہوں میں آپ کی،، آئی سمجھ۔۔۔؟

وہ اسکے بلکل سامنے ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر اور دوسرا ہاتھ نچا نچا کر بولتی ہوئی اسے حقیقی معنوں میں اپنی بیوی ہی لگی۔۔۔

اچھا تو سو پھر یہاں ہی تم،،، جہان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور تکیہ دبوچ کر صوفے کی طرف بڑھا۔۔

کھی کھی کھی۔۔۔ عین نے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر ہنسی روکی۔۔

مجھ سے تو سویا نہیں گیا صوفے پر تو یہ اتنا بڑا جن کہاں سے پورا آئے گا۔۔

اپنی زبان کے جوہر دکھا کر وہ کمبل میں دبک گئی۔۔ اس نے بیسی نکال کر ہاتھ کی انگلیاں سامنے کیں،، ایک، دو، تین اور یہ بیڈ پر تکیہ پٹخنے کی آواز آئی۔۔

جہان بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا اور کمبل کھینچ کر اپنی طرف کیا۔۔

عین نے زور سے کمبل پکڑ لیا اور اپنے نیچے کر لیا۔۔ جہان کا ضبط اب کی بار جواب دے گیا۔۔

اس نے عین کو اپنی طرف کھینچا جس سے وہ کمبل سمیت اس کے سینے سے آگئی۔۔

اس نے اسکی ٹانگوں پر اپنی ٹانگیں رکھ لیں اور اسے اپنے حصار میں لے کر آنکھیں موند گیا۔۔

عین بے حد کسمپائی لیکن جب آزاد ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آئی تو اس کے کندھے پر زور سے دانت گاڑے اور پٹ سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

سس،، جہان نے خونخوار نظروں سے اس جنگلی بلی کو دیکھا اور بدلے کے طور پر اپنا حصار اس کے گرد تنگ کر دیا۔۔

اسی طرح نوک جھونک میں جانے کب دونوں نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔۔



اپنے بے حال ہوتے دل کو سنبھالتی وہ سڑک پر آئی اور ہاتھ دکھا کر رکشہ روکا۔۔

کہاں جانا ہے بی بی۔۔؟

انا جواب دیے بغیر رکشے میں بیٹھ گئی۔۔

بھائی چلو میں بتا دوں گی کہاں اتارنا ہے۔۔

www.urdu novels mania.com

رکشے والے نے اسکی بھرائی آواز سن کر سامنے نصب شیشے سے ایک نظر اسے دیکھا اور

اپنے کاندھے پر کپڑا رکھ کر رکشہ چلا دیا۔۔

انا گود میں سر رکھ کر پھپھک کر رو دی۔۔ پتہ نہیں کون کون سے غم یاد آنے لگے تھے۔۔

وہ مجھے ماما کیسے کہہ سکتا ہے۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا لیکن اللہ تعالیٰ میرا دل کیوں اس کی طرف ہمتا ہے۔۔ کیوں مجھے راحم سے محبت ہو گئی ہے۔۔ کیوں مجھے وہ اپنا لگتا ہے۔۔ اللہ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔

گود سے سر اٹھا کر اس نے آنسو پونچھ کر باہر دیکھا۔۔ بھائی بس یہیں روک دیں۔۔

رکشے والے کو پیسے پکڑا کر وہ نیچے اتری اور بغیر ارد گرد کا ہوش کیے سیدھ میں چلنے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

ذہن کے پردے پر یادوں کے عکس منڈلا رہے تھے۔۔ وہ اس سے اظہارِ محبت کر رہا تھا۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو شفاف موتیوں کی مانند گرے اور سیاہ نقاب میں جذب ہو گئے۔۔

!!! سب کے ہوتے ہوئے ایک روز وہ تنہا ہوگا۔۔۔
!!! پھر وہ ڈھونڈے گا ہمیں اور نہیں پائے گا وہ۔۔۔

!مقام: داتا دربار۔۔ لاہور

وہ سسکتی ہوئی چلتی جا رہی تھی۔۔ پھر داتا سرکار کے دربار کے باہر وہ رک گئی۔۔

چند قدم بڑھا کر وہ رک گئی۔۔ اس نے اپنے پاؤں جو توں سے آزاد کر دیے۔۔

ننگے پاؤں وہ چوکھٹ پھلانگ گئی۔۔

اس نے مزار پر فاتح پڑھی اور وہاں سے پیچھے صحن کی طرف چلی گئی جہاں قوال بیٹھے طبلے کی تھاپ پر قوالی بول رہے تھے۔۔

عجب سماں بندھا تھا۔۔ پیر دھرنے کی جگہ نہ تھی۔۔ جو نہی طبلے پر زور کی تھاپ پڑی لوگوں اونچی آوازوں میں قوالی کے بول بولتے انکا ساتھ دینے لگے۔۔

بچال،، بچال،، بچال

بچال نبی ﷺ میرے،، بچال نبی ﷺ میرے

انا وہیں ایک کونے میں گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گئی۔۔ اسکی سسکیاں لوگوں کے شور میں دب سی گئیں۔۔

بچال نبی ﷺ میرے،،

درداں دی دوا دینا اااا

جدو وقت نزع آئے اے ،،

جدو وقت نزع آئے اے

"دامن دی ہوا دینا آ آ آ آ"

وہ بلک بلک کر رونے لگی۔۔ وہ آج اتنا چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی کہ اس کے اندر پلتے غم اور تکلیفیں ان آنسوؤں میں بہ جائیں۔۔

ادھر دنیا ہے اور دنیا کے دھندے

!! ادھر میرا خدا ہے اور میں ہوں۔۔

www.urduNovelsMania.com

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو عین کو اپنے حصار میں پایا۔۔ اس نے جھٹکے سے اسے اپنے آپ سے دور کیا۔۔

گزری رات کے تمام مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے۔۔

جھٹکنے سے عین کی آنکھ کھل گئی۔۔ وہ کسلمندی سے اٹھ بیٹھی اور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی جو سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

کک کیا ہوا۔۔؟

یہ تو تم مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے، کیا کر رہی ہو تم میرے اتنے قریب۔۔؟ وہ اس کے منہ پر داڑھا۔۔

عین نے خوف سے آنکھیں میچ لیں۔۔
www.urduNovelsMania.com

آآپ۔ نے۔ خو۔ خود۔ مجھے۔ یہاں سل۔ سلایا تھا۔۔ میں۔ تو دور۔ ہی لیٹی۔ تھی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔ جب سے میری زندگی میں آئی ہو میرا سکون برباد کر دیا ہے،،، کاش اس رات میں نے تم پر ترس نہ کھایا ہوتا۔۔۔

عین کا دل کرچی کرچی ہو گیا،، اس نے آنسو سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

ات اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔؟ اگر آپ چاہیں تو سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔ میں اتنی بری تو نہیں ہوں،،، وہ سسکنے لگی۔۔۔

سوچنا بھی مت ایسا،، میں تم سے کوئی تعلق نہیں قائم کروں گا کیوں کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو تم۔۔۔ زندگی عذاب بنا دی ہے،، چلی کیوں نہیں جاتی میری زندگی سے تم۔۔۔

اس کے دہواں دہواں چہرے پر نظر ڈال کر وہ غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔

عین کا اٹھا ہاتھ نیچے گر گیا، اس کی آنکھوں سے آنسو قطرہ قطرہ بہنے لگے۔۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے واکیے لب بند کر لیے۔۔

اس نے سر کو نفی میں ہلایا۔۔ اسکے دماغ میں جہان کا کہا جملہ بار بار گونج رہا تھا۔۔ تم چلی کیوں نہیں جاتی،، تم چلی کیوں۔۔۔۔۔

دوپٹے گلے میں ڈال کر اس نے جوتا پہنا اور بغیر کچھ سوچے گھر کی دہلیز عبور کر گئی۔۔

اب نہیں،، نہیں اب آپ کی تکلیف کی وجہ نہیں بنوں گی۔۔ اللہ کرے مر جاؤں میں۔۔ کیوں زندہ ہوں اللہ میں۔۔ بلک بلک کر روتی وہ بغیر سمت کا تعین کیے چلتی جا رہی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

راہ چلتے لوگ مڑ مڑ کر اسے دیکھنے لگے لیکن وہ سب سے بے نیاز چلتی جا رہی تھی۔۔



وہ اردگرد سے بے خبر گھٹنوں پر سر ٹکائے بیٹھی تھی کہ اچانک عجیب سا شور اٹھا اور پھر لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔۔

جس کو جہاں جگہ ملی وہ بھاگنے لگا۔۔ دھکم پیل دیکھ کر وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔۔

کیا ہوا، اتنی افراتفری کیوں مچ گئی ہے یہاں؟ اس نے ایک بچے کو روک کر پوچھا جو گھبرا یا ہوا تھا۔۔

باجی کچھ لوگوں نے دربار پر حملہ کر دیا ہے، اپنی جان پیاری ہے تو بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔ یہ کہہ کر وہ ایک طرف کو بھاگ گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

انا پریشان ہو گئی۔۔ اس نے چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ اسے کسی عورت کی کراہ سنائی دی۔۔ اس نے نظر انداز کر کے جانا چاہا لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔۔

اس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو ایک بوڑھی عورت زمین پر گرمی ہوئی تھی جو اٹھنے کی کوشش میں ہلکان نظر آ رہی تھی۔۔ اس کے چہرے پر موت کا خوف تھا۔۔

انا کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے۔۔ اس نے جلدی سے انہیں سہارا دے کر اٹھایا اور رش میں جگہ بناتی تیزی سے قدم اٹھانے لگی۔۔

اچانک فائرنگ کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں میں چیخ و پکار مچ گئی۔۔ یا اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھ،، وہ دل میں اللہ سے دعا کرتی دربار کی دہلیز عبور کرنے ہی لگی تھی کہ اپنی کمر پر بندوق کی ٹھنڈی نال نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔۔

www.urduNovelsMania.com

ویر نے ماتھے کو دو انگلیوں سے سہلایا۔۔

بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں،، میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔

بیٹا بہت آسان اور سادہ لفظوں میں کہہ رہا ہوں کہ شادی کر لو۔۔۔ راحم کو ماں کی ضرورت ہے،، جس طرح وہ اس کی طرف ہمکتا ہے اور وہ بھی تو کس قدر محبت سے پیش آتی ہے۔۔۔ وہی راحم کو سنبھال سکتی ہے۔۔۔

لیکن بابا وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے۔۔۔ اور وہ کیوں ایک شادی شدہ مرد سے شادی پر رضامند ہوگی۔۔۔ پڑھی لکھی ہے،، باشعور ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ مانے گی۔۔۔

بیٹا تم اس کی فکر نہ کرو۔۔۔ بس تم مان جاؤ باقی میرا کام ہے۔۔۔ عدیل شاہ اسے نیم رضامند دیکھ کر اندر ہی اندر خوش ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

ابھی پوری زندگی پڑی تھی اور وہ اپنے خوب رو بیٹے کو تنہا زندگی گزارتے نہیں دیکھ سکتے تھے اسی لئے انہوں نے شاہ ویر سے انا کی بابت مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

بابا میں سوچ کر بتاؤں گا۔۔۔

ویر نے پر سوچ نظروں سے راحم کو دیکھ کر کہا جو اس سے اکھڑا اور ناراض تھا۔۔۔

راحم،، میرا چمپ ادھر آؤ بابا کے پاس۔۔۔ راحم بابا کے ساتھ آئس کریم کھانے جائے گا۔۔۔ بابا ٹوائز بھی لے کر دیں گے اور کینڈیز بھی۔۔۔

آخر کب تک ناراض رہتا،، تھا تو وہ ایک بچہ ہی،، وہ بھاگتا ہوا ویر کے پاس آیا اور اس کی ٹانگوں سے لپٹ گیا۔۔۔

بابا چبجو بھی اول ایم ایم بھی،، اس کے بولنے پر ویر نے اسے اٹھا کر زور سے اسکے گال چومے اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

بابا میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔۔ میر کہاں ہے اسے بھی ساتھ لے جاتا ہوں۔۔۔؟ یاد آنے پر اس نے دریافت کیا۔۔۔

وہ کمبائن اسٹڈمی کے لئے دوست کے گھر گیا ہے۔۔۔ ان کے جواب پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اسنے اپنی اور راحم کی سیٹ بیٹ باندھی اور نارمل سپیڈ سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔

آئس کریم پارلر کے باہر پہنچ کر اس نے گاڑی ایک سائڈ پر کھڑی کر دی اور راحم کو پکڑے اندر چلا گیا۔۔

اس نے چار آئس کریمز پیک کروائیں، اسکا ارادہ گھر جا کر مل کر آئس کریم کھانے کا تھا۔۔ پے منٹ کرنے کے لئے اس نے راحم کو نیچے اتارا۔۔

یہیں کھڑے رہو اوکے۔۔ سیدھا ہو کر اس نے والٹ سے پیسے نکالے اور پے کر کے جیسے ہی پلٹا تو راحم غائب تھا۔۔ اس کا سانس اٹک گیا۔۔

اس نے ارد گرد موجود لوگوں سے پوچھنا شروع کر دیا۔۔ ایکسیکوز می یہاں میرا بیٹا تھا ایک سال کا کیا آپ نے دیکھا ہے اسے۔۔؟ ایک ایک منٹ میں اس کی پچھر دکھاتا ہوں۔۔۔ اس نے موبائل آن کیا جس کے وال پیپر پر راحم کی تصویر لگی تھی۔۔۔

نہیں! ہم نے نہیں دیکھا۔۔۔

اس کی پیشانی پر ٹھنڈے پسینے آ گئے۔۔ وہ دیوانہ وار اسے ادھر ادھر ڈھونڈنے لگا۔۔

وہ بے حد تیز دھڑکتے دل کے ساتھ آس کریم پارلر سے باہر نکلا اور پانگلوں کی طرح اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

راحم کہاں ہو تم۔۔؟ بیٹا بابا بلار ہے ہیں کہاں ہو تم۔۔۔؟ سڑک کے نیچوں بیچ وہ اسے آوازیں دیتا کوئی دیوانہ لگا۔۔۔

صاحب۔۔۔؟ آواز پر اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا جہاں ایک میلا کچھلا بچہ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آپ کسی بچے کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔؟

ہاں میرا بیٹا کھو گیا ہے، کیا تم نے اسے دیکھا ہے۔۔؟ یہ اسکی تصویر ہے۔۔ ویر نے بے صبری سے اس سے پوچھا تو وہ ذرا سا چونکا۔۔

یہ وہی بچہ ہے صاحب یہ وہی ہے۔۔ تھوڑی دیر پہلے دو آدمی اسے اٹھائے یہاں سے گزرے تھے۔۔ وہ کسی دربار میں جانے کی بات کر رہے تھے۔۔ صاحب وہاں خطرہ ہے۔۔ سننے میں آیا ہے کہ وہاں حملہ ہوا ہے۔۔ کئی لوگ مار۔۔۔۔۔

شاہ ویر اسکی پوری بات سنے بغیر ہی پوری رفتار سے ایک طرف کو بھاگنے لگا۔۔ اس کے ذہن سے یہ بات بھی منکل گئی تھی کہ وہ گاڑی ساتھ لایا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

اسکا رخ داتا دربار کی جانب تھا کیوں کہ اس جگہ واحد یہی دربار تھا جہاں وہ راحم کو لے جا سکتے تھے۔۔

اچانک ایک تیز رفتار موٹر بائیک سامنے سے آئی اور اس سے ٹکرائی۔۔۔ وہ اچھل کر دور جاگرا۔۔۔ بائیک پر سوار شخص گھبرا گیا اور جلدی سے بائیک اڑالے گیا۔۔۔



جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ عین کے ساتھ اپنے رویے پر پشیمان ہوا۔۔۔ وہ ضرورت سے زیادہ ہی غصہ کر بیٹھا تھا۔۔۔

اپنی کنپٹی کو دباتے وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔ دروازہ کھلا دیکھ کر اسے اچنبھا ہوا۔۔۔ اس نے دروازہ بند کیا اور اندر آ کر اپنے کمرے میں جھانکا۔۔۔

اسے وہاں نہ پا کر اس نے باقی کمرے بھی چیک کیے لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔ اسے تشویش نے آگھیرا۔۔۔

عین کہاں ہو تم۔۔۔؟ باہر آؤ۔۔۔؟

وہ اسے آوازیں دینے لگا۔۔

عین تمہیں سنائی نہیں دے رہا باہر آؤ کہاں چھپی ہوئی ہو۔۔؟

آئی ایم سوری مجھے تم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی پلیز باہر آؤ کہاں ہو تم۔۔۔

اس کی آواز پورے گھر میں گونج کر دم توڑ گئی۔۔

خالی گھر اس کا منہ چرا رہا تھا۔۔

کسی انہونی کے خوف سے اس کا دل تیز دھڑکنے لگا۔۔

کیا وہ چلی گئی ہے۔۔۔؟ اس سوچ نے اس کے اندر سناٹے بھر دیے۔۔

نہیں میں ڈھونڈ لوں گا تمہیں۔۔ کہاں جاؤ گی تم۔۔

وہ تیزی سے گھر سے باہر نکلا اور دروازے کو مقفل کر کے جاننے والوں سے اس کے

بارے میں دریافت کرنے لگا۔۔



پیدل چلتے چلتے وہ بہت دور نکل آئی تھی۔۔ اسے خبر نہیں تھی کہ یہ کونسی جگہ تھی۔۔ بس وہ اپنے آپ سے خفا سب سے دور چلی جانا چاہتی تھی۔۔

بیٹا میری مدد کرو، میری بیوی ادھر زخمی پڑی ہے اسے یہاں لانے میں میری مدد کرو۔۔ ایک بوڑھا شخص اس کے سامنے گر گڑا کر مدد کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔ وہ غائب دماغی سے اسے دیکھے گئی۔۔

بیٹا اللہ کے واسطے میری مدد کرو، بوڑھے نے اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں آئی۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں کیا ہوا۔۔؟

بیٹا میری بیوی وہاں زخمی حالت میں پڑی ہے۔۔ کوئی بھی میری مدد نہیں کر رہا۔۔

کہاں۔۔؟ کہاں ہے وہ۔۔؟

میرے ساتھ آؤ، اپنے آنسو پونچھ کر وہ اسے ساتھ لئے تیز تیز چلنے لگا۔۔ عین اس کی عمر اور اس کے مقابلے میں اتنی تیز رفتار پر غور نہ کر سکی۔۔

وہ اسے لئے قدرے سنان جگہ لے آیا۔۔ کہاں ہیں وہ۔۔؟ عین نے پیچھے دیکھا ہی تھا کہ اس کے سر پر کوئی زوردار چیز لگی۔۔

اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا جو خون سے سرخ ہونے لگا تھا۔۔ تکلیف برداشت نہ کرتے وہ وہیں لڑھک گئی۔۔

اس شخص نے نوچ کر اپنی نقلی داڑھی اور سفید بال اتارے اور اپنی کامیابی پر مسکرا دیا۔۔

کب سے وہ اس کا تعاقب کر رہا تھا۔۔ ایسا مال روز روز تو ہاتھ نہیں لگتا یقیناً باس بہت خوش ہوگا۔۔

مکروہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر وہ اسے کاندھے پر ڈال کر روانہ ہو گیا۔۔۔



آہ! کندھے میں اٹھتے شدید درد کو برداشت کرتے وہ ہاتھ زمین پر رکھ کر اٹھا۔۔ اس نے کپٹی سے بہتی خون کی لکیر کو ہاتھ کی پشت سے پونچھا اور اور تیز قدم اٹھاتا بائیں طرف جاتی سڑک پر مڑ گیا۔۔

اسے اس وقت صرف راحم کی پرواہ تھی۔۔ وہ اپنے آپ سے مکمل بے نیاز ہو گیا۔۔ چلتے ہوئے وہ ذرا سا لڑکھڑایا اور سامنے تیزی سے آتے لڑکے سے ٹکرا گیا۔۔

جہان نے اسے فوراً کاندھوں سے پکڑ کر سہارا دیا۔۔ آریوفائن۔۔؟ اس نے انسانیت کے ناطے پوچھا تو ویر نے محض سر ہلایا۔۔

کیا آپ نے اسے یہاں آس پاس دیکھا ہے۔۔؟
 کسی راہگیر کو دیکھ کر دونوں نے بیک وقت اس کو موبائل میں تصویر دکھاتے پوچھا جو
 عجلت میں لگتا تھا۔۔

ویر اور ہان نے ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا۔۔

نہیں بھائی میں نے نہیں دیکھا۔۔۔ اس نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور بغیر ان
 کی طرف دیکھے یہ جاوہ جا۔۔

تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔؟ ویر نے استفسار کیا۔۔

میری بیوی۔۔ وہ پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے۔۔! اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔
 اور تم۔۔؟ جہان نے پریشانی سے کہہ کر پوچھا۔۔

میرا بیٹا میرے ساتھ تھا پھر اچانک پتہ نہیں کہاں چلا گیا۔۔۔ بہت چھوٹا ہے وہ۔۔۔ پتہ نہیں کس حال میں ہوگا۔۔۔ ویر نے کرب زدہ لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے کسی نے بتایا ہے کہ کچھ لوگ اس کو آس پاس کسی دربار میں لے گئے ہیں۔۔۔ میں بس وہیں ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔۔۔ ویر نے پیشانی مسل کر کہا تو جہان چونکا۔۔۔

وہاں تو کوئی حملہ ہوا ہے۔۔۔ دہشت گردوں نے قبضہ کر لیا ہے۔۔۔ کئی لوگ مارے گئے ہیں۔۔۔ وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں۔۔۔ جہان کے فکر مندی سے کہنے پر ویر نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

تو کیا کروں؟؟ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاؤں۔۔۔؟ اسے مرنے کے لئے چھوڑ دوں۔۔۔؟
مجھے تو یہی لگ رہا ہے کہ تمہاری بیوی بھی انہی کے ہتھے چڑھ گئی ہے۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ جہان غصے سے داڑھا۔۔۔

اپنی حد میں رہو تم،، میں جا رہا ہوں اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے تم مرویہیں۔۔۔ ویر نے اکر کر کہا اور اپنی منزل کی طرف چل پڑا۔۔

رکو۔۔۔!! جہان کی پکار پر وہ اپنی جگہ رک گیا لیکن مڑا نہیں۔۔ جہان نے سلگ کر اسے دیکھا۔۔ اتنی بھی کیا اکر۔۔

ضبط سے وہ اس کے قریب پہنچا۔۔
میں بھی چلتا ہوں ساتھ لیکن ہم ایسے ہی وہاں
نہیں جاسکتے۔۔ ایسے تو ہم بھی انکے شکنجے میں آجائیں گے۔۔ ہمیں پوری تیاری کے
ساتھ جانا چاہیے۔۔

www.urdu novels mania.com

جہان کی بات ویر کے دل کو لگی۔۔

ہممم بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔۔ چلو میرے ساتھ میں ایک انسان کو جانتا ہوں جو ہمیں
اسلحہ فراہم کر سکتا ہے۔۔

ویرا سے ساتھ لئے ٹیکسی میں بیٹھا۔۔ تقریباً پانچ منٹ میں وہ مطلوبہ جگہ پہنچ گئے۔۔ چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان جو بہت بوسیدہ ہو چکا تھا۔۔ دیواروں سے سیمنٹ جگہ جگہ سے اکھڑی ہوئی تھی۔۔ اس نے بند دروازہ زور سے کھٹکھٹایا۔۔

چند سیکنڈ بعد دروازہ کھل گیا۔۔ سیاہی مائل رنگ کا حامل قدرے پستہ قد کا لڑکا نمودار ہوا۔۔ اس نے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔۔

ویلکم باس!! سب تیار ہے۔۔ ویرا اور جہان فوراً اندر داخل ہوئے۔۔ دونوں نے اپنے کسرتی جسم کو قمیض کی قید سے آزاد کیا۔۔

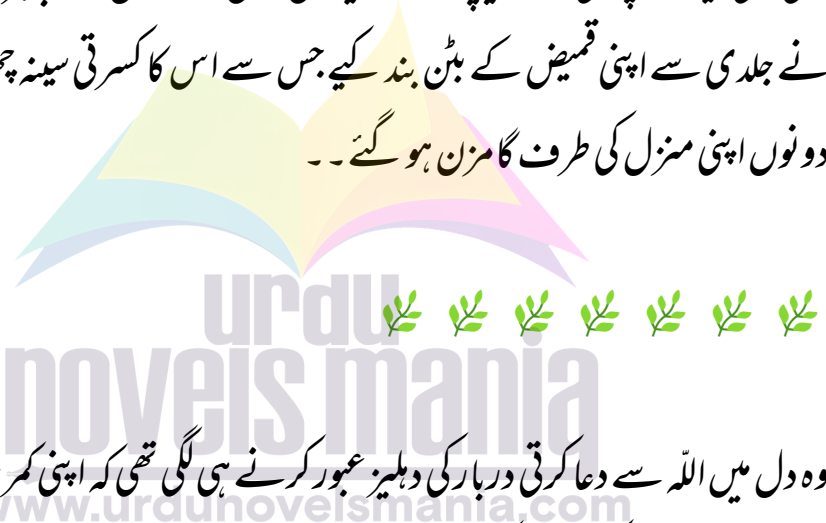
www.urdu novels mania.com

ان کے ورزشی جسم کو دیکھ کر لڑکے کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔

انہوں نے اپنی کمرے کے گرد ایک بیلٹ باندھا۔۔ جہان نے سامنے میز پر دھڑاریو الوراٹھا کر بیلٹ میں اڑسا۔۔ ویرا نے پنڈلی کے ساتھ چاقو بندھا۔۔

جدید اسلحہ سے پوری طرح لیس ہو کر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ ویر نے دو ٹائم بم جہان کی طرف بڑھائے جسے اس نے قمیض کے اندر چھپا دیا۔۔۔

اپنی کالی پینٹ کو پینڈلی سے نیچے کر کے ویر اس جس زدہ مکان سے باہر نکل آیا۔۔۔ جہان نے جلدی سے اپنی قمیض کے بٹن بند کیے جس سے اس کا کسرتی سینہ چھپ گیا۔۔۔ پھر دونوں اپنی منزل کی طرف گامزن ہو گئے۔۔۔



وہ دل میں اللہ سے دعا کرتی دربار کی دہلیز عبور کرنے ہی لگی تھی کہ اپنی کمر پر بندوق کی ٹھنڈی نال نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

اسے زیادہ شافی نہ بن،، چل ادھر۔۔۔ بندوق بردار نے اسے بندوق سے پیچھے دھکیلا اور اپنے دوسرے ساتھی کے حوالے کر دیا۔۔۔

انانے ان کا چہرہ دیکھنا چاہا تو ایک ساتھی نے اس کے منہ پر پوری قوت سے چمانٹا دے مارا۔۔

نظریں نیچے۔۔! وہ داڑھا تو انا سر تا پیر کا نپ گئی۔۔ تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔

وہ شخص اسے گسیٹ کر ایک کمرے میں لے گیا اور جھٹکے سے اسے زمین پر پھینکا جہاں اور بھی لوگوں کو قید کیا گیا تھا۔۔

سس۔۔۔ سر زمین سے ٹکرانے پر اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔ لیکن وہ خود پر ضبط کر کے اٹھ بیٹھی۔۔

نہیں وہ ان لوگوں سے نہیں ڈرے گی۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔ اس نے دل ہی دل میں اللہ کو پکارنا شروع کر دیا۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔۔ ایسا

کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی بندہ اتنی شدت سے اپنے رب کو پکارے اور وہ اسکی پکار نہ سنے۔۔

اس نے دیوار سے ٹیک لگا کر اطراف کا جائزہ لیا۔۔ بندو قوں سے مسلح چار نقاب پوش انکی نگرانی پر معمور تھے۔۔

کمرے میں موت کا سا سناٹا تھا۔۔ اچانک اس سناٹے میں ارتعاش پیدا ہوا۔۔ کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی جو لمحہ بالمحہ قریب ہوتی جا رہی تھی۔۔

چرچراہٹ کی آواز سے دروازہ کھلا اور ایک بھاری قد و قامت کا شخص نمودار ہوا۔۔ اس نے ایک کمسن وجود کو زمین پر خوف سے کانپتے لوگوں کی طرف دھکیلا اور آنکھ سے اپنے ماتحتوں کو اشارہ کر کے اسی خاموشی سے واپس چلا گیا۔۔

اچانک اس وجود کے رونے کی آواز ابھری۔۔

اے چپ،، منہ بند ورنہ گولیوں سے بھون دوں گا۔۔ بندوق بردار کی دھاڑ پر اس نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر سسکیوں کا گلا گھونٹا۔۔

انا چونک کر سیدھی ہوئی۔۔۔ کمرے میں نیم اندھیرے کی وجہ سے وہ اس وجود کو ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اس نے غور سے دیکھا تو اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔ نہیں اللہ تعالیٰ پلیزیہ میری آنکھ کا دھوکا ہو۔۔ اس نے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھا۔۔ وہ عین ہی تھی۔۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پاتی وہ تھوڑا سا کسک کر آگے ہوئی اور عین کو اپنی طرف کھینچا۔۔

اے دورہٹ،، زادہ شانی بنتی اے۔۔ ایک نقاب پوش نے اسے بالوں سے پکڑ کر پیچھے پھینکا۔۔ اس کا نقاب اتر گیا جسے اس نے فوراً درست کیا۔۔

اس نے بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور عین کو اپنے قریب کر کے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔

آپی! عین اس کے سینے سے لگی بلکنے لگی۔۔ شش چپ۔۔ رو نہیں ورنہ یہ گھٹیا لوگ تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔۔

اے آنکھ دکھاتی ہے میرا ایٹر گھومنا نہ تو تجھے ابھی گولیوں سے بھون دوں گا سالی! * *۔۔

تو بھون دے نہ ڈرتی نہیں ہوں میں تجھ جیسے کتوں سے۔۔ وہ پوری قوت سے چلائی تو وہ ضبط کھوتا اس کی طرف بڑھا۔۔

اس نے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ اس کے ساتھی نے روک دیا۔۔ باس کا آرڈر ہے سب مال صحیح سلامت ہونا چاہیے۔۔
www.urdu novels mania.com

وہ خود پر ضبط کرتا اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا۔۔ سب لوگ گردنیں موڑ کر انا کو دیکھنے لگے۔۔
شاید اتنا بہادران میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔۔



وقت سست روی سے گزر رہا تھا۔۔۔ سب لب سے ان کے رحم و کرم پر پڑے تھے۔۔۔
فون کی گھنٹی بجی تو اسی نقاب پوش نے جو ان کا سربراہ لگتا تھا فون کان سے لگایا۔

یس سر۔۔۔ آل رائٹ۔۔۔ یس ایوری تھنگ از فائن۔۔۔ اوکے اوکے۔۔۔ اس نے فون کان سے ہٹایا۔۔۔

ان سب کو باہر لے آؤ۔۔۔ اس کے حکم پر لوگوں میں ہلچل مچ گئی۔۔۔ نجانے وہ لوگ اب ان کے ساتھ کیا کرنے والے تھے۔۔۔

چلو سب ایک ایک کر کے باہر نکلو۔۔۔ جلدی چلو۔۔۔ ان میں سے ایک نقاب پوش کی کرخت آواز گونجی۔۔۔

باہر مزار کے صحن میں انہیں بیٹھا دیا گیا۔۔ تقریباً وہ دس نوجوان تھے جو کالے کپڑے سے اپنے چہروں کو ڈھکے ان پر بندوقیں تانے کھڑے تھے۔۔

باس یہ کسی * * کا بچہ ناک میں دم کئے ہوئے ہے۔۔ کہو تو سالے کو اڑادوں۔۔؟ ان کے ایک ساتھی نے ایک چھوٹے سے بچے کو زمین پر پٹختے ہوئے کہا۔۔ جو تکلیف سے رونے لگا تھا۔۔

بابا بابا۔۔۔ دو بابا۔۔۔ وہ معصوم اپنی زبان میں ان ظالموں سے فریاد کر رہا تھا جن کے دل پتھر کے تھے۔۔

انانے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔ اسے سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی۔۔ اللہ کیوں میرے ساتھ کیوں ایسا۔۔؟؟ وہ جو کب سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی لمحے میں کمزور ہو گئی۔۔

چھچھ چھوڑ دو اسے ،، پلیز۔۔۔

وہ ایک دم کھڑی ہو کر بولی تو ان کے سر براہ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔

پہلا سا تھی جو بچے کو لے کر آیا تھا اس نے اس ننھی سی جان کو پیر سے ٹھوکر ماری۔۔ انا
گرتی پڑتی اس تک پہنچی اور راحم کو پکڑ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

اللہ کا قہر نازل ہو تم سب پر۔۔ حیوان ہو تم لوگ۔۔ تمہیں اس معصوم پر ترس نہیں آتا۔۔
وہ بلیکتی ہوئی انہیں بد دعا دے رہی تھی۔۔

سیف۔۔۔؟ ان کے سر براہ نے اپنے ماتحت کو اشارہ کیا۔۔ وہ آگے بڑھا اور انا کو پیٹنے
لگا۔۔

www.urdu novels mania.com

تیرے کو زادہ ہمدردی ہو رہی ہے ری حرام * * * بہت بول لیا تو نے۔۔ وہ کمر کے
بل جھکی راحم کو اپنی آغوش میں چھپانے پٹی رہی۔۔

ماما۔۔۔؟ راحم بھی رونے لگا۔۔

بس میرا بچہ کچھ نہیں ہوا۔۔ میری موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ان جاہلوں کے نہیں۔۔ اس نے نفرت سے انہیں دیکھ کر کہا۔۔

وہ اسے مزید مارنے کے لئے آگے بڑھا تو انکے سربراہ نے گردن پر ہاتھ پھیرتے اسے منع کر دیا۔۔ ٹیڑھی کھیر ہے باؤ، سمجھ رہے ہونہ۔۔

ان کی بجواس پر دیہان دیے بغیر وہ راحم کو تھامے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

عین جو اس کی حالت دیکھ کر بلک رہی تھی وہ اس سے لپٹ گئی۔۔ انا آپنی کتنا مارا انہوں نے آپ کو۔۔ اللہ غارت کرے انہیں۔۔ میں آپ کی طرح بہادر نہیں ہوں۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔ روتے روتے اسکی ہچکی بندہ گئی۔۔

انانے بغیر کچھ کہے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔ وہ ان دونوں کو اپنے آپ میں یوں چھپائے بیٹھی تھی کہ کوئی اب ان کو ہاتھ لگا کر تو دکھائے۔۔ اس کی یہ بے خوفی اللہ کی ذات پر پختہ یقین کی وجہ سے تھی۔۔



کل دس لوگ ہیں۔۔ ہر ایک کے پاس بندوق ہے۔۔
جہان نے دور بین کی مدد سے دربار کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

وہ دونوں اس وقت دربار کے آس پاس قدرے اونچے مقام پر موجود تھے۔۔ یہاں ہونے کا مقصد اندر کی صورت حال کا جائزہ لینا تھا۔۔

www.urduNovelsMania.com

ویر نے اس سے دور بین لے کر آنکھوں سے لگائی۔۔
ہسم۔۔ انکا ساتھی ایک کمرے کے باہر کھڑا پہرہ دے رہا ہے۔۔ ضرور وہاں کچھ ہے۔۔

جہان نے آنکھیں سکیریں۔۔

ہمیں دیوار پہلانگ کر اندر جانا ہوگا۔۔ پچھلی طرف سے۔۔ باقی ہر طرف پہا ہے۔۔

لیکن ایسے تو ہم نظروں میں بھی آسکتے ہیں۔۔ ویر نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔۔

ہم میں سے کسی ایک کو انکی نظروں میں آنا ہوگا۔۔ ایسے ان کا دیہان بے گا۔۔ اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر دوسرا پوری ہوشیاری سے اندر محفوظ جگہ چھپ جائے گا ایسی جگہ جہاں سے دونوں ایک دوسرے سے اشارتاً بات کر سکیں۔۔

ہم امپر یسو مجھے تو لگ رہا ہے کہ تمہارا تعلق بھی کسی گینگ سے ہے۔۔ جہان نے تیکھی مسکراہٹ سے کہا۔۔

www.urdu novels mania.com

ویر کے ماتھے پر بل پڑے۔۔ اس نے اسکی بات کا جواب دینا ہی ضروری نہ سمجھا۔۔

جہان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ ہاں اب کلیجے میں کچھ ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔۔

ہوا کا زور تیز ہوا تو ویر نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔۔ سیاہ بادلوں نے آسمان کو پوری طرح ڈھک دیا تھا۔۔ ہلکے اندھیرے نے ہر شے کو اپنی پلٹیٹ میں لے لیا تھا۔۔

بادل زوردار آواز سے گرجے اور بارش کی ایک بوند جہان کے ماتھے پر گری۔۔

آریوریڈی۔۔۔؟ ویر نے جہان کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔۔

یس آئی ایم۔۔۔۔ اس نے ویر کے ہاتھ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا۔۔ دونوں نے عزم سے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور ڈھلان سے نیچے اترنے لگے۔۔

www.urdu novels mania.com



دور خلاؤں میں گھورتی انا ایک دم چونکی۔۔ اس نے ویر کو دیوار پھلانگتے ہوئے دیکھ لیا

تھا۔۔

فرط جذبات سے اس نے اپنے کانپتے ہونٹ بہینچے۔۔ بہت مشکل سے اس نے چہرے پر ابھرنے والے تاثر کو نارمل کیا۔۔

ویر نے زمین پر قدم رکھتے ہی اپنی قمیض میں موجود ہتھیاروں کو اندازے سے چیک کیا۔۔

جہان دیوار سے ذرا سا جھانک رہا تھا۔۔ اس نے ویر کو انگوٹھا دکھایا۔۔

ویر نے سر کو خم دیا اور جان بوجھ کر کھمبے سے ٹکرا گیا۔۔ خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوا تو نقاب پوش فوراً الٹ ہو گئے۔۔

www.urdu novels mania.com

رابرٹ۔۔۔! رائٹ ناؤ۔۔۔

!! ایس سر۔۔۔۔

باس کے حکم پر ایک نقاب پوش جسکا نام رابرٹ تھا بندوق کی نال سیدھی کیے پچھلی جانب چلا گیا جہاں سے آواز ابھری تھی۔۔

ویر کو دیکھ کر اس نے بندوق اس پر تان لی۔۔
ویر نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے فوراً ہاتھ فضا میں بلند کر دیے۔۔

جہان نے اس کی ایکٹنگ کو سراہتے ابرو اٹھایا۔۔

رابرٹ احتیاط سے آگے بڑھا اور ویر کو کندھے سے پکڑ کر آگے دھکیلا۔۔ ایسے سلوک پر ویر نے دانت پیسے۔۔

www.urdu novels mania.com

سردس مین واز فاؤنڈیئر۔۔ (سروہاں یہ شخص تھا)

رابرٹ نے اسے زمین پر دھکیل کر کہا۔۔

ویر نے زمین پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو زخمی ہونے سے بچایا۔۔
تم کون ہو بتاؤ۔۔؟ اتجنسی کے آدمی ہونا۔۔؟

مائیک نامی انکا سربراہ ویر کی طرف جھکا اس سے استفسار کرنے لگا۔۔

نہیں میں اتجنسی کا آدمی نہیں ہوں۔۔
ویر نے پرسکون لہجے میں کہا۔۔

ایک زوردار گھونسا اس کے منہ پر لگا۔۔
گھونسا اتنا زوردار تھا کہ تکلیف سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔۔
www.urdu novels mania.com

لوگوں کے خوف و ہراس میں اضافہ ہو گیا۔۔ انانے راحم کا چہرہ اپنی طرف موڑ لیا تاکہ وہ
ویر کو دیکھ نہ سکے۔۔ اس کا دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ نجانے اب کیا ہونے والا
تھا۔۔

ان سب کا دیہان بٹا دیکھ کر جہان دیوار سے اندر کود گیا اور وہاں نصب کھمبوں کی اوٹ میں ہو کر دلبے قدموں آگے بڑھنے لگا۔۔ اس کا ہاتھ بیلٹ میں اڑسی ہوئی پستل پر تھا۔۔

بجو اس کرتا ہے سالا۔۔۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری خبر گیری کے لیے اپنا بندہ بھیجیں گے اور ہم سمجھ نہیں پائیں گے۔۔ الو نظر آتے ہیں کیا ہم تم کو۔۔؟ مائیک نے اس کے منہ پر بوٹ کی زوردار ٹھوک مارتے ہوئے کہا۔۔

ویر کمر کے بل جھک گیا۔۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔

جھکے جھکے اس کی نظر سیاہ جوتوں پر پڑی۔۔ اس کا دل خوشی سے دھڑک اٹھا۔۔ مطلب وہ صحیح سلامت پہنچ چکا تھا۔۔
www.urdu novels mania.com

اس نے زمین پر دھری انگلیوں کی وکٹری بنائی۔۔ جہان نے اس کا اشارہ سمجھ کر کھمبے کی اوٹ میں ہو کر یکے بعد دیگرے تین فائر کیے۔۔

ہال میں ہڑبونگ مچ گئی۔۔ لوگ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔ ویر نے پھرتی سے گن نکالی اور مائیک کے منہ پر زوردارلات مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

نقاب پوشوں نے جواباً حملہ کر دیا۔۔ دربار گولیوں کی آواز سے گونجنے لگا۔۔

جہان نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے مائیک کی گردن میں بازو کا شکنجہ تنگ کیا اور پستل اس کے سر پر تان کر داڑھا۔۔

خبردار اگر کسی نے ہم پر گولی چلائی تو میں اسکا بھیجاڑا دوں گا۔۔

مائیک کے پسینے چھوٹ گئے۔۔ اس نے فوراً اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا۔۔ پینک دو سب بندوقیں نیچے پھینک دو۔۔

اسکے آدمیوں نے حکم کی تکمیل کرتے ہتھیار ڈال دیے۔۔

ویر فوراً مجمع کی طرف بڑھا۔۔ اٹھو نکلو یہاں سے سب۔۔ بھاگو۔۔!! جلدی کرو۔۔ وہ نظریں تیزی سے دوڑاتے راحم کو ڈھونڈنے لگا۔۔

لوگ گرتے پڑتے باہر کی طرف جانے والے راستے کو دوڑنے لگے۔

انا عین کا ہاتھ تھا تھامے تیزی سے ویر کی طرف بڑھی۔۔ راحم کو صحیح سلامت دیکھ کر ویر نے شکر کا سانس لیا۔

جہان جو مستعد سامانیک پر گن تانے کھڑا تھا اچانک لڑکھڑا گیا۔۔ وہ ابھی سنبھل بھی نہ پایا تھا کہ اس کے سر پر بھرپور ضرب پڑی جس سے وہ حواس کھو تازمین بوس ہو گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

چند سیکنڈ میں صورتحال کا پانساپٹ گیا۔۔۔ صرف ذرا سی غلطی ان پر بھاری پڑی۔۔ ان کے مطابق وہ دس لوگ تھے لیکن اصل میں وہ گیارہ تھے۔۔

باہر صورتحال کو بگڑتا دیکھ کر وہ شخص اندر کہیں چھپ گیا تھا۔۔۔ اچانک اس نے تاک کر وار کیا جو ٹھیک نشانے پر لگا۔

نقاب پوشوں میں حرکت ہوئی اور انہوں نے تیزی سے بندوقیں تمام کر باہر نکلنے لوگوں پر فار کر دیے۔۔۔

چند لوگ اپنی جان بچا کر بھاگ گئے جب کہ ان میں سے کچھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔

ربرٹ نے ویر کو گردن سے پکڑ کر جھٹکا اور اسے پے در پے گھونسنے مارنے لگا۔۔۔ اچانک پڑنے والی افتاد پر ویر بوکھلا گیا۔

www.urdu novels mania.com

رابرٹ نے اسکے بازو کو موڑا اور صحن کے پچھلے جانب بنے تہ خانے میں لے جانے لگا۔۔۔ ایک ساتھی نے بے ہوش ہوئے جہان کو کا ندھے پر لاد کر اسکی تقلید کی۔



دوسرے دہشتگردوں نے باقی ماندہ لوگوں پر قابو پایا۔۔۔ انا کا دل دھاڑیں مار کر رونے کو چاہا۔۔۔ اس نے عین کو اپنے پیچھے چھپایا۔۔۔

اللہ اب کیا ہوگا۔۔۔ کیا کروں میں؟ یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔ پلیز ہم سب کی حفاظت کریں۔۔۔

پریشانی سے سوچتے ہوئے سرعت سے ایک خیال اس کے ذہن کی سلیٹ پر نقش ہوا۔

عین اس کا دیہان رکھنا۔۔۔ میں ابھی آئی۔۔۔ راحم کو اس کے حوالے کر کے وہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔ اس نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

رابرٹ نے مائیک کی طرف دیکھا۔۔۔

چلو۔۔۔ کوئی ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے کرنخت لہجے پر انانے سوکھا
حلق ترکیا۔

اس کی تقلید میں وہ قدرے کونے میں بنے باتھ روم تک آئی۔۔

کتنی دیر لگے گی۔۔۔؟

بس پانچ منٹ۔۔۔ انانے جلدی سے جواب دیا۔

اوکے۔۔۔ اس کو جواب دے کر وہ قدرے دور جا کر کھڑا ہو گیا۔۔ اس کے خیال میں ایک
بالشت بھر چھو کر می کیا کر سکتی تھی۔
www.urduNovelsMania.com

انانے اسے مرٹے دیکھ کر تیزی سے رخ بدلا۔
وہ نظر بچاتی تیزی سے تہہ خانے کی سپرٹھیاں اترنے لگی۔

"ایک منٹ۔۔۔۔"

وہ ابھی آدھی سیرٹھیاں ہی اتر سکی تھی کہ اس کی نظر ایک کمرے پر پڑی جسکے کھلے دروازے سے اسلحہ نظر آ رہا تھا۔۔ اس نے چند سیکنڈ کی دیر کیے بغیر جو ہاتھ میں آیا اٹھایا اور تیزی سے تہہ خانے کی سیرٹھیاں اتر گئی

"دو منٹ۔۔۔۔۔"

نیچے آ کر اس نے واحد کمرے میں جھانکا جہاں ویر اور جہان ادھ موئے پڑے تھے۔۔۔ ان کے جسم شرٹ کی قید سے آزاد تھے۔۔ جس پر جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے۔۔ انہیں بری طرح پیٹا گیا تھا۔۔

وہ آنسو روکتی جلدی سے کمرے میں داخل ہوئی۔۔ ان کے پاس زمین پر بیٹھ کر وہ انہیں پکارنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔؟ شاہ ویر۔۔۔؟ اٹھیں۔۔۔۔۔

"اڑھائی منٹ۔۔۔۔۔"

جلدی کریں میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔ دونوں کے وجود میں جنبش ہوئی۔۔
آنکھیں کھولتے وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھے گئے۔۔

یقیناً قدرت انکا ساتھ دے رہی تھی ورنہ اب انہیں اپنے بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی۔

انانے ساتھ لائے اسلحہ میں سے چاقو پکڑا اور تیزی سے ان کے ہاتھ پر بندھی رسی کاٹی۔۔

"تین منٹ۔۔۔۔"

میں اتنا ہی کر سکتی تھی۔۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگی اور تہ خانے کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

چار منٹ۔۔۔



رابرٹ نے وقت دیکھا۔۔ پانچ منٹ ہونے والے تھے۔۔ اس نے اپنا رخ ہاتھ روم کی طرف کیا۔۔ اس نے احتیاطاً دائیں بائیں جھانکا۔۔

وہ دروازے پر دستک دینے ہی لگا تھا کہ ہاتھ روم کا دروازہ کھلا اور انا باہر نکلی۔۔

اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔۔ اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ وہاں سے صحیح سلامت واپس آ گئی تھی۔۔

آپی آپ کہاں گئی تھیں۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ ہاں کو لے گئے وہ لوگ۔۔ سب میری وجہ سے ہوا ہے، نہ میں آتی اور نہ وہ۔۔۔

شش۔۔۔ اٹھیک ہیں وہ،، میں ابھی ان کو دیکھ کر آئی ہوں۔۔۔ انا نے سرگوشی میں کہا۔

عین کی آنکھوں کی بجھی جوت پھر سے جلنے لگی۔۔۔ سچ کہہ رہی ہیں آپ؟ آپ ان تک پہنچیں کیسے۔۔۔؟ اس نے بھی سرگوشی میں پوچھا۔۔۔

بعد میں بتاؤں گی۔۔۔ انا نے کہتے ہوئے راحم کو تمام لیا جو روتے روتے سوچکا تھا۔



رابرٹ۔۔۔؟ مائیک نے خاموش بیٹھے رابرٹ کو پکارا جو عجیب سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس کے جواب نہ دینے پر اس نے اسکا شانہ تہمتپتیا تو وہ ایک طرف کولڑھک گیا۔۔۔ مائیک چونک گیا۔۔۔

اس نے باقی ساتھیوں پر نظریں دوڑائیں تو وہ سب بھی کہمبوں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔۔۔ ان کی آنکھوں کی پتلیاں ایک ہی نکتے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر انہیں ہلایا تو سب ایک طرف کولڑھکتے گئے۔۔۔

کسی انہونی کا احساس ہوتے اس نے بیٹ پر بندوق نکالنے کے لیے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایک گولی اسکی دائیں کنپٹی کو چھوتی بائیں سے نکل گئی۔۔ خون فوارے کی صورت اس کے سر سے نکلا اور وہ کٹی ڈال کی مانند زمین بوس ہو گیا۔۔

اف اف تفت ہے ہم پر۔۔ باس بھی ٹپک گیا۔۔ اپن لوگ نکلتے ہیں نہیں تو یہ سالے گل کے لونڈے اپن کی بھی اوپر کی فلاٹ کروادیں گے۔۔

وہ اول جلوں حلیے میں باہر سے جھانکتے ہوئے اپنے ساتھی سے بولا۔۔ وہ "اوپر" سے ایک اہم پیغام لے کر آیا تھا لیکن یہاں تو کایا ہی پلٹ گئی تھی۔۔ رک تو ادھر ان سالوں کو ایسے ہی تو نہیں چھوڑیں گے۔۔ میں ابھی آیا۔۔

ویر اور جہان جلدی سے ان کے پاس پہنچے۔۔ تم ٹھیک ہو عین۔۔؟ عین کی آنکھیں چھلکنے کو بیتاب ہوئیں۔۔

ساتھ ہی اس کی نظر انا پر پڑی۔۔ انا کو دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا۔۔

جہان تم نکلو جلدی یہاں سے۔۔ ابھی بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔۔ ویر نے راحم کو تھام کر کہا۔۔

جہان نے سر ہلا کر انا کی طرف دیکھا۔۔ تم۔۔؟

ہاں میں جانتا ہوں ان کو۔۔ میں ڈراپ کر دوں گا۔۔

ویر کے کہنے پر جہان نے خاموشی سے انا کی اوڑھ دیکھا جو نظریں چراگئی۔۔

چلو۔۔۔! عین کا بازو تھام کر وہ جلدی سے باہر نکلا۔۔

چلیں آپ بھی۔۔۔ جلدی کریں۔۔

ویر تفکر سے انا کو دیکھ کر بولا۔۔

اچانک بیپ بیپ کی آواز پر وہ چونکے۔۔
ایک خیال سرعت سے دونوں کے ذہن میں ابھرا۔۔

اوہ نو۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔ وہ راحم کو لئے باہر لپکا۔۔

انا کہاں ہے۔۔؟

جہان کے پوچھنے پر اس نے سرعت سے پیچھے دیکھا۔۔۔ اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔

اسے پکڑو۔۔۔ راحم کو عین کے حوالے کر کے وہ اندھا دھند دوڑ کر اندر گیا۔۔

انا کہاں ہو تم۔۔۔؟
www.urdu novels mania.com

وہ پوری قوت سے داڑھا۔۔

مم مم۔۔۔ "ایک کمرے سے آواز ابھر کر معدوم ہو گئی۔۔"

وہ دیوانہ وار دوڑ کر کمرے کے باہر پہنچا جسکا دروازہ بند تھا۔۔ وہ اپنے پیر سے دروازے پر ٹھوکریں مارنے لگا۔۔

انا نے اپنے اوپر جھکے شخص کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔
شاہ ویر۔۔۔؟ وہ پوری قوت سے چیخی۔۔

اس شخص نے انا کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا اور اسکا عجایا اس کے بدن سے جدا کر دیا۔۔ وہ تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

ویر نے ایک بھر پور ٹھوک دروازے پر ماری جس سے دروازہ ٹوٹ گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ اندر آیا اور اس شخص کو انا کے اوپر سے ہٹا کر پیٹنے لگا۔۔ اسے ایک کونے میں دھکا دے کر وہ انا کی طرف مڑا۔۔

کم آن،،، سیڈنڈاپ۔۔ اس نے اپنا ہاتھ انا کی طرف بڑھایا۔۔

انانے آنسو بھری آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔۔ اس میں اٹھ کر چلنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔

جانیں۔۔۔ جانیں یہاں سے۔۔۔ وہ چیخی۔۔

ویر نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر اسے بازوؤں میں اٹھایا اور پوری رفتار سے اسے تھامے باہر کی اوڑھ بھاگا۔۔

اس کا قدم چوکھٹ سے باہر پڑا ہی تھا کہ ایک زوردار دھماکے کی آواز گونجی۔۔ ویرانا سمیت کسی فٹ دور جاگرا۔۔

عین اور جہان دوڑ کر ان کی طرف آئے۔۔ انا تکلیف ضبط کرتی زمین پر سیدھی لیٹ گئی۔۔

جہان نے ویر کو سہارا دے کر بٹھایا جس کا جسم بے حد زخمی ہو چکا تھا۔۔۔ زخمی وہ خود بھی تھا۔۔۔ شرٹ کی قید سے آزاد دونوں کے جسموں پر تشدد کے نشان تھے۔۔۔

آپی اٹھیں۔۔۔۔۔ ایسے کیوں لیٹی ہیں۔۔۔۔۔
عین اسے دیکھ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔؟؟؟ راحم کی معصوم پکار پر وہ ڈھیروں آنسو ضبط کرتی اٹھ بیٹھی۔۔۔

سس۔۔۔۔۔ درد کی لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔۔

انانے راحم کو تھام کر سینے میں بھینچ لیا۔۔۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی۔۔۔؟ وہ ارد گرد سے بے نیاز سسکنے لگی۔۔۔

جہان ایک گہری نظر ویر پر ڈال کر عین کی طرف پلٹا۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟

اور یہیں اسکا ضبط جواب دے گیا۔۔ وہ جہان کے برہنہ سینے سے لگی بلکنے لگی۔۔

مجھے مارا انہوں نے۔۔ سس سر پر بھی پیچ چوٹ لگی ہے۔۔ وہ وہ بہت برے تھے۔۔
انہوں نے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔۔ وہ وہ۔۔

وہ اس کے گرد بازو حائل کیے چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھتی کرب سے بتانے لگی۔۔

جہان نے اس کے سوجھے گال کو ضبط سے دیکھا۔۔ ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر اس نے نیچے
جھک کر عین کے گال کو چوم لیا۔۔

www.urdu novels mania.com
عین جھجھک کر دور ہوئی۔۔

انانے اچنبھے سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

دل میں سر اٹھاتے سوالوں کو نظر انداز کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔ اس نے ویر کو دیکھ کر کہنا چاہا لیکن اسے شرٹ لیس دیکھ کر نظریں جھکا گئی۔۔

ہم اوکے۔۔ تھینکس تمہاری مدد کے لیے۔۔ ویر نے جہان سے مصافحہ کیا۔۔

تھینکس ٹویو ٹو۔۔ ہلکی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر وہ عین کو لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

اناراحم کو سینے سے لگانے کھڑی تھی۔۔ لائیں مجھے پکڑادیں میں جانتا ہوں آپ بھی زخمی ہیں۔۔

انانے نظریں جھکاتے نفی میں سر ہلایا۔۔ وہ بغیر عبائے اور نقاب کے اس کے سامنے بے حد شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔۔

مم میرا عبا یا۔۔۔۔

اس کے کہنے پر ویر بات سمجھ گیا۔۔

چلیں آگے جا کر شاید بندوبست ہو جائے۔۔

انا آہستہ آہستہ چلنے لگی۔۔ ویر اس کے پیچھے اس کے چھوڑے ہوئے قدموں کے نشان پر اپنے قدم رکھنے لگا۔۔

تھوڑی دور جا کر انہوں نے ایک مکان کا دروازہ بجایا۔۔

ایک بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا۔۔ کون۔۔؟

کیا آپ ہماری تھوڑی مدد کر سکتی ہیں۔۔؟ ویر نے شائستگی سے کہا۔۔

بوڑھی عورت نے دونوں کو سر تا پیر گھورا۔۔ یہ کون ہے ساتھ۔۔؟ انہوں نے انا کی طرف اشارہ کیا۔۔

یہ بیوی ہے میری۔۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔ انا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔
پھر شرم سے سر جھکا لیا۔۔

آؤ اندر۔۔ انہیں راستہ دے کروہ ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔۔

ایک کمرے میں انہیں بٹھا کر انہوں نے مدد کے بارے میں پوچھا۔۔

ہم ایک حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔۔ ہمیں آپ سے بس اتنی مدد چاہیے کہ آپ انہیں
اوڑھنے کے لئے کوئی چادر دے دیں۔۔ ویر نے اسے ایک نظر دیکھ کر کہا۔۔

بوڑھی عورت جا کر چادر لے آئی۔۔ اور ایک شرٹ ویر کی طرف بڑھائی جو قدرے پرانی
لگتی تھی۔۔

لویہ تم بھی پہن لو۔۔ میرے مرحوم خاوند کی ہے۔۔

ویر نے شکریہ ادا کر کے شرٹ پہن لی۔۔ تب تک انا بھی چادر اوڑھ چکی تھی۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔!! اب ہم چلتے ہیں۔۔
ویر کی تقلید میں انا بھی راحم کو تھامے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ہاں خیر سے جاؤ اور اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھتے تم۔۔؟ کیسے سوکھی سڑی سی ہے۔۔
میاں کچھ خیال کرو۔۔

جی۔۔ ویر نے سر جھکا کر لبوں پر امد آنے والی مسکان کو چھپایا۔۔

انا اپنی عزت افزائی پر باہر نکل گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

شاہ ویر نے ایک رکشہ روکا اور تینوں اس میں سوار ہو گئے۔۔

کیا ضرورت تھی ان سے جھوٹ بولنے کی۔۔؟ انا نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھ کر کہا

--

ہم تیکھی بھی ہے۔۔۔ ویر نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔ کونسا جھوٹ۔۔؟

انا کا پارا چڑھا۔۔ بیوی والا جھوٹ۔۔۔ وہ سلگ کر بولی۔۔

ایسا بھی کیا غلط ہے اگر ایسا ہو جائے۔۔۔ ویر نے گھمبیر آواز میں کہا تو انا سرخ پڑ گئی۔۔

اس نے تیزی سے نظروں کا زاویہ موڑا۔۔ ویر نے مخطوظ ہو کر اسے دیکھا۔۔

بابا بابا۔۔۔؟ راحم نے ویر کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

جی بابا کی جان۔۔

بابا، انکل مالا۔۔ ماما تو۔۔۔ جوں شے۔۔۔ (بابا انکل نے ماما کو مارا زور سے)۔۔۔

انانے کرب سے آنکھیں بھینچیں۔۔

ویرنے دکھ سے اسے دیکھا۔۔ آئی ایم سوری میں جلدی نہیں پہنچ سکا۔۔ میری وجہ سے۔

--

نہیں آپ کا کیا قصور۔۔ "انانے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔"

آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے راحم کی حفاظت کی۔۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔ میں

اس کی ضرورت نہیں وہ مجھے بھی بہت پیارا ہے۔۔ اسے جواب دے کر اس نے رکشہ روکنے کا کہا۔۔

بس یہیں اتار دیں۔۔ انگلی سے نقاب درست کر کے وہ رکشہ سے اتر کر ایک تنگ گلی میں غائب ہو گئی۔۔

چلو۔۔۔ گہری سانس لے کر ویر نے رکشے والے کو چلنے کا کہا۔۔



جونہی وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے عین کو جہان کی کسی باتیں یاد آنے لگیں۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

نہایت آہستگی سے اس نے جہان کے ہاتھ میں قید اپنا ہاتھ نکال لیا۔۔۔ جہان نے خاموشی سے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا۔۔ ذرا آگے جا کر وہ لڑکھڑائی تو جہان نے اسے تھام لیا۔۔

دور رہیں مجھ سے۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر گویا ہوئی۔۔

تم روک سکتی ہو مجھے اپنے نزدیک آنے سے۔۔۔؟

اس کے دلکشی سے کہنے پر وہ سرخ پڑ گئی۔۔۔ اس نے چند سیکنڈ جہان کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اس کے سینے پر نرم ہاتھوں کے مکے برسائی زار و قطار رونے لگی۔۔

بہت برے ہیں آپ بہت برے۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی کہتی جا رہی تھی۔۔۔
جہان نے گہری سانس کھینچ کر اسکی کلانیاں پکڑیں۔۔۔

"جھوٹ بولا تھا میں نے۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر عین کی بھگی نیلی آنکھوں میں حیرانگی ابھری۔۔۔

کونسا جھوٹ۔۔۔؟ "عین نے سپاٹ آواز میں کہا۔۔۔"

یہی کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔۔۔

جہان کے کہنے پر اسے اپنے رگ و جاں میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا۔۔ لیکن بظاہر اس کا چہرہ سپاٹ رہا۔۔۔

اس نے جہان کے ہاتھ سے اپنی کلاٹیاں پھڑائیں اور بغیر اس کی طرف دیکھے اپنے اور جہان کے مشترکہ کمرے میں چلی گئی۔۔

میرے کپڑے تو نانو کے کمرے میں ہیں۔۔۔ یاد آنے پر وہ دوبارہ باہر آئی تو جہان اپنے زخموں کا جائزہ لے رہا تھا۔۔ عین کی آنکھوں میں نرم تاثر ابھرا۔۔

اس نے سوچا جلدی سے کپڑے بدل لے پھر اس کے زخموں کی مرہم پٹی کر دے گی۔۔۔ اس نے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

گہری نیلی ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر لے کر وہ باتھ روم میں گھس گئی۔۔ جلدی سے شاور لیکر کپڑے بدلتے وہ باہر نکلی۔۔ زخموں پر پانی پڑنے سے ان میں سے ٹیسس اٹھنے لگی تھیں۔۔۔

اس نے سر کی پچھلی جانب ہاتھ رکھا۔۔۔ سس تکلیف سے اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔ اس نے آہستہ سے بال کھول کر انہیں سنوارا اور ڈھیلے جوڑے میں قید کر لیا۔۔۔

اب وہ پہلے سے قدرے بہتر لگ رہی تھی۔۔۔ جب وہ باہر آئی تو جہان کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔ اس نے جھجھک کر اندر قدم رکھا تو وہ بیڈ پر اوندھا لیٹا ہوا تھا۔۔۔

عین نے فرسٹ ایڈ باکس سے آئینٹ نکالی۔۔۔ وہ ذرا سا جھکی اور روئی کی مدد سے اس کے زخموں کو صاف کرنے لگی۔۔۔

زخم صاف کر کے اس نے مرہم لگائی اور جہاں ضرورت پڑی بینڈیج کر دی۔۔۔ اس دوران جہان خاموشی سے لیٹا رہا۔۔۔ اسے اس کا فکر کرنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

سیدھے ہوں"۔۔۔ اس نے نظر جھکا کر کہا تو جہان بغیر چوں چرا کیے سیدھا لیٹ گیا۔۔۔"

اسکا برہنہ سینہ دیکھ کر وہ نظریں جھکا گئی۔۔ اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ دوبارہ نظریں اٹھاتی۔۔۔

کیا ہوا شرم آرہی ہے۔۔۔؟؟ جہان نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔

نہیں تو مجھے کیوں آنے گی شرم۔۔۔ عین نے دل کرا کر کے جواب دیا اور کانپتے ہاتھوں سے اسے کے سینے سے پر لگی خراشوں کو روٹی کی مدد سے صاف کیا جن سے خون رس رس کر جم چکا تھا۔۔۔

جہان نے بلا ارادہ اسے کمر سے تھام کر جھکایا تو عین کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا ہوا۔۔۔؟ جہان فوراً اٹھ بیٹھا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟ چوٹ لگی ہے آپ کو۔۔ لیٹ جائیں۔۔ میں کر رہی ہوں نہ

۔۔۔۔

اس نے جہان کو ٹالنا چاہا۔۔

مس اعینہ میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ اس کے سختی سے پوچھنے پر وہ نظر جھکا گئی۔۔ ماراتھا انہوں نے،، بتایا تو تھا۔۔

جہان نے غصے سے مٹھی بھینچی۔۔ کاش وہ اس کے سامنے ہوتے تو وہ ماراتھا کرانکا بھر کس نکال دیتا۔۔

دکھاؤ مجھے۔۔ اس نے اسکی قمیض ہٹا کر دیکھنا چاہا تو عین نے اس کا ہاتھ روک دیا۔۔

www.urduNovelsMania.com عین مجھے سختی پر مجبور نہ کرو۔۔

میں نہیں دکھانا آپ کو۔۔۔ وہ ضدی لہجے میں بولی۔

تم۔۔۔ پاگل ہو۔۔۔ میں بس زخم دیکھوں گا۔۔۔ اور کچھ نہیں کروں گا۔۔۔

اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ کا کیا پتہ۔۔۔

عین نے زبان کے جوہر دکھائے جو اس کے دل پر ٹھا کر کے لگے،، اس نے اپنی
"پڈی" بیوی کو دیکھ کر دانت پیسے۔۔

"تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آئے گی۔۔"

یہ ابھی پیار کی زبان تھی۔۔؟ عین نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔

جہان نے اسکی اوور ایکٹنگ کو نظر انداز کر کے اسے گھسیٹ کر بیڈ پر لٹایا اور کمر سے قمیض
کھسکا دی۔۔

عین نے شرم سے منہ پر ہاتھ رکھ لئے۔۔

عین سنبھل کر قدرے ایک طرف ہو کر لیٹ گئی۔۔۔ کبھی چہرے تک اوڑھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ آج کے دن کے بارے میں سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی۔۔۔



ویر کہاں تھے تم۔۔۔؟ میں کب سے فون کر رہا ہوں۔۔۔۔۔
 عدیل شاہ جو لاؤنج میں پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے ویر کو دیکھ کر اس کی طرف لپکے۔۔۔ ان کے ذہن میں عجیب و سوسے آرہے تھے۔۔۔ ویر کو دیکھ کر انہوں نے شکر کا سانس لیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں وہ میرا فون کھو گیا ہے۔۔۔ اس نے پینٹ کی جیب کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تم نے کیا حلیہ بنایا ہوا ہے۔۔۔ ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گے بھی۔۔۔؟ ان کے پریشانی سے استفسار کرنے پر ویر نے سخت درد کرتے سر کو انگلی سے مسلا۔۔۔

بابا میں ابھی صرف آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ویر نے اکتاہٹ سے کہا۔۔۔

او کے بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔ وہ اسکا شانہ تہمتہا کر چلے گئے۔۔۔

ویر نے راحم کا ہاتھ منہ دھلا کر اسکے کپڑے بدلے اور اسے بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔ راحم اب اچھے بچوں کی طرح سونے گا۔۔۔ او کے،، بابا ابھی آتے ہیں۔۔۔ اس کے دونوں گالوں کو باری باری چوم کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



اگلی صبح وہ دیر سے بیدار ہوا۔۔۔ عدیل شاہ نے بھی شاہ میر کو اس کے آرام کے خیال سے اسے جگانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

کروٹ بدل کر اس نے ذرا کی ذرا آنکھیں کھولیں۔۔۔ راحم بستر پر موجود نہیں تھا۔۔۔ باہر سے اسکی کھلکھلاہٹوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

رات جیسے تیسے بینڈیج کر کے اس نے پین کلرز لے لیں تھیں۔۔۔ اب درد قدرے کم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ کسلمندی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ اس نے زوردارانگڑائی لی جس سے اسکا کسرتی سینا اور نمایاں ہو گیا۔۔۔

ٹراؤزر میں ملبوس وہ آئینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اسے اپنے کاندھوں پر انا کالمس ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کل کتنی قریب تھی وہ اس کے۔۔۔ اس کے جاذب نظر نقوش کو اس نے بہت قریب سے دیکھا تھا۔۔۔ اب بات صرف راحم کی نہیں تھی۔۔۔ اسکا اپنا دل بھی بے ایمان ہونے لگا تھا۔۔۔

اس کے تیکھے مغزور نقوش میں دلکش مسکراہٹ نے رنگ پھیلانے۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔ میں اندر آ گیا ہوں۔۔۔ کوئی مسئلہ؟۔۔۔ میری بیٹیسی کی نمائش کرتے نمودار ہوا۔۔۔

ذرا پاس آؤ تو بتاؤں گا مسئلہ ہے یا نہیں۔۔۔ ویر نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

اوکے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ میری نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔۔۔

بابا نے بھیجا ہے کہ دیکھ آؤں آپ اٹھے یا نہیں۔۔۔ لیکن یہاں تو آپ کسی حسینہ کی زلفوں کے خیالوں میں کھوئے مسکرا رہے ہیں۔۔۔ میری کے شرارت سے کہنے پر ویر نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔۔۔

ہاہا پجوری پکڑی گئی۔۔۔ یا ہو۔۔۔ میر نے ایک پیر دروازے سے اندر اور ایک پیر باہر رکھتے ہوئے گردن تک آتے سٹائلش بالوں کو جھٹک کر کہا۔۔

ویر اس کو پکڑنے کے لئے بھاگا تو وہ چھپاک سے وہاں سے غائب ہو گیا۔۔
سر جھٹک کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔



کیسی لگ رہی ہے۔۔؟ میر نے اپنے گردن تک آتے بالوں کو پونی میں باندھ کر داد لینے والے انداز میں عدیل شاہ کو دیکھا جو راحم کو آس کریم کھلا رہے تھے۔۔

بلکل منحوس لگ رہے ہو۔۔۔! انہوں نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا۔۔ انکی بات پر راحم کھلکھلا دیا۔۔

دیکھا دیکھا کیسے کھی کھی کر رہا ہے یہ۔۔۔ ٹڈا کہیں کا۔۔۔ جل کھڑا۔۔

راحم سے اپنی بے عزتی برداشت نہ ہوئی۔۔

میرو آنٹی۔۔۔ تالیاں مار کر اچھلتا وہ اس انداز میں ہنسا کہ عدیل شاہ کے ساتھ ویر کا بھی قہقہہ گونجا جو ابھی فریش ہو کر آیا تھا۔۔

تو ہوگا آنٹی۔۔۔ میر تو اسکے دیے خطاب پر جل بھن گیا۔۔ اس چھوٹے پس نے تو میری جینڈر ہی بدل دی۔۔

اچانک وہ چالاکی سے مسکرایا۔۔ وہ راحم کے عین سامنے صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا۔۔ اس کو نظر انداز کر کے اس نے پاکٹ سے چاکلیٹ نکالی اور آرام سے اسکا رسپرا اتارنے لگا۔۔ اس وقت وہ دنیا کا مصروف ترین انسان لگ رہا تھا۔۔

راحم نے اپنے منے سے ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔ ہم یہی۔۔۔ وہ عدیل شاہ کی گود سے اتر اور دوڑ کر میر کی ٹانگ سے لپٹ گیا۔۔

چاچو۔۔۔؟ اس نے بڑی بڑی آنکھیں پٹیٹا کر معصومیت سے کہا۔۔۔ میر کو اپنی سماعت پر شبہ ہوا۔ اتنی عزت اسے ہضم نہ ہوئی۔۔۔

کیا کہا تم نے چھوٹے پیکٹ۔۔۔؟ اس نے آنکھیں سکیر کر پوچھا۔۔۔

!! چاچو دی (جی)۔۔۔۔۔

اس کی ناشکی دیکھ کر اسے سب سمجھ آ گیا۔ چاچو یہ دو پھل میں مٹھو دوں دا۔۔۔ اس نے معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میر نے اسے گود میں بٹھایا۔۔۔ اچھا ایک شرط پر دوں گا یہ چاکلیٹ۔۔۔ دادا کی پارٹی چھوڑ کر چاچو کی گینگ میں آ جاؤ۔۔۔ مزے کریں گے۔۔۔

عدیل شاہ نے میر کی بات پر ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اسے دیکھا،، جیسے کہہ رہے ہوں منہ دھور کھوایا نہیں ہونے والا۔۔۔

!! تھیت اے ،، دو۔۔

راحم کے بولنے پر میر نے فاتحانہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

یہ لو۔۔ اس نے آدھی چاکلیٹ اسکی طرف بڑھائی تو راحم نے جھپٹ کر پوری چاکلیٹ پکڑ لی اور عدیل شاہ کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

ہا ہا ہا میرا بے شیر۔۔ بہت اچھا کیا۔۔ انہوں نے راحم کو دوبارہ گود میں بٹھالیا۔۔ وہ مزے سے ٹانگیں ہلاتا چاکلیٹ کھانے لگا۔۔ ویرانگی شرارتوں پر خاموشی سے مسکرا رہا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

تم نے چیٹنگ کی ہے میرے ساتھ۔۔؟ میر نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

!! ہاں۔۔۔

راحم نے سر زور سے ہلا کر ٹکسا جواب دیا۔۔

تمہیں تو میں۔۔۔۔ وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا اور اسے اٹھا کر گدگانے لگا۔۔

راحم ہنسی سے دوہرا ہو گیا۔۔

میر نے اسے سر سے اوپر اٹھا کر کاندھوں پر بٹھایا اور لان کی طرف دوڑ گیا۔۔

عدیل شاہ انکی کھلکھلاہٹوں پر آسودگی سے مسکرا دیے۔۔ پھر انہوں نے اپنا رخ ویر کی طرف موڑا۔۔

اب بتا بھی چکو۔۔ ان کے استفسار پر ویر انہیں گل کے واقعے کے بارے میں بتانے لگا۔۔ خود کے زخمی ہونے کی بات وہ گول کر گیا۔۔

عدیل شاہ نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے تم سب کو اپنی امان میں رکھا۔۔ مجھے اس بھلے آدمی سے ملوانا کبھی جس کی مدد سے تم کامیاب ہوئے۔۔

میں اسے جانتا تو نہیں ہوں۔۔۔ نہ ہی موبائل نمبر لینا یاد رہا۔۔۔ کبھی ملا تو ضرور ملواؤں گا۔۔۔
اس نے فرمانبرداری سے کہا۔۔۔

انا ٹھیک ہے۔۔۔؟

انا کے نام پر اس نے اک خوبصورت احساس سے خود کو مہکتا محسوس کیا۔۔۔

وہ انجر ڈتھی بابا۔۔۔ اس نے راحم کے لئے بہت تکلیف سہی ہے۔۔۔ انفیٹ اس کی مدد کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ اس نے مجھے اپنا مقروض کر لیا ہے۔۔۔ آپ نے صحیح کہا تھا کہ اس سے زیادہ راحم کو کوئی پیار نہیں کر سکتا۔۔۔ بابا عجیب لڑکی ہے وہ جو خود کی پروا نہیں کرتی اور دوسروں کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال لیتی ہے۔۔۔
وہ دھیمے لہجے میں کہتا گیا۔۔۔
www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ اسے دیکھ کر مسکرا دیے۔۔۔

برخوردار تم پر بھی جادو چل گیا نہ اس کا۔۔۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے صحیح فیصلہ کیا۔۔۔

ویر گڑبڑا گیا۔۔۔ نہیں تو۔۔۔!! "میں نے کب ایسا کہا"۔۔۔

باپ ہوں تمہارا۔۔۔ گدھانہ سمجھو مجھے۔۔۔ یہ بال دھوپ میں سفید نہیں ہو گئے۔۔۔ ایک دنیا دیکھی ہے۔۔۔ ان کے ڈپٹنے پر ویر سر جھکائے کان کہانے لگا۔۔۔

چند دن صبر کر لو۔۔۔ پھر جاؤں گا میں ان کے گھر۔۔۔ انشا اللہ سب خیر خیریت سے ہو جائے گا۔۔۔ میرے بیٹے کو کسی چیز کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔ اس کی کمر تہمتہا کروہ آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

ویر نے نیم دراز ہوتے آنکھیں موند لیں۔۔۔ بند آنکھوں کے آگے ایک دلکش سراپا جگمگانے لگا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com



سفید کوڑے کاغذ پر سیاہی کے دو قطرے گرے۔۔۔ قلم نے ان قطروں کو خوبصورت شکل میں ڈھال دیا ایسے کہ وہ خوش نما پھول نظر آنے لگے۔۔۔ خوبصورت تراشیدہ ہاتھوں نے قلم کو پھر سے تھاما۔۔۔ سفید کاغذ پر ابھرتے سیاہی مائل الفاظ موتیوں کی طرح دمکنے لگے۔۔۔

!! میرے پیارے اللہ

!! دل کرتا ہے ایک خط میں تیرے نام لکھوں۔۔۔

اس میں خود کو مٹی یا پھر گمنام لکھوں "۔۔۔"

!! تجھ کو بتاؤں اپنی تکلیف۔۔۔ رنج و غم۔۔۔

!! کچھ پس پردہ لکھوں۔۔۔ کچھ سر عام لکھوں۔۔۔

بکھی تجھ سے روٹھوں تو بکھی مناؤں تجھ کو۔۔۔

!! بکھی خود کو کامیاب اور بکھی ناکام لکھوں۔۔۔

"تجھ سے کہوں میرے رب!!" لوگ تکلیف دیتے ہیں

!! تو بکھی لفظوں پہ یقین کرنے کا انجام لکھوں۔۔۔

!! بکھی خاموشی لکھوں،،، تو بکھی چیخ کر سناؤں تجھ کو

مہندی لگے خوبصورت پیروں سے خراماں خراماں چلتی اپنے کمرے میں آئی اور ہاتھ میں پکڑے سامان کو الماری کے قدرے اونچے خانے میں رکھ دیا۔۔

سامان رکھ کر اس نے کمرے کی حالت کو درست کیا اور زمین پر بچھے قالین پر دیوار سے کمرٹکا کر بیٹھتی گزرے واقعے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

اس واقعے کو تین ہفتے گزر چکے تھے۔۔ بغیر کچھ چھپائے وہ حنا کو سب کچھ بتا چکی تھی۔۔۔ حنا کو یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اگر کسی کو اس واقعے کی خبر ہو گئی تو لوگ ان کا جینا حرام کر دیں گے۔۔

www.urdu novels mania.com

لیکن ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔۔ جانے کیسے یہ خبر باہر نکل گئی اور محلے والے چسکے لینے کے لیے ان کے گھر آ کر پوچھ گچھ کرنے لگے۔۔

انہوں نے کسی نہ کسی طرح بات گول مول کر کے انہیں بہکا تو دیا لیکن ان کی کسی ایک بات خاکے ذہن میں اٹک گئی کہ "لڑکی کی عزت سفید چادر کی طرح ہوتی ہے جس پر لگا سیاہ داغ تو لوگوں کو نظر آجاتا ہے لیکن پوری سفید چادر انہیں نظر نہیں آتی۔۔" بات گہری تھی اور کھری بھی۔۔

انہیں انا کی شادی کی فخر ہونے لگی تھی۔۔ بھلا وہ لاکھ درست صحیح لیکن جس گھر کی بیٹی کے بارے میں کہانیاں مشہور ہونے لگیں وہاں بھلا کون رشتہ لے کر آتا ہے۔۔

خود کی ذات میں بھلا جتنی بھی خامیاں ہوں، کسی کی خامی سننے پر لوگ فوراً فرشتے بن کر کانوں کو ہاتھ لگانے لگتے ہیں۔۔

www.urdu novels mania.com

انہوں نے وقار سے کچھ نہ چھپایا تھا۔۔ انا نے بلا جھجک سب کچھ اپنے بابا کے سامنے دھرا دیا تھا۔۔ جب وہ غلط نہیں ہے تو جھوٹ کیوں بولے۔۔

جو لوگ اللہ کی ذات پر یقین کر کے سچ بولتے ہیں تو چاہے وقتی طور پر انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے لیکن حقیقتاً وہ سرخرو ہو جاتے ہیں۔۔ اور جو لوگ جھوٹ بولتے جاتے ہیں وہ اپنے ہی گڑے جھوٹوں کے جال میں پھنستے جاتے ہیں۔۔

وقار کو انا پر پورا یقین تھا۔۔ اس لئے انہوں نے اسے اسکی بہادری پر سراہا جس پر خانے ناراضگی کا اظہار کیا کہ بیٹیوں کو اتنی بہادری منگی پڑ جاتی ہے۔۔ بات آئی گئی ہو گئی۔۔

آج اتنے دن بعد اسے سب کچھ پھر یاد آ رہا تھا۔۔ راحم کی اس سے انسیت اور ویر کے زو معافی الفاظ۔۔

انا۔۔۔؟ حنا کی آواز پر اس نے تمام سوچوں کو جھٹک کر دروازے کی اوڑھ دیکھا جہاں وہ سوچتی نظروں سے اسے دیکھتی کھڑی ہوئی تھیں۔۔

جی! کیا ہو اما۔۔۔؟ اس نے سادگی سے پوچھا۔۔

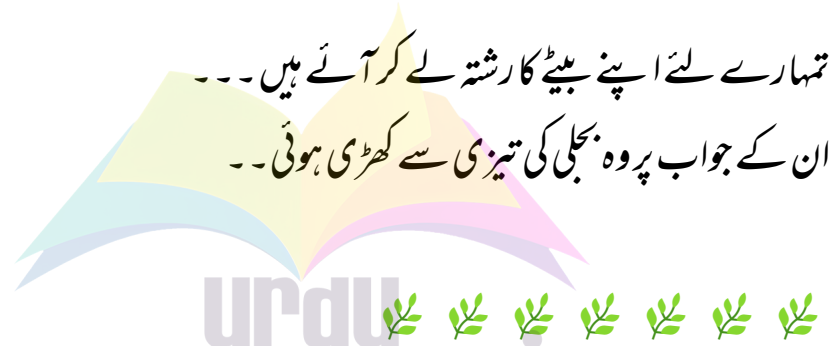
کوئی عدیل صاحب آئے ہیں۔۔۔ انہوں نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔۔

ان کے نام پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔۔

کیوں۔۔؟ وہ کیوں آئے ہیں۔۔؟ اس نے الجھن زدہ لہجے میں پوچھا۔۔

تمہارے لئے اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔۔۔

ان کے جواب پر وہ بجلی کی تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔



انا۔۔۔۔؟ خاک کی آواز پر اس نے تمام سوچوں کو جھٹک کر دروازے کی اوڑھ دیکھا جہاں وہ

سوچتی نظروں سے اسے دیکھتی کھڑی ہوئی تھیں۔۔

جی!! کیا ہوا ماما۔۔۔؟ اس نے سادگی سے پوچھا۔۔

کوئی عدیل صاحب آئے ہیں۔۔۔ انہوں نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔۔

ان کے نام پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔۔

کیوں۔۔؟ وہ کیوں آئے ہیں۔۔؟ اس نے الجھن زدہ لہجے میں پوچھا۔۔

تمہارے لئے اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئے ہیں،،، ان کے جواب پر وہ بجلی کی تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔

اس خبر پر اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔

اسے لگا تھا کہ ویر نے محض مذاق میں وہ بات کہی تھی لیکن یہ تو۔۔۔؟

www.urdu novels mania.com

تمہیں کچھ علم تھا کہ ایسا ہوگا۔۔؟ حنا کے استفسار پر اس نے خاموش نظروں سے انہیں دیکھا،،، ماما اس سب میں میرا کوئی ہاتھ نہیں نہ ہی میں انہیں ٹھیک طرح جانتی ہوں۔۔ اگر آپ کو نہیں یقین کرنا تو میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔

اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔۔۔ ایک وہ دور تھا جب وہ سب کو اپنی ذات کی صفائیاں دیتی رہتی تھی لیکن اب وہ اتنی مضبوط ہو چکی تھی کہ اسے فرق نہیں پڑتا تھا کسی بھی بات سے، جس کو جو سوچنا ہے سوچتا رہے۔۔۔

میں تم پر شک تھوڑی کر رہی ہوں پاگل لڑکی۔۔۔ میں تو بس پوچھ رہی ہوں، اچھا میں ان کو دیکھتی ہوں تمہارے بابا بھی آگئے ہیں۔۔۔

ان کے جانے کے بعد اس نے تیزی سے موبائل پکڑا اور شاہ ویر کو کال ملائی۔۔۔ کڑے تیوروں سے وہ اسکے کال اٹھانے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

شاہ ویر جو میٹنگ میں مصروف تھا مسلسل فون کی روشن ہوتی سکرین کو دیکھ کر ایکسکیوزمی کہہ کر کال اٹینڈ کر گیا۔۔۔

دوسری طرف سے آتی تیز آواز پر اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر مسکراہٹ چھپائی۔۔۔ فون کان سے لگائے ہوئے اس نے اپنے خاص آدمی کو اشارہ کیا۔۔۔ دو منٹ میں آفس خالی ہو گیا۔۔۔

جی اب بولئے،، میں سن رہا ہوں،، اس نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ انتہائی بد تمیز انسان ہیں۔۔۔ میں صرف راحم کی وجہ سے آئی تھی آپ کے گھر۔۔۔ آپ نہ جانے کیا سمجھ بیٹھے،، آپ۔۔۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر رشتہ بھیجنے کی۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟
وہ غصے سے ناک بھوں چڑھا کر بولی۔۔۔

اتنی عزت پر ویر نے گہری سانس لے کر ایک ہاتھ سے اپنا کندھا تپتپایا۔۔۔

ہمت تو بہت ہے مجھ میں۔۔۔۔۔ یہ آپ شادی کے بعد دیکھ ہی لیں گی،، اس نے کہہ کر نچلا لب دانتوں میں دبایا۔۔۔

اسکا مطلب سمجھ کر چند سیکنڈ کے لیے انا کی بولتی بند ہو گئی۔۔ اس نے فون کان سے ہٹا کر آگ اگلا چہرہ تہمتپایا۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی مجھ سے ایسی بات کرتے،، میں۔۔۔۔

ویر نے اسکی بات کاٹ دی۔۔

نہیں اپنی فیوچر وائف سے کیسی شرم۔۔ اسے تپانے میں اسے بہت لطف آ رہا تھا۔۔ باقی داوے مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنی تیکھی بھی ہیں۔۔ ویسے تیکھا ذائقہ پسند ہے مجھے۔۔

انتہائی بے شرم ہیں آپ۔۔۔۔

یہ کہہ کر انانے کھٹاک سے کال کاٹ دی۔۔

!! اسکا چہرہ لال ٹماٹر کی طرح ہو رہا تھا۔۔ بد تمیز انسان

ہونے والے شوہر کو ایسے نہیں کہتے،، اندر سے آواز ابھری۔۔

!! اچھ اے۔۔!! جہنملا کر بے دیہانی میں آگے بڑھتی وہ دیوار سے ٹکرائی۔۔ اف اللہ



بہن اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

حنا کو لوازمات کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے دیکھ کر عدیل شاہ بے ساختہ بول اٹھے۔۔

سر پر دوپٹہ اوڑھے یہ وضع دار خاتون انہیں بہت بہلی لگیں۔۔

www.urdu novels mania.com

ارے تکلف کی کیا بات ہے،، لیجئے نہ!! وقار بے تکلفی سے ان سے مخاطب ہوئے۔۔

حنا دونوں کو دیکھ کر مسکرا دیں،، بڑی دوستی ہوگئی ہے آپ دونوں میں۔۔۔

ان کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

بیگم یہ ہمارے دوست ہی ہیں۔۔۔ پچھلے سال جب ہمارا بزنس ڈوب رہا تھا تو انہی صاحب نے ہماری بہت مدد کی تھی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔!! وقار کے بتانے پر حنا فوراً سنبھل کر بیٹھ گئیں۔۔۔

کیا پرانی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو۔۔۔ چھوڑو انہیں،، آج میں یہاں کسی اور مقصد سے حاضر ہوا ہوں۔۔۔ بہن سے مختصر بات ہوئی تھی،، ویسے ایک بات ہے کہ مجھے علم نہیں تھا یہاں میں تم سے ملوں گا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

انکی بات پر وقار نے سوالیہ نظروں سے حنا کو دیکھا۔۔۔

وقار ہماری ہر بات تمہارے سامنے ہے۔۔۔ میں نے اپنے بیٹوں کی پرورش پر بہت محنت کی ہے۔۔۔ آج کے لڑکوں جیسی کوئی برائی ان میں نہیں پائی جاتی۔۔۔ سمجھ رہے ہوں۔۔۔

ہاں ہاں!! بہت شریف بچے ہیں۔۔۔ انہوں نے سر ہلا کر تائید کی۔۔۔

آج میں یہاں اپنے بڑے بیٹے شاہ ویر کے لیے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہوں۔۔۔ عدیل شاہ نے انکے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم ہمم! شاہ ویر جو آجکل تمہارا بزنس سنبھال رہا ہے نہ۔۔۔؟

www.urdu novels mania.com

ہاں وہی۔۔۔ میں ایک بات پہلے ہی واضح کر دوں کہ شاہ ویر کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔ پہلی بیوی ایک سال بعد ہی حادثے میں اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔ بیٹا ہے شاہ ویر کا ایک سال کا۔۔۔ میں کوئی بات تم سے چھپانا نہیں چاہتا۔۔۔ دیکھو یا مجھے علم ہے شادی شدہ مرد کو اپنی بیٹی دینا بہت مشکل امر ہے۔۔۔ لیکن میرا بیٹا بھی لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔ آج بھی

اس کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک رشتے ہیں لیکن میرے بیٹے کو تمہاری بیٹی کی "حیا" بھا گئی ہے۔۔۔ نہ یہ نہ سوچنا کہ انا کا اس سب میں کوئی ہاتھ ہے۔۔۔ وہ بہت معصوم اور پیاری لڑکی ہے۔۔۔

اس ساری بات میں پہلی دفعہ وقار ہلکا سا مسکرائے۔۔۔ انہیں فخر تھا اپنی بیٹی پر۔۔۔

میں بہت امید سے یہاں آیا ہوں۔۔۔ میرے بیٹے نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا ہے۔۔۔ تم پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔۔۔ اچھی طرح سوچ سمجھ لو۔۔۔

وقار نے انکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ میں سوچ کر بتاؤں گا۔۔۔ زندگی تو بچوں نے ہی بسر کرنی ہے۔۔۔

ان کے رसान سے کہنے پر عدیل شاہ کو ایک گونہ اطمینان ہوا۔۔۔

حنا پر سوچ نظروں سے وقار کو کھوجتی رہیں۔۔۔ تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد عدیل شاہ جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ اب ہمیں اجازت دیں۔۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔ ان کو خدا حافظ کہہ کر وہ گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔

ان کے جانے کے بعد حنا وقار کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔ کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔؟

ہم میں سوچ رہا ہوں رشتہ برا نہیں ہے۔۔۔ اچھے لوگ ہیں۔۔۔ لڑکا بھی دیکھا بھالا ہے۔۔۔ بس اسکے شادی شدہ ہونے والی بات کچھ اچھی نہی لگی مجھے۔۔۔ اور ایک بیٹا بھی ہے اس کا۔۔۔ انہوں نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک دفعہ انا سے بھی پوچھ لیں۔۔۔ انہوں نے جھجھک کر کہا۔۔۔ دروازے کے پیچھے چھپ کر کھڑی انا نے تھوک نگلا۔۔۔ ان کے کھڑے ہوتے ہی وہ وہاں سے کہسک گئی۔۔۔

ہاں پوچھیں گے اپنی بیٹی سے بھی ہم۔۔۔ ہم زبردستی تھوڑی کریں گے۔۔۔ انکی بات پر حنا نے اطمینان کا سانس لیا۔۔۔

خانجونہی انا کے کمرے کے سامنے گزرنے لگیں انا نے انہیں آواز دے کر روک لیا۔۔۔ ماما کیا کہہ رہے تھے پاپا۔۔۔؟ اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔۔۔

ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی۔۔۔ وہ سوچ کر ہی بتائیں گے۔۔۔

اچھا۔۔۔ ماما آج میں عین سے ملنے چلی جاؤں۔۔۔؟ کافی دن ہو گئے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔ اس نے بجا جت سے کہا تو خانکومانٹے ہی بنی۔۔۔

اچھا چلی جاؤ لیکن جلدی آجانا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جی ماما۔۔۔!! اجازت ملنے پر وہ خوش ہوتی فریش ہونے چلی گئی۔۔۔ چاکلیٹ براؤن چیک کیپری شرٹ میں ملبوس اس نے بال سنوارے اور عبائے سے اپنا جسم ڈھک کر نقاب کرنے لگی۔۔۔ ہینڈ بیگ پکڑ کر وہ موبائل اس میں ڈالتی خدا حافظ کہہ کر گھر کی دہلیز عبور کر گئی۔۔۔



بابا کیا کہا انہوں نے۔۔۔؟ عدیل شاہ کے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی میران سے چمٹ گیا۔۔

پرے ہٹونا لائق کہیں کے تم تو ایسے بے صبرے ہو رہے ہو جیسے تمہارے رشتے کی بات کرنے کا یا تھا میں۔۔

انہوں نے شاہ ویر کا بڑھایا پانی کا گلاس تھا متے ہوئے کہا۔۔

شاہ میر شرمگیا۔۔ کیا بابا ابھی میری اتنی عمر تھوڑی ہے۔۔ میں تو ابھی چھوٹا سا بچہ ہوں۔۔

www.urdu novels mania.com

ہک ہا! تم جیسے بانس جیسے بچے ہونے لگے تو اس دنیا کا اللہ ہی مالک ہے۔۔

انکی بات پر میر کو تنگے لگ گئے۔۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تو ویر نے گھوری سے اسے خاموش کروادیا۔۔

وہ جو وقار صاحب ہیں نہ اپنے جاننے والے۔۔؟ انہوں نے ویر کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

جی جی جانتا ہوں میں انہیں۔۔۔

ان کی بیٹی ہے انا۔۔۔ انہوں نے اپنے تنیں دہماکا کیا۔۔

ویر نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔

www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ اسکی حیرت سے محفوظ ہوئے۔۔

اچھا پھر۔۔؟ جلدی بتائیں نا۔۔۔ میر نے بے صبری سے کہا۔۔

عدیل شاہ نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔۔ سوچ کر بتائیں گے وہ۔ انا سے بھی پوچھیں گے۔۔ امید تو اچھی ہے۔۔ انہوں نے ویرکاشانہ تھپتہا کر کہا۔۔ ویرسہ ہلا کر اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

موبائل تمام کر اس نے انا کو کال ملائی۔۔۔ دل شرارت پر آمادہ ہوا۔۔ دوسری طرف سے موبائل بند ہونے کی اطلاع پر اس کے ارادوں پر پانی پھر گیا۔۔ بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹ کر وہ سوتے ہوئے راحم کے گرد حصار قائم کر گیا۔۔



اس نے ذرا سا اونچا ہو کر بیل بجائی۔۔ غالباً لائٹ گئی ہوئی تھی۔۔ پیچھے ہٹ کر اس نے ایک پل کو سوچا اور پھر پرس سے ڈپلیکیٹ چابی نکال کر دروازہ کھول دیا۔۔ یہ چابی اسے جہان نے بنا کر دی تھی تاکہ اسے کوئی پریشانی نہ ہو۔۔

اندرا داخل ہوتے ہی اس کے کانوں میں عین کی چیخ و پکار پڑی۔۔ وہ سٹول پر کھڑی چلا رہی تھی۔۔۔ جہان زمین پر اس کے سامنے کھڑا سخت عاجز دکھائی دے رہا تھا۔۔

نیچے اترو عین! کھا نہیں جائے گا وہ تمہیں۔۔ جہان کے بولنے پر اس نے فوراً کافی بڑے سائز کے چوہے کو دیکھا جو ان سے قدرے فاصلے پر بڑے اطمینان سے بیٹھلا لایو شو دیکھ رہا تھا۔۔

کھا جائے گا وہ مجھے، مجھے پتہ ہے۔۔ اس نے تھوک منگل کر کہا۔۔

اسکی بات پر جہان کا دل سرپیٹنے کو چاہا۔۔ عین گرجاؤ گی نیچے ات۔۔۔ اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ عین کا پاؤں مڑا اور وہ توازن کھوتی نیچے گری۔۔

جہان نے فوراً اسے تھام لیا۔۔ چوہے صاحب دھڑام کی آواز سے بالا خراٹھے اور داخلی دروازے کی طرف دوڑ لئے۔۔

اب کہ انا کی پینچیں بلند ہوئیں۔۔۔ عین بھی خوفزدہ ہوتی بغیر سوچے پینچنے لگی۔۔۔ اس نے جہاں کی گردن کے گرد پکڑ مضبوط کر لی جس سے اس کے ناخن اسکی گردن پر بری طرح چبھے۔۔۔

چپ!! وہ داڑھا تو دونوں کی زبانوں کو بریک لگا۔۔۔ اللہ کہاں پھنس گیا میں دو عورتوں میں۔۔۔ اس نے عین کو پینچنے والے انداز میں نیچے اتارا اور گردن گھما کر دروازے کی اوڑھ دیکھا جہاں انا شو زریک پر ایک پیر رکھے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سوری!! وہ فوراً نیچے پیر رکھ کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔

جہان نے اپنی اپنی جگہ شرمندہ کھڑی انا اور عین کو دیکھ کر اپنی گردن پر ہاتھ رکھا جہاں جلن ہونے لگی تھی۔۔۔

www.urduNovelsMania.com

وہ نیل کٹر لے آیا اور عین کا ہاتھ کھینچ کر سامنے کیا۔۔۔

نہیں میں نہیں۔۔۔۔۔ عین ممنمائی تو جہان نے بری طرح اسے ڈپٹ دیا۔۔۔ چپ آواز نہ نکلے تمہاری۔۔۔

ایک ایک کر کے اس نے عین کے سارے ناخن کاٹ دیے۔۔ تب تک انا ان کے قریب آگئی۔۔

السلام علیکم! اس کے سلام پر جہان نے سر ہلایا۔۔۔ وعلیکم السلام! جب کہ عین آگے بڑھ کر اس سے گلے ملی۔۔

کیسی ہیں آپ؟؟ میں نے بہت مس کیا آپ کو۔۔ اس نے اپنے "گنجد ہاتھوں" کو دیکھ کر شوں شوں کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ آجائیں اندر۔۔ جہان کے طرزِ مخاطب پر انا کی آنکھوں میں دکھ ابھرا۔۔ اتنا تکلف۔۔۔؟ اس نے سوالیہ نظروں سے جہان کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔

آؤ۔۔!! وہ تینوں لاؤنج میں آگئے۔۔۔ جہان ریفریشنٹ کا سامان لانے چلا گیا۔۔ اس کے جاتے ہی انا کڑے تیوروں سے عین کی طرف مڑی۔۔ یہ کیا چل رہا ہے تم دونوں کے بیچ۔۔؟

اس کی بات پر عین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔ کیا انکو سب پتہ چل گیا۔۔؟

انانے اس کے چہرے کی سرخی کو بغور دیکھا۔۔ کیا چھپا رہی ہو تم مجھ سے۔۔؟ مجھ سے بھی باتیں چھپاؤ گی اب۔۔؟

نہیں آپنی ایسی بات نہیں بس وہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا۔۔۔ مم میرا نکاح ہو گیا ہے ہان کے ساتھ۔۔۔

سچ۔۔۔؟ اس کے بتانے پر وہ اتنی زور سے چیخی کہ عین دہل گئی۔۔۔

اتنے میں جہان آگیا۔۔۔ عین اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔ بیٹھ جائیں میں کاٹوں گی نہیں سچی!
جہان وہاں سے جانے لگا تو انا بول اٹھی۔۔۔

گہرا سانس بھر کے وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ انا اٹھ کر اس کے پاس گئی اور گھٹنوں کے بل
بیٹھ گئی۔۔۔

سوری!! اس نے ایک کارڈ اپنے چہرے کے آگے کیا جس پر بڑا سا سوری لکھا ہوا تھا۔۔۔

جہان نے بغیر کچھ کہے کارڈ تھام لیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس کے بعد انا نے ایک چاکلیٹ اس کی طرف بڑھائی جس پر "سوری انگریزی برڈ" لکھا ہوا
تھا۔۔۔ ایک ہاتھ سے چاکلیٹ اس کی طرف بڑھاتے دوسرے ہاتھ سے اس نے کان پکڑ
لیا۔۔۔

!! کچھ دیر سنجیدگی سے اسے دیکھنے کے بعد اس کے دیے خطاب پر وہ ہنس پڑا۔ - او کے اس نے تمام باتیں بھلانے کا فیصلہ کر لیا۔ -

فرینڈز۔ - انا؟ انا نے جوش سے ہاتھ اس کے آگے کیا۔ -

ہممم!! جہان اس کے بڑھے ہاتھ کو تھام کر دلکشی سے مسکرا دیا۔ -

انا فوراً سے اس کے برابر بیٹھ گئی اور چاکلیٹ واپس لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جہان نے فوراً ہاتھ پیچھے کیا۔ -

او ہیلو!! یہ تو میری ہے نہ۔ -

نہیں میری ہے یہ وہ تو بس منانے کے لئے دی تھی۔ - اس نے اچک کر چاکلیٹ پکڑنی چاہی۔ -

جہان نے ہاتھ مزید اوپر کر لیا۔۔

اب یہ میری ہوئی، عین دبے قدموں جہان کے پیچھے آکھڑی ہوئی اور آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر چاکلیٹ چھین لی۔۔

ٹن ٹنا!! وہ کولڈ ڈرنک اور سنیکیس میز پر رکھتی مزے سے چاکلیٹ کھول کر کھانے لگی۔۔

انا اور جہان نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر مسکرا پڑے۔۔

سوفائلی آپ کی پھر فرینڈ شپ ہو گئی۔۔ عین کے خوشی سے کہنے پر انا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

urdu
novels mania

ویسے ہان بھائی تنگ تو نہیں کرتی یہ آپ کو۔۔؟ انا کے پوچھنے پر جہان نے عین کو گہری نظر سے دیکھا۔۔ بے بی پنک کیپری شرت میں ملبوس وہ جہان کی نظروں سے اپنے آپ میں سمٹ گئی۔۔ گزری رات کے مناظر یاد آتے اس کے گال دہک گئے۔۔

بہت تنگ کرتی ہے۔۔۔ لیکن میرے پاس بہت طریقے ہیں اسے سیٹ کرنے کے۔۔۔
اس کے بے باکی سے کہنے پر عین مزید سرخ ہوتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

کچھ بے شرم نہیں ہو گئے آپ۔۔۔؟ اس کے شرارت سے کہنے پر ہان نے مسکراہٹ
دبا کر گردن پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

بے شرم کہتے ہوئے اسے "اپنا بے شرم بندہ" یاد آ گیا۔۔۔

ہاں یاد آیا وہ کون تھا۔۔۔؟ انا اس کا اشارہ سمجھ گئی

ہان بھائی وہ اصل میں ایک دن پارک میں۔۔۔۔۔ اس نے مختصر اُسے ساری بات بتا
دی۔۔۔ آپ جیسا سمجھ رہے تھے ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں صرف راحم کے لئے گئی
تھی۔۔۔ بہت پیارا بچہ ہے وہ۔۔۔

ہم اوکے تم ایسا کچھ نہیں سوچتی لیکن وہ بندہ تمہیں پسند کرتا ہے میں شیور ہوں۔۔ اس کے اندازے پر انا گر بڑا گئی۔۔۔

جج جی پتہ نہیں۔۔

انا مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔ جہان کے نرمی سے پوچھنے پر انا کی آنکھوں میں الجھن ابھری۔۔

!! اس نے انگلیاں چٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ۔۔ شاہ ویر نے رشتہ بھیجا ہے۔۔

اوکے شاہ ویر نام ہے اس لڑکے کا۔۔؟

!! جی

تو تم کیا چاہتی ہو؟؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔ میں راحم کے ساتھ رہنا بھی چاہتی ہوں اور یہ سب مجھے عجیب

!! بھی لگ رہا ہے۔۔ آپ سمجھ رہے ہیں نہ

میرے لئے بہت مشکل ہے یہ۔۔ اس نے نم آنکھوں کو جھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

جہان نے نرمی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔ دیکھو انا زندگی میں سب کچھ ویسا تو نہیں ہوتا جیسا ہم چاہتے ہیں۔۔ لیکن ٹرسٹ می جو ہوتا ہے وہ ہماری کی گئی خواہش سے بہت بہتر ہوتا ہے۔۔ ہمیں لگتا ہے کہ مشکل ہوگی لیکن ایک دفعہ قدم بڑھانے پر سب کچھ ٹھیک ہونے لگتا ہے۔۔ ماضی کو بھول جاؤ۔۔ اپنی طرف بڑھے مخلص ہاتھوں کو تھام لینا چاہئے۔۔ تم جو بھی فیصلہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔ ٹھیک ہے۔۔

وہ اسے بچے کی طرح ٹریٹ کرتے ہوئے سمجھا رہا تھا۔۔ انا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔

www.urdu novels mania.com

!! تھینک یو

اپنے پاس رکھو۔۔ جہان نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔۔

انا ہنس پڑی۔۔ اچھا میں عین کو دیکھتی ہوں۔۔ پتہ نہیں کیا بنے گا اس لڑکی کا۔۔۔

لڑکی اور لڑکی!! وہ اسے آوازیں دیتی لاؤنج سے چلی گئی۔۔۔ جہان نے آسودہ سانس بھری۔۔۔
بالاخر دل پر دھڑا بوجھ ہٹ گیا تھا۔۔۔



کتابوں کا ڈھیر اٹھائے وہ احتیاط سے چلتی اپنے اور جہان کے مشترکہ کمرے میں آئی۔۔۔
بیڈ پر نیم دراز جہان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر موبائل پر مصروف ہو گیا۔۔۔

اپنا نظر انداز کیا جانا عین کوتاہ گیا۔۔۔ اس نے سلگ کر اسے دیکھا اور بیڈ پر قدرے زوردار
آواز سے کتابیں پھینکیں۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

جہان نے اسے دیکھ کر بھنویں اچکائیں۔۔۔ سرخ رنگ کی پرنیٹڈ گھٹنوں سے اوپر تک آتی
چنٹ فراق جس پر دیدہ زیب گلاب کے پھول بنے ہوئے تھے کے ساتھ جدید طرز کی کیپری
زیب تن کیے وہ ناک بھوں چڑھا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہونہہ!! اس کے دیکھنے پر وہ ایک ادا سے مرگئی۔۔ گھٹنوں تک آتے کالے گھنگھریالے گیلیے بالوں کو اس نے جھٹک کر کمر پر ڈالا تو پانی کی ننھی بوندیں جہان کے منہ پر گریں۔۔

جہان نے دانت پیس کر منہ پر ہاتھ پھیرا۔۔ وہ کمال بے نیازی سے کھڑکی کے قریب آئی اور ذرا فاصلے پر رکھی رائٹنگ ٹیبل کو کھینچ کر دیوار سے لگایا۔۔

اس کے سامنے اس نے اپنی پسندیدہ صوفہ نما کرسی کو ٹکا دیا۔۔ ایسے کہ یہاں بیٹھنے سے کھڑکی سے باہر کا منظر باآسانی دیکھا جاسکتا تھا۔۔

جہان ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے کروٹ کے بل لیٹا اسکی کاروائی فرصت سے ملاحظہ کر رہا تھا۔۔

عین اسے نظر انداز کیے بیڈ تک آئی اور کتابیں اٹھا کر ترتیب کے ساتھ میز کے ایک کونے پر رکھ دیں۔۔ ان کے ساتھ اس نے ناولز کا ڈیڑھ لگا دیا۔۔

سب ترتیب دینے کے بعد اس نے سٹیشنری باکس دوسرے کونے پر رکھ دیا۔۔۔ اپنی کارروائی سے مطمئن ہو کر اس نے کالج بیگ سے اسٹنمنٹ پیپر نکال کر باہر رکھے۔۔

بیگ میں اسکا ہاتھ ایک چیز پر پڑا۔۔ اس نے باہر نکالی تو وہ ایک بہت خوبصورت قلم تھا جس پر بہت خوبصورت ڈیزائن نقش ہوا تھا۔۔۔

اس نے مسکرا کر احتیاط سے اسے تھاما اور ہلکا سا چوم کر میز پر رکھا۔۔ جہان ذرا سا چونکا۔۔

یہ کس نے دیا ہے؟ لگتا ہے بہت اسپیشل ہے۔۔ جہان کے پوچھنے پر عین مسکرائی،، اب آیانہ مزہ۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جی بہت اسپیشل ہے یہ "میرے پروفیسر نے دیا ہے،، جہان کے ماتھے پر لکیر " ابھری۔۔

اور آپ کو پتہ ہے وہ بہت بہت پیارے ہیں۔۔۔ پورے کالج کی لڑکیوں کا کرش ہے ان پر۔۔ انہوں نے سب کو چھوڑ کر مجھے یہ گفٹ دیا کیوں کہ میں ان کے بقول سب سے زیادہ بریلیئنٹ سٹوڈنٹ ہوں،،، وہ نان اسٹاپ بولتی جا رہی تھی۔۔

کون سے پروفیسر ہیں کوئی تصویر ہے تمہارے پاس؟ وہ اٹھ کر اس کے پاس آکھڑا ہوا۔۔

عین نے جلدی سے موبائل آن کیا اور گیلری کھول کر اسے ایک گروپ فوٹو دکھائی۔۔

ہم بس ٹھیک ہے مجھے تو کچھ خاص نہیں لگا بندر کہیں کا۔۔۔ جہان کے جلیس ہونے پر عین نے بہت مشکل سے قہقہہ روکا۔۔

ایویں بندر!! اچھے خاصے ہینڈسم بندے کو آپ نے بندر بنا دیا ہے۔۔ اس کے خنکی سے کہنے پر جہان کو پتنگے لگ گئے۔۔

آئندہ تم "اس" سے کوئی گفٹ نہیں لوگی آئی سمجھ؟

کیوں نہ لوں ویسے آپ کو کیوں فرق پڑ رہا ہے۔۔

چند سیکنڈ لگے تھے جہان کو اسکے سامنے نارمل ظاہر ہونے میں۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ کندھے اچکا کر اس نے دیوار میں نصب الماری سے ٹراؤزر کھینچ کر نکالا اور باتھ روم میں گھس گیا۔۔

اندر جا کر اس نے گہرا سانس لیا۔۔ اور پھر دیوار پر زور سے مکا مارا۔۔ شاور کھول کر وہ اس کے نیچے کھڑا ہو گیا۔۔ اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

کافی دیر بعد جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ خالی ٹراؤزر زیب تن کیے باہر نکلا۔۔ اس کے بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک کر اسکے کسرتی سینے کو بھگور ہی تھیں۔۔

ادھر ادھر ٹہل کر سبق یاد کرتی عین نے اسے شرٹ لیس دیکھا تو فوراً آنکھوں کے آگے کتاب کر لی۔۔ انتہائی بد تمیز ہیں آپ! وہ بند آنکھوں سے چلائی۔۔

ابھی تو کوئی بد تمیزی کی ہی نہیں میں نے،، اس کے بلکل قریب سے آواز ابھری تو وہ بے ساختہ کتاب چہرے کے آگے سے ہٹا گئی۔۔

اسے اپنے اوپر جھکا دیکھ کر وہ چند قدم پیچھے ہٹی۔۔ اس سے پہلے کہ اسکا سر پیچھے موجود کھڑکی سے لگتا جہان نے اس کے سر کے پیچھے اپنا مضبوط ہاتھ رکھ لیا۔۔

عین نے نیلی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور گھبرا کر اس کے حصار سے منکلتی کر سی پر بیٹھ کر کتاب میز پر رکھتی اسائنمنٹ بنانے لگی۔۔

جہان کتنے لمحے یونہی کھڑا رہا۔۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ "نیلی آنکھوں والی بلی" اسے یوں گھاتل کرے گی۔۔

!! اوویکھ دا اے بھل جاندا اے۔۔۔

!! اگلا بندہ۔۔۔ رُل جاندا اے۔۔۔

سر جھٹک کر اس نے میز پر قدرے جھکی عین کو دیکھا۔۔۔ عین سے ہوتی اس کی نظر میز کے کونے میں رکھے ناولز پر پڑی۔۔۔

وہ ناولز کے ٹائٹلز پڑھنے لگا۔۔۔ تقریباً سب ہی رومینٹک تھے۔۔۔ تمہیں رومینٹک ناولز پسند ہیں۔۔۔؟

جی!! اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔۔

جہان نے گہری نظر اس پر ڈالی۔۔۔ رومینٹک ناولز پڑھنا زیادہ انٹرسٹنگ ہے یا رومینٹک کرنا؟ اس نے مسکراہٹ دبا کر استفسار کیا۔۔۔

مجھے کیا پتہ میں نے کونسا رومینٹک۔۔۔۔۔ اس کی ٹر ٹر کرتی زبان کو اچانک بریک لگا۔۔۔ اسکا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

کمرے کی فضا میں جہان کا جاندار قہقہہ گونجا۔۔

اتنی دیر بعد اسے یوں ہستے دیکھ کر عین بے خود سی اسے دیکھے گئی۔۔ کتنا وجہ لگتا تھا وہ ہستے ہوئے۔۔

بڑھی سیاہ داڑھی میں چھپی جان لیوا مسکان، گہری دل میں اترتی دلکش آنکھیں، مغرور نقوش کا مالک وہ شاندار شخص اس کا تھا۔۔ ایک انوکھے احساس نے اس کے اندر بسیرا کر لیا۔۔ ایسا خوش نما احساس تو اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔

Urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

!!... انت الحُبّ

(!!.. تم محبت ہو)

!!... زیر اخذہ ات عشق است

(!!.. کیونکہ تمہارا ہنسنا محبت ہے)

بے ساختگی میں وہ کہہ گئی۔۔ احساس ہونے پر وہ فوراً نظریں جھکا گئی۔۔

جہان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ کیا کہا ہے تم نے؟

کک کچھ نہیں! کچھ بھی تو نہیں۔۔ اب سر اٹھانے کی غلطی اس نے نہ کی۔۔

نہ بتاؤ میں خود ڈھونڈ لوں گا اس کا مطلب۔۔ اس نے عین کے جھکے سر کو دیکھ کر کہا۔۔

"تم میری طرف دیکھ کر بات کیوں نہیں کر رہی؟"

آخر آپ کیا سننا چاہتے ہیں میرے منہ سے۔۔؟ پہلے شرٹ پہن کر آئیں آپ پھر بات
! کریں۔۔ اللہ اللہ کیسے میرے سامنے کھڑے ہیں۔۔ موٹے کہیں کے۔۔

اسکی بڑبڑاہٹ جہان کے دل میں ٹھا کر کے لگی۔۔

کہاں سے موٹا لگتا ہوں میں تمہیں؟ اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے کسرتی جسم کا جائزہ لیا۔۔۔ سکس پیکس، بازو کے پھولے ہوئے مسلز۔۔۔ دراز قد کا مالک وہ ایک انتہائی پرکشش مرد تھا۔۔۔

ہنہ۔۔۔! عین نے عینک نیچے کھسکا کر اسے سر تا پیر دیکھا۔۔۔ شروع سے آخر تک موٹے ہی ہیں آپ۔۔۔

عین کی بات پر جہان کو اپنے کان سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔۔ اسے اندازہ نہیں ہوا کہ وہ لاپرواہی سے کتنی بڑی بات کہہ گئی تھی۔۔۔

اچھا اگر موٹا ہوں نہ تو پھر بھی تمہی نے برداشت کرنا ہے۔۔۔ اب کہ عین کے پسینے چھوٹے۔۔۔

اعوذ باللہ پڑھ کر وہ کتابیں اٹھاتی نو دو گیارہ ہو گئی۔۔۔ اس کے اعوذ باللہ پڑھنے پر جہان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔



بیٹا بات سنو، انا کچن کے کام سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں جا ہی رہی تھی کہ وقار نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔

انا دھڑکتے دل کے ساتھ ان کے پیچھے چل دی۔۔ آؤ بیٹا بیٹھو، تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔

جی بابا! انا نے کپچا تے ہاتھوں کو گود میں رکھ لیا۔۔ اسکی حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

بیٹا تمہیں علم تو ہو ہی گیا ہوگا تمہارے لیے رشتہ آیا ہے۔۔ اچھے لوگ ہیں۔۔۔ جان پہچان کے ہیں۔ میں نے بہت سوچا ہے اس بارے میں لیکن میرے لئے تمہاری مرضی بھی اہم ہے۔۔

اتنی محبت پر ان کی آنکھوں میں آنسو چمکے،،، اسے لگا اسے اسکے پرانے بابا واپس مل گئے ہیں۔۔۔

ارے ارے یہ کیا ادھر آؤ رو کیوں رہا ہے ہمارا بیٹا، انہوں نے انا کو اپنے حصار میں لے لیا،،، انانے ان کے گرد بازو جمائے کر لئے۔۔۔

بابا جیسا آپ چاہیں میں آپ سے بہتر تو نہیں سوچ سکتی اپنے بارے میں،،، اس نے فیصلہ قسمت کے حوالے کر دیا۔۔۔ اب جو ہو سو ہو۔۔۔

شباباش میرا بیٹا مجھے فخر ہے تم پر،،، انہوں نے اس کا سر چوما تو وہ آسودگی سے مسکرا دی۔

www.urdu novels mania.com



نیم اندھیرے کمرے میں اس کے ہونٹوں پر مدہم مسکراہٹ تھی ایسی دل موہ لینے والی مسکراہٹ، جو کسی بہت اہم راز کو خود میں قید کیے ہوئے ہو۔۔۔

اس کا اللہ کی ذات پر "یقین کا سفر" کب شروع ہوا تھا۔۔؟ بند آنکھوں کے پردوں پر ایک منظر لہرایا۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں کھڑکی سے دن کی روشنی اندر آتی اندر بیٹھے چار نفوس کو واضح کر رہی تھی۔ وہ آٹھ سال کی چار بچیاں تھیں جو دنیا کی رونقوں سے پرے اپنی مختصر سی محفل سجائے ہوئے تھیں۔

ان کے ہاتھ میں ایک ایک تسبیح تھی جس پر وہ اللہ کا کلام پڑھ رہی تھیں۔۔۔ تسبیح مکمل ہوئی تو اب سوال اٹھا کہ "دعا کون مانگے گا۔"

www.urdu novels mania.com

انا تم مانگ لو، ایک بچی گویا ہوئی۔۔۔ انا ذہن میں تشویش زدہ ہوئی۔ شام پڑ گئی تھی اور ابھی سکول کا کام بھی کرنا تھا۔ عام طور پر وہ اس وقت تک اپنا سکول کا سارا کام کر چکی ہوتی تھی۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں پریشان ہوتے جیسے تیسے ٹوٹی پھوٹی دعا مانگی ویسی ہی دعا جیسی اس عمر میں عموماً بچے مانگا کرتے ہیں۔۔

گھر آتے تھوڑا وقت اور گزر گیا۔۔ اس نے جلدی سے بستہ پکڑا اور آسمان تلے بچھی چار پانی پر بیٹھ گئی۔۔

اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب سارے دن میں مکمل ہونے والا کام ایک گھنٹے میں مکمل ہو گیا۔۔ اس نے دوبارہ سبق دوہرایا جو اس کو پہلے کی نسبت زیادہ اچھی طرح ذہن نشین ہو گیا تھا۔ ہوم ورک کو دوبارہ چیک کر کے اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔۔

www.urdu novels mania.com

اللہ تعالیٰ آپ نے کیا ہے نہ یہ۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔ خوشی سے اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔۔ یہ خوشی اس بات کی تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہلی بار اس انداز میں جانا تھا۔۔

اس سے پہلے وہ بس یہ سنتی اور پڑھتی آئی تھی کہ ہمارا رب "اللہ تعالیٰ" ہے اور اسکی عبادت فرض ہے۔۔ مگر یہ کسی نے نہیں بتایا تھا کہ اللہ بغیر کسے سن لیتا ہے، پریشانی دور کر دیتا ہے، جب وہ بغیر کسے سنتا اور مدد کرتا ہے تو کیا پرکار نے پر خالی ہاتھ لوٹائے گا؟؟

اس نے نم آنکھیں آہستہ سے واکیں۔۔ اللہ جی ہمیں یہ کیوں بتایا جاتا ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر اللہ سزا دے گا۔ یہ کام کرو گے تو اللہ گناہ دے گا۔ ہمیں یہ کیوں نہیں بتایا جاتا کہ اللہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ ایسی محبت جو کوئی کسی سے نہیں کر سکتا۔ ہمیں آپ سے محبت کرنا کیوں نہیں سکھایا جاتا۔ ایسی محبت جو ہمیں ہر گناہ سے دور کر دے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ آپ نے مجھے خود سے قریب کر لیا۔ اتنی محبت کرتے ہیں آپ مجھ سے اور میں اب بھی نہ جانے کتنی دفعہ آپ کی نافرمانی کر جاتی ہوں۔۔ پھر بھی اتنی محبت کیوں کرتے ہیں آپ مجھ سے؟ سب مجھے چھوڑ دیتے ہیں بس آپ ہر پل میرے ساتھ رہتے ہیں۔۔

ایسی مہربان محبت پر وہ بلکنے لگی۔۔ ضروری نہیں آنسو صرف تکلیف کے ہوں۔۔ کچھ آنسو تشکر کے بھی ہوا کرتے ہیں۔۔ اور جو آنسو اللہ کے لئے بہیں وہ "نایاب موتی" ہیں۔۔



!! بیپ بیپ !! بیپ بیپ

جائے نماز تہہ کر کے رکھتے اس نے موبائل پکڑا جس پر شاہ ویر کا پیغام جگمگا رہا تھا۔۔
چہرے کو حجاب کی گرفت سے آزاد کر کے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

اس نے میج کھولا۔ کیا میں آپ کو کال کر سکتا ہوں۔۔؟

انانے انگلی دانت میں دباتے سکرین کو دیکھا۔۔

جی نہیں! ٹائپ کر کے اس نے سینڈ کا آپشن دبا دیا۔۔
www.urduNovelsMania.com

اوکے! اسکا مطلب ہے کر سکتا ہوں۔۔ ساتھ ہی اس نے پوری بیٹھیسی کی نمائش کرتی
ایموجی سینڈ کر دی۔۔

انا کو ہنسی بھی آرہی تھی اور حیرت بھی ہو رہی تھی کہ اتنا سنجیدہ نظر آنے والا بندہ ایسی حرکتیں بھی کر سکتا ہے۔۔ آخر کیا چیز ہے یہ۔۔؟ وہ محض سوچ سکی۔۔

چیز نہیں ہوں میں ایک جیتا جاگتا معصوم سا بندہ ہوں۔۔ اس کے میسج پر انا بھونچکا رہ گئی۔۔ آپ کو کیسے پتہ میں نے ایسا سوچا؟

میسج فوراً سین ہوا۔۔

ہک ہا! در فٹے منہ انا!! اس نے تکا لگایا ہوگا تم نے کنفرم کر دیا۔۔

مجھے پتہ چل جاتا ہے آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہیں۔۔ ایسے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں بلکہ میرے لئے آسانی ہے لیکن آپ کے لیے مشکل ہو سکتی ہے شادی کے بعد۔۔

اسکا میسج پڑھتے اسے ایسا لگا جیسے وہ اس کی بات سے محفوظ ہوا ہو۔۔

ہائے اگر یہ واقعی میری سوچ پڑھ سکتا ہے تو میرا کیا ہو گیا۔۔ میں تو ایسا ویسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

ان فضول سوچوں پر لعنت بھیج کر اس نے "کرارا" سائیج لکھا جو یقیناً تیکھا پسند کرنے والے کو بہت تیکھا لگے گا۔۔

ہنہ!! اپنے کارنامے سے مطمئن ہو کر وہ بستر پر دراز ہو گئی۔۔

urdu novels mania
www.urdu novels mania.com

!! اہم اہم سر فرہاد کی بندے۔۔۔۔۔
اپنا نام سن کے ماڈرن سے سر فرہاد الرٹ ہو گئے۔۔

کی کی بندے۔۔۔؟

حاضرین میں سے نوجوان لڑکوں کا بھرپور شور اٹھا۔۔

سرفرہاد کیندے میں ایڈاسوہنا کیوں آں۔۔؟

!! آئے ہائے ہائے

!لوکی ویکھ کے دُور و امی جان دے نس اے۔۔۔

!! اے چنگی چس اے۔۔

میر کے ایک انداز سے بولنے پر حاضرین میں زبردست قمقمہ پڑا۔

شوخے ہوتے سرفرہاد شرمندہ سے ہو گئے۔۔۔
www.urduNovelsMania.com

اگلا شعر۔۔۔!! عرض کرتا ہوں۔۔

ارشاد ارشاد۔۔۔! شور بلند ہوا۔۔

!! سرافان کیندے میرے وال نئی بن دے۔۔!! کنگھی پھیر پھیر جاندی گھس اے
!! اے چنگی چس اے۔۔

گراؤنڈ میں موجود تمام طالب علم ہنس ہنس کر دوہرے ہو گئے۔۔

کنجے سرافان نے اپنے سر پر ہاتھ پھیر اور ارد گرد دیکھتے چہرے پر پھسکی مسکراہٹ سجا
لی۔۔

آج میراں سب پروفیسر سے گن گن کر بدلے لے رہا تھا جنہیں اس سے خدا واسطے کا بیر
تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ کی گود میں کھڑا راحم میر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اچھلنے لگا۔۔

بلیک پیٹ شرت میں شرت کے بازو کہنیوں تک موڑے کلائی میں سمارٹ واچ پہنے وہ صنفِ مخالف کی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔

برخوردار دل کے پھسولے تو پھوڑ آئے وہاں اب آئندہ کے لیے اپنی خیر مناؤ۔۔ عدیل شاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

ان کو تو اس سے بھی زیادہ۔۔۔

اوں ہوں! استاد ہیں۔۔ ایسے نہیں کہتے۔۔ اسکی بات کاٹ کر انہوں نے سرزنش کی۔۔

سوری! منہ بنا کر اس نے راحم کو تھاما۔۔
www.urduNovelsMania.com

فٹکشن ختم ہو گیا تھا۔۔ سب اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھے۔۔ ہاں چیمپ مزا آیا۔۔؟

وہ عدیل شاہ کے ہمراہ کالج کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے استفسار کرنے لگا۔۔

ہمم ہمم مجا آیا، چچو کھائی۔۔

راہ چلتی ایک ٹیچر نے راحم کا گال کھینچنا تو وہ بات کرتا ہوا رک گیا اور شرما کر میر کی گردن میں منہ چھپا گیا۔۔

اس ٹیچر کا دم ہم قہقہہ گونجا۔۔

"ہی از سو کیوٹ۔۔"

www.urdu novels mania.com

!! مس آپ کے سامنے ہی شرما رہا ہے ورنہ بہت بڑی چیز۔۔۔ آہ

راحم نے اس کی گردن پر دانت گاڑ دیے۔۔

کیا ہوا؟ ان کے حیرت سے پوچھنے پر عدیل شاہ نے گہرا سانس بھرا۔۔
! وہی جو ہونا تھا۔۔"



عین میرے کپڑے دو۔۔۔ عین میرا جوتا نہیں مل رہا۔۔ یار میری واچ کہاں گئی۔۔؟
کمرے سے مسلسل جہان کی پکار پر تنگ آ کر اس نے برتن ٹھاکی آواز سے سنک میں رکھے
اور کپڑے تیوروں سے وہ اندر گئی۔۔

فٹکشن میں وقت ہی کتنا رہ گیا تھا اور ابھی تک وہ برتن دھور ہی تھی۔۔ اسے رونا آنے
لگا۔۔

Urdu novels mania
www.urdu novels mania.com

غصے سے اس نے الماری میں ہینگ کیا سیاہ کرتا پاجامہ نکالا، نچلے خانے سے سیاہ
پشاوری جوتا نکالا اور پٹخنے کے انداز میں صوفے پر رکھے۔۔

تیکھی نظروں سے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی واچ کو ایک نظر دیکھا اور ایک نظر جہان کو۔۔

اس کے تیور دیکھ کر جہان چپ چاپ کپڑے پکڑ کر واش روم کی طرف کھسک گیا۔۔

اس نے کچن میں جا کر جلدی جلدی برتن دھوئے۔۔ شاہ روہ پہلے ہی لے چکی تھی۔۔ آئہ کے کمرے میں جا کر اس نے سیاہ پاؤں کو چھوٹا انتہائی خوبصورت فراق زیب تن کیا جس کی باڈی پر خوبصورت سکے لٹک رہے تھے۔۔

اس نے جلدی سے چوڑی دار بازوؤں کو ٹھیک کیا اور بال کھول کر ڈرائیو کی مدد سے خشک کرنے لگی۔۔ کرلی بالوں کو اس نے سٹریٹ کر لیا جس سے بال گھٹنوں سے بھی نیچے تک آنے لگے۔۔ برابر کٹے ہوئے سیاہ خوبصورت بال ناگن کی بل کھاتی کمر سے سیاہ چمکدار آبخار میں بدل گئے۔۔

اس نے آئینے میں دیکھ کر آنکھوں میں کابل لگایا جس سے اسکی نیلی آنکھیں اور بھی نمایاں ہو گئیں۔۔ ہلکے گلابی گالوں کو اس نے بلش آن کی مدد سے مزید سرخ کر دیا۔۔ ہونٹوں کو سرخ پلٹک سے ہلکا سا رنگتے اس نے ہونٹ ہلکے سے مس کیے۔۔ مطمئن ہو کر وہ سیدھی ہوئی۔۔

عین جلدی کرو نہیں تو تمہیں یہیں چھوڑ جاؤں گا میں۔۔ جہان کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر عین کو پتنگے لگ گئے۔۔

پاؤں میں بلیک نازک سی ہیل پہن کر وہ دوپٹہ کاندھے پر ڈالے کچھ سخت کہنے کے لئے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی کہ جہان کو دیکھ کر سارے الفاظ منہ میں رہ گئے۔۔

www.urdu novels mania.com

کسرتی جسم پر زیب تن سیاہ کرتے پاجامے کے ساتھ کاندھوں پر بل دے کر ڈالی سکن مردانہ شال۔۔ اس نے گھنے بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کی طرف سیٹ کر رکھا تھا۔۔ بڑھی ہوئی داڑھی پہلے کی نسبت تراشیدہ نظر آرہی تھی۔۔ تیکھے مغرور نقوش سے اسے دیکھتا وہ اس کا دل دھڑکا گیا۔۔

کچھ یہی حال جہان کا ہوا۔۔ ہمیشہ سادہ رہنے والی سنگھار کیے اس کے سامنے آئی تو اس کے دل کی دنیا تہہ و بالا کر گئی۔۔ موقع کی نزاکت کو دیکھ کر اس نے دل کو ڈپٹ دیا۔۔

ہو گئی تیار۔۔؟ اس کی بھاری آواز پر عین چونکی۔۔

جی ہو گئی ہوں۔۔ اس نے بلا ارادہ کان پر ہاتھ رکھا، ارے جھمکے تو میں نے پہنے ہی نہیں۔۔

ایک منٹ۔۔!! جہان کہہ کر چند قدم آگے بڑھا اور ہتھیلی اس کے سامنے کی جس میں سلور خوبصورت جھمکے دھرے ہوئے تھے۔۔

میرے لیے لائے ہیں آپ۔۔؟ اس کے بے تکیے سوال پر جہان نے سلگ کر اسے دیکھا۔۔ نہیں ساتھ والی پڑوسن کے لئے۔۔

لا کر تو دکھائیں میرے علاوہ کسی اور کے لئے،، آپ سمیت دونوں کو تک مار کر میں نے
"مریح" پر پہنچا دینا ہے۔۔۔

اول فول بول کر اس نے جھمکے پہنے اور جہان کو دیکھے بغیر دوپٹہ سر پر ڈالے باہر نکل
گئی۔۔

آؤچ!! دروازے کے قریب اسکا پیر مڑا تو وہ لڑکھڑائی۔۔۔ جہان نے مسکراہٹ دبائی۔۔

ہونہ!! ہنکارا بھر کر وہ دہلیز عبور کر گئی۔۔

یا اللہ کیا پیس مجھے دان کیا ہے آپ نے۔۔ آسمان کی طرف دیکھ کر دل ہی دل میں بولتا
اس کے پیچھے چل دیا۔۔



انا کیا کر رہی ہو پیچھے کرو ہاتھ۔۔! ایسے نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا تو اس نے رونی صورت بنا کر عازہ کو دیکھا۔۔

یار نہ کرو آج اس کا اسپیشل ڈے ہے اور تم اسے مار رہی ہو۔۔ عازہ نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

تو اسکی حرکتیں بھی تو دیکھو۔ اتنی محنت سے بیوٹیشن نے تیار کیا ہے اور یہ میک اپ کا بیڑا غرق کر رہی ہے۔۔

اتنی ابجھن ہو رہی ہے مجھے،، کبھی اتنا میک اپ نہیں کیا اور اس پاگل بیوٹیشن نے میرے منہ پر پینٹ کر دیا ہے۔۔ اللہ اتنے ہیومی ڈریس میں، میں سلج پر کیسے بیٹھوں گی اتنی دیر۔۔۔ اس نے وہائی دیتے ہوئے کہا۔۔

کہو تو تمہاری جگہ میں بیٹھ جاؤں؟ ایسے کی گوہر افشانی پر دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

دیکھو کیسی بے شرم دولہن ہے اپنے بیاہ پر کھی کھی کر رہی ہے ارے ہم تو اپنے زمانے میں اتنے شرمیلے ہوتے تھے کہ ایسے موقع پر کمر میں چھپ کر بیٹھ جاتے تھے۔۔

ایجہ نے بوڑھی بیبیوں کے انداز میں کہا تو انا اور عازہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگیں۔۔

کیا ہو رہا ہے لڑکیوں؟ ماشاء اللہ کسی کی نظر نہ لگے۔۔ جھلملاتے سوٹ میں خاہال کے برائیدل روم میں داخل ہوئیں تو انا کو دیکھ کر بے ساختہ ماشاء اللہ کہتیں اسکا سر چوم گئیں۔۔

آف وائٹ گھٹنوں سے اوپر آتی شرٹ جس پر لائٹ گولڈن کام ہوا تھا کے ساتھ آف وائٹ ہی پھولا ہوا شرار اپنے بالوں کا درمیان کی مانگ نکال کر جوڑا کیے جس سے ایک لٹ نکال کر دائیں گال پر چھوڑ دی گئی تھی۔۔ گہری میرون پلسٹک سے سبجے تراشیدہ ہونٹوں سے ناک میں پہنی نتھ مس ہو رہی تھی۔

مہندی لگے خوبصورت ہاتھوں سے اس نے دوپٹہ ٹھیک کیا تو اس کے ہاتھ میں پہنے سرخ گلابوں کے گجرے نمایاں ہوئے۔۔۔ ان کی خوشبو اسے مسحور کر رہی تھی۔۔

!! ماشاء اللہ، ماشاء اللہ

عین جہان کے ساتھ نمودار ہوئی اور انا سے لپٹ گئی۔۔ اللہ، کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔

اس کے تبصرے پر انا مسکرا دی۔۔

السلام علیکم! جہان کے سلام کرنے پر سب نے اسے دیکھا۔۔

و علیکم! یہ کون ہیں؟ ایچہ کے پوچھنے پر عازرہ نے اسے چٹکی کاٹی۔۔

میرے ہزبینڈ ہیں۔۔!! عین کے مسکرا کر کہنے پر ایچہ کا صدمے سے منہ کھل گیا۔۔ بس میں

ہی کسی کو نظر نہیں آتی۔۔ یہ ٹڈی سی لڑکیوں کو بھی کیا حسین بندے مل جاتے ہیں۔۔

میری باری کب آئے گی۔۔؟ اسے حقیقتاً صدمہ پہنچا تھا۔۔

ارے اداس کیوں ہو رہی ہیں اللہ کرے اگلا نمبر آپ کا ہو۔۔ عین نے شرارت سے کہا۔۔

ماں صدقے!! ایچہ خوشی سے اٹھی اور عین کا ماتھا چوم کر بیسیوں کے انداز میں بولی۔۔۔
جہان سمیت سب کا قہقہہ گونجا۔۔

ہان بھائی اندر آجائیں۔۔ انا کے بلانے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ آپ لوگ بیٹھیں
میں باہر ہوں۔۔ عین کو دیکھ کر کہتا وہ پلٹ گیا۔۔

اس کی نظر سب نے محسوس کی۔۔
اوہ ہو۔۔۔!! ملی جلی آوازیں ابھری تو عین نے شرم سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

انا بے حد زورس ہو رہی تھی۔۔۔ یہ سب اتنا آنا فنا ہوا تھا کہ اسے کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے سٹیج کی طرف لے جایا گیا۔۔ وہ گھونگھٹ نکالے نہایت آہستگی سے چل رہی تھی۔۔ جب وہ سٹیج کے قریب پہنچی تو کیمرا مین حرکت میں آ گئے۔۔

آف وائٹ کرتے پاجامے میں پیروں میں کھسہ پہنے شاہ ویرانا کی اوڑھ بڑھا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اس وقت وہ دونوں سب کی نگاہوں کا مرکز تھے۔۔ وقار اور عدیل شاہ ایک ساتھ کھڑے دونوں کی دائمی خوشیوں کے لئے دعا گو ہوئے۔۔

انانے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے سامنے پھیلی مضبوط چوڑی ہتھیلی کو دیکھا۔۔ نوجوانوں کی ہونٹ پر ویر کے مغرور چہرے پر مسکراہٹ نے چھب دکھائی۔۔

www.urdu novels mania.com

بے حد زور ہوتے اس نے اپنا کانپتا ٹھنڈا ہاتھ شاہ ویر کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔ اس نے انا کو سہارا دے کر سٹیج پر اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔ البتہ ہاتھ اس نے ابھی تک نہ چھوڑا۔۔

کچھ کچھ کی کئی آوازیں ابھریں اور ان یادگار لمحات کو اپنے اندر محفوظ کرتی گئیں۔۔

آپ اتنی ٹھنڈی کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔؟ اس کے قریب براجمان ہو کر اس نے سرگوشی کی
توانا کے دل کی دھڑکن میکلخت تیز ہو گئی۔۔۔

پتہ نہیں!! اس نے دہیمی آواز میں کہا۔۔۔

میں بتاؤں کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔؟ شاہ ویر مسکرا کر بولا تو انا کا دل رونے کو چاہا۔۔۔

سٹیج پر راحم کا فوٹوشوٹ کرتا میر کھنکارا۔۔۔ اہم اہم اتنی بھی کیا جلدی برو، حوصلہ، صبر،
تحمل۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ویر نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "وہاٹ ایور"۔۔۔

کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔؟

اسے رونے کے لیے تیار دیکھ کر شاہ ویر نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا مبادا وہ آنکھوں کے سمندر کو یہیں بہا دے۔۔

نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔ ان کی فرمائش پر محض نکاح کا فیکشن رکھا گیا تھا۔ بقول اس کے باقی سب فضولیات ہیں۔۔

سٹیج سے نیچے اترتی عین کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑے جہان پر پڑی جو اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔

عین نے گھبرا کر نظروں کا رخ بدل لیا۔۔ آج اسے اپنی خیر نہیں لگ رہی تھی۔۔ جہان کی نظریں اسے جو پیغام دے رہی تھیں وہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔

اسے وارن کرتی نظروں سے دیکھ کر وہ سٹیج کی طرف بڑھا تو عین وہاں سے کھسک گئی۔۔

جہان آگے بڑھ کر ویر سے ملا۔۔ ویر کی آنکھوں میں شناسائی کی رمت ابھری۔۔ تم وہی ہونہ

۔۔؟

اس نے حیران مسکراہٹ سے اسے دیکھا تو جہان دھیماسا مسکرا دیا۔۔

ہاں وہی ہوں،، جہان!! انا کا کزن ہوں۔۔ ویر مزید حیران ہوتا اس سے گرم جوشی سے بغل گیر ہوا۔۔ اس نے عدیل شاہ کو بھی جہان سے ملوایا۔۔ وہ بہت خوش ہوئے۔۔

کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تو گھبراہٹ کے مارے انا کے ہاتھ پیر کا نپنے لگے۔۔ شاہ ویر کی ہمراہی میں وہ گاڑی تک آئی۔۔ شاہ ویر نے چادر میں ڈھکی اپنی ملکیت کو پورے استحقاق سے دیکھا۔۔

گاڑی کے قریب کھڑی حنا آگے بڑھ کر اس سے ملیں تو اس کے ضبط کا بندہن ٹوٹ گیا۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ باری باری سب سے ملتے وہ آخر میں ابیمہ سے ملی۔۔

بس کر دے یا راتنا روگی تو تمہارا پھیلا ہوا میک اپ دیکھ کر بھائی کی چٹخیں منکل جانی ہیں۔۔

انانے روتے روتے اس کی کمر میں دھموکا جڑا۔۔

!! آؤچ جنگلی عورت

پھر وہ شاہ ویر کی طرف مڑی۔۔ بھائی اپنا خیال رکھنے گا۔۔ سنجیدگی سے کہہ کر وہ سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ویر نے مسکراہٹ دبا کر انا کو دیکھا اور گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔۔ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو ڈرائیور نے گاڑی چلا دی۔۔ ان کے جانے کے بعد باقی سب بھی اپنی منزل کی جانب گامزن ہو گئے۔۔

www.urdu novels mania.com



گھر پہنچ کر عین جلدی سے کمرے کی طرف بھاگی۔۔ اسکا ارادہ جلدی سے کپڑے بدل کر

سو نے کا تھا۔۔

اس نے دوپٹہ بیڈ پر پھینک کر پیروں کو جوتوں کی قید سے آزاد کیا۔۔ اس نے ہاتھ روم کے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ جہان نے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے آگے آ کر اس نے عین کو اپنے سامنے کھڑا کیا ایسے کہ دونوں کا رخ آئینے کی طرف تھا۔۔

اس نے کرتے کے اوپر سے دو بٹن کھول کر کلانی سے گھڑی اتاری اور قدرے جھک کر ڈریسنگ پر رکھی۔۔ اسکے جھکنے سے نظریں جھکا کر گھڑی عین پر دباؤ پڑا۔۔ اسکا دل حلق میں آ گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا کہا تھا میں نے ہم۔۔؟ اس کے بالوں کو ایک کاندھے پر ڈال کر اس نے اس کی کمر کو بازو کے حلقے میں لیا۔۔

عین کا دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا کہ جہان کو بھی اس کی آواز سنائی دی۔۔

کک کچھ بھی نہیں۔۔۔ کہا تھا۔۔
تھوک نکل کر وہ گویا ہوئی۔۔

میرے بلانے پر آئی کیوں نہیں۔۔؟
وہ بوجھل آواز میں استفسار کرنے لگا۔۔

وہ وہ آنٹی، ہاں آنٹی بلا رہی تھیں۔۔

جہان دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر اس کی گردن پر جھکا اور ہلکا سا کاٹ گیا۔۔

س۔۔ اس کے لمس پر بے حال ہوتی عین نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

سس سوری۔۔ آ آئندہ۔۔ نہیں۔۔ کروں گی۔۔ جہان نے اس پر ترس کھاتے اسے
اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔۔

عین چھپاک سے وہاں سے بھاگی اور ہاتھ روم میں گھس کر دروازہ بند کر لیا۔۔ اس نے اپنے
دل کے مقام پر ہاتھ رکھا جو تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔ گزرے لمحات یاد کرتے اس کے
چہرے پر شرمیلی مسکان بکھر گئی۔۔



ویر کے آنے تک وہ بیڈ پر سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔ سائیڈ ٹیبل پر کھانا رکھا تھا جسے شدید بھوک
کے باوجود اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔ اس کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

کھڑاک کی آواز پر وہ مزید خود میں سمٹ گئی۔۔ ویر خوشبو میں نہایا ہوا اندر داخل ہوا اور آہستہ
سے دروازہ بند کر گیا۔۔ پاؤں کو کھسے سے آزاد کر کے وہ انا کے سامنے براجمان ہو گیا۔۔

چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہا اور پھر اس نے انا کا گھونگھٹ الٹ دیا۔۔ کئی لمحے وہ بے حس بیٹھا اسے دیکھے گیا۔۔

کوئی بیک وقت اتنا حسین اور معصوم کیسے ہو سکتا ہے۔۔

اس کے لبوں سے ادا ہوئے الفاظ پر انا کی دھڑکنوں نے "دل کے دربار" میں رقص شروع کر دیا۔ اس نے کپکپاتے لبوں کو بھیج لیا۔۔

شاہ ویر نے اسکے حنائی ہاتھ کو تھاما اور ڈائمنڈ کا بریسلیٹ اس کی کلانی میں ڈال دیا۔۔ انا نے ہاتھ کو ذرا سا اونچا کیا تو بریسلیٹ کے ساتھ لٹکتے موتی اور ستارے چمکنے لگے۔۔

www.urdu novels mania.com

بہت خوبصورت ہے۔۔ ہلکے سے لب واکرتے اس نے اسکی پسند کو سراہا۔۔

آپ سے زیادہ نہیں!! ویر کی بوجھل آواز پر انا کو وقت کی نزاکت کا احساس ہوا۔۔ جانے کیا ہوا کہ اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔

ارے یہ کیا۔۔؟ کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔؟ شاہ ویر بوکھلا گیا۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اس نے شوں شوں کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ کمفرٹیبل نہیں ہیں۔۔؟ شاہ ویر نے پوچھا تو اناضی میں سر ہلا گئی۔۔

اٹس اوکے! کوئی بات نہیں۔۔ میں ایسا مرد نہیں ہوں جو زبردستی اپنے حقوق وصول کرے۔۔ جب آپ چاہیں گی ہم اپنے رشتے کو آگے بڑھالیں گے۔۔

انانے کچھ کہنا چاہا لیکن زبان نے ملنے سے انکار کر دیا۔۔

چہنچ کر لیں۔۔ نرمی سے کہہ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔

انا کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔ کیا اس نے ویر کے ساتھ غلط کیا تھا۔۔؟
شہر ارے کو مشکل سے سمیٹ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کونے میں رکھے بیگ سے اپنے
لئے آرام دہ کپڑے نکال کر وہ ہاتھ روم میں گھس گئی۔۔

چہرہ صاف کر کے جب وہ باہر نکلی تو شاہ ویر بغیر شرٹ کے بیڈ کے بیچوں بیچ لیٹا ہوا
تھا۔۔ اس وقت انا کو اس سے بے حد جیا محسوس ہوئی۔۔

بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کر کے اس نے ڈھیلی چوٹی میں مقید کر لیا۔۔ اب وہ بیڈ کی
اُوڑھ دیکھ کر انگلیاں چٹانے لگی۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر وہ بیڈ کے قریب آ کر رک گئی۔۔
www.UrduNovelsMania.com

آجائیں جھجھک کیوں رہی ہیں۔۔؟ شاہ ویر نے سیدھے ہو کر کہا تو انا کا چہرہ شرم سے
سرخ پڑ گیا۔۔

مسز اب اتنا بھی اچھا نہیں ہوں میں۔۔۔ تھوڑی بہت گستاخی تو کر ہی سکتا ہوں۔۔۔ اس نے زور سے انا کا گال چوما تو وہ اس سے شرمنا کر اسی کی گردن میں منہ چھپا گئی۔۔۔

ویر کا قہقہہ گونجا۔۔۔ اسے مزید بھیج کر اس نے سونے کے لئے آنکھیں موند لیں لیکن اب نیند بھی کس کافر کو آنے والی تھی۔۔۔



اذان کی پہلی آواز پر وہ بیدار ہو گئی۔۔۔ رات دیر سے سونے کی وجہ سے سہر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ اسے بہت مشکل سے درد کرتی آنکھوں کو ذرا کا ذرا کھولا۔۔۔ دل میں دوبارہ سونے کا خیال ابھرا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

"الصلاة خير من النوم"

(!! نماز نیند سے بہتر ہے۔۔۔)

اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔ ذہن بیدار ہوتے ہی اس نے آس پاس دیکھا۔۔ اپنا بازو آہستہ سے شاہ ویر کے نیچے سے نکال کر وہ اٹھ بیٹھی۔۔

دوپٹہ سر پر ڈال کر وہ وضو کے لئے غسل خانے چلی گئی۔۔ الحمد للہ! اسکا دل شکر گزار ہوا کہ اللہ نے اسے اپنے سامنے حاضر ہونے کی توفیق دی۔۔

چادر سے سر اور بازوؤں کو ہاتھوں تک ڈھانپ کر وہ اللہ کے حضور نماز کی ادائیگی میں مشغول ہو گئی۔۔

شاہ ویر کی آنکھ مسلسل آتی دہیمی سی آواز پر کھلی۔۔۔ عجب سوز تھا اس آواز میں۔۔ اس نے دائیں اوڑھ دیکھا تو اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔۔ اب اسے سمجھ آئی کہ وہ آواز کہاں سے آرہی تھی۔۔

اس نے دوبارہ سونے کی کوشش کی لیکن وہ سونہ پایا۔۔ لیٹے لیٹے وہ اسے نماز ادا کرتے دیکھنے لگا۔۔

انانے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔ اسکے آپس میں پیوست ہونٹوں پر دہیمی ملکوتی مسکراہٹ تھی جبکہ آنکھوں سے آنسو شفاف موتیوں کی مانند گر رہے تھے۔۔

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اٹھا اور انا کے پاس جائے نماز کے قریب بیٹھ گیا۔۔ اسکی سرخ آنکھیں انا کے ہاتھ میں گرتے آنسوؤں سے الجھ گئیں۔۔

انانے دعا مکمل کرتے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے۔۔ آنکھیں کھولتے ہی اسکی نگاہ شاہ ویر پر پڑی۔۔

آپ نماز نہیں پڑھیں گے۔۔؟

وہ بغیر کچھ بولے اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔ میں نے کب کی۔۔ پڑھنی چھوڑ۔۔ دی ہے۔۔ اب میں نہیں پڑھ سکتا۔۔ مجھے۔۔ مجھے۔۔ بہت۔۔ عجیب لگتا ہے۔۔ اتنی۔۔ دیر

اللہ سے دور۔۔۔ رہا ہوں۔۔۔ اب۔۔۔ کیسے۔۔۔ سامنے۔۔۔ جاؤں۔۔۔ اس نے انا کی گود میں سر چھپاتے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔

انا نے نرمی سے اس کے بالوں کو سہلایا۔ شاہ ویر اللہ تعالیٰ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ اس کے دھیمی لہجے میں کہے الفاظ پر شاہ ویر نے سر اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

میرا؟۔۔۔ میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔؟

ہممم اللہ کو آپ کی واپسی کا انتظار ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

مجھ سے محبت کرتے ہیں؟
لہجے میں بے یقینی تھی۔۔۔

ہاں اللہ آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ آپ بائی چانس مسلمان پیدا نہیں ہوتے بلکہ اللہ نے آپ کو چوز کیا۔ وہ آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ روز آپ کو پانچ بار اپنی طرف

بلا تے ہیں۔۔ اللہ پاک ہر رات پہلے آسمان پر آکر ہمارا انتظار کرتے ہیں کہ کب ہم اٹھیں۔ وہ ہماری نیند میں بھی ہمارے منتظر ہیں۔ پھر ہم کیوں نہیں جاتے۔۔؟؟

نرمی سے ادا ہونے گھرے لفظ شاہ ویر کے دل و دماغ میں نقش ہو گئے۔۔

اٹھیں نماز ادا کریں۔۔ اس نے جھک کر اسکا ماتھا چوما تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔

چند منٹوں کے بعد وہ مسجد جا چکا تھا۔۔

وہ پرسکون سی تسبیح کے دانوں پر اللہ کی حمد بیاں کرتی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔ ارد گرد کا جائزہ لیتی وہ لان میں نکل آئی جہاں عدیل شاہ پہلے سے موجود تھے۔۔

السلام علیکم بابا!! صبح بخیر۔۔!! وہ ان کے سامنے جا کر گویا ہوئی۔۔

و علیکم السلام! صبح بخیر میرا بیٹا۔۔ انہوں نے دوپٹے کے ہالے میں اسکا شفاف چہرہ دیکھ کر کہا۔۔

آئیں واک کرتے ہیں۔۔ ماشاء اللہ کتنی خوبصورت صبح ہے۔۔ اور لان میں تو یہ سب اور بھی اچھا لگ رہا ہے۔۔ وہ بچوں کی طرح خوش ہو کر انہیں بتانے لگی۔۔

عدیل شاہ دہیمی مسکان چہرے پر سجائے اسکے ساتھ قدم بڑھانے لگے۔۔ پتہ ہے مجھے بہت شوق تھا کہ ہمارے گھر میں بھی لان ہو، پھولوں کی خوشبو اور۔۔۔ خراماں خراماں چلتے وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے گرد و پیش سے بیگانہ ہو گئے۔۔



اہم! بڑی دوستی ہو گئی ہے سسر بہو میں۔۔ جانے کب ویران کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔

www.urdu novels mania.com

سسر ناکھو میاں بیٹی کھو۔۔ عدیل شاہ پلٹ کر بولے تو وہ مسکرا دی۔۔

ویرنم نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ بر خور دار تمہاری ہی ہے ذرا حوصلہ رکھو۔۔ انکے طنز پر ویر کا دلکش قہقہہ گونجا۔۔

انانے وہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ اندر داخل ہوتے ہی اسکے کانوں میں راحم کی ریں ریں کی آواز پڑی۔۔

ایک کمرے سے میرا راحم کو اٹھائے نیند میں جھولتا برآمد ہوا اور سامنے سے آتی انانے کو تہما کر چہرے کے زاویے بگاڑتا واپس ہولیا۔۔

ارے میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے؟ ماما پاس ہے نا۔۔ اس نے اب پورے حق سے اسے سینے میں بہینچ لیا۔۔ بش بش چپ میرا بیٹا۔۔ وہ چکر لگاتی راحم کو تہپنے لگی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ خاموش ہو گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

انانے اسکا چہرہ سامنے کیا۔ معصوم چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔۔ وہ بے ساختہ جھکی اور اسکے گالوں اور ماتھے کو نرمی سے چوم گئی۔۔

اب میں آگئی ہوں نا اب میں اپنے بیٹے کو رونے نہیں دوں گی۔۔

کوئی بیٹے کے باپ کو بھی پوچھ لے۔۔
ویر سرگوشی کرتا اسکے پاس سے گزر گیا۔

اس کی بات پر انا جھینپ گئی۔۔

بیٹا بھابھی اور وقار آنا چاہ رہے تھے ناشتہ لے کر لیکن میں نے انہیں منع کر دیا کہ اس تکلف کی ضرورت نہیں۔۔ ٹھیک کیا نا۔۔؟
انہوں نے انجارتہ کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

جی بابا آپ جیسا مناسب سمجھیں۔۔ اس نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔۔

بابا ناشتہ میں کیا بناؤں سب کے لئے۔۔؟؟ راحم کو کاندھے سے لگاتے اس نے کچن کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔

ارے ارے کوئی ضرورت نہیں تمہیں یہ کھانا وانا بنانے کی۔۔ ہم کیا ایک دن کی بیاہی دلہن کو باورچی خانے میں گھسا دیں گے۔۔ ہرگز نہیں! انہوں نے قطعی انداز میں کہا تو انا نے بے چارگی سے شاہ ویر کی جانب دیکھا جو کندھے اچکا گیا۔۔

ویر ناشتہ لے آیا۔۔ میر کو اٹھانے کے بعد انا کچن سے برتن لے آئی البتہ برتن ڈھونڈنے میں اسے کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔۔ اس دوران راحم اس سے ایک منٹ کے لئے بھی جدا نہ ہوا۔۔ میر کے آنے پر وہ راحم کو گود میں لے کر بیٹھ گئی۔۔

راحم بات بات پر کھلکھلا رہا تھا۔۔ میر وجے میری ماما ہیں،، اب مجھے تنگ کیا تو تم کو بے !! ماریں گی، ہائے

www.urdu novels mania.com

بری بات بیٹا،، چاچو ہیں۔۔ انا کے پیار سے سرزنش کرنے پر میر مسکرا دیا۔۔
چلو کوئی بندہ تو میری سائیڈ ہوا۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ چھوٹے موٹے کاموں میں مصروف ہو گئی۔۔ اس نے سوچا چند دن بعد گھر کی سیٹنگ بھی تبدیل کرے گی۔۔ اب یہ اسکا گھر تھا تو یہ کام اسے ہی کرنے تھے۔۔

آج اس نے عدیل شاہ کے نہ نہ کرنے کے باوجود گھر کی تینوں الماریاں سیٹ کر دی تھیں۔۔ شاہ ویر کی الماری سیٹ کرتے اسے کافی وقت لگ گیا۔۔

اس نے جگہ بنا کر اپنے کپڑے بھی الماری میں رکھ دیے۔۔ راحم کی چیزوں کو ترتیب دیتے شام ہو گئی۔۔

راحم آج الگ ہی موڈ میں تھا اس لئے سوائے انا کے سب کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔

شاہ ویر انتظار ہی کرتا رہا کہ کب اس کے ساتھ تنہا وقت گزارنے کو ملے لیکن وہ مصروف رہی۔۔ رات کو وہ تھکی ہاری کمرے میں آئی تو ویر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔

اسکے کمرے میں داخل ہونے پر اسنے ہاتھ ہٹا کر دیکھا اور پھر سے ہاتھ رکھ گیا۔۔ انانے
راحم کو سلا کر بیڈ پر لٹا دیا۔ ایک شرمندہ نظروں پر ڈال کر وہ آرام دہ لباس بدلنے چلی گئی۔

بھورے سلکی بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ کر وہ بیڈ پر اس کے قریب جھجھک کر بیٹھ
گئی۔۔

ویر۔۔؟؟ اس نے پکارا لیکن جواب نہ ارد۔۔

مجھے پتہ ہے آپ جاگ رہے ہیں۔۔ اس نے جھجھک کر اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور اسکے
پہرے سے ہٹا دیا۔۔

www.urdu novels mania.com

اس کو چھونے پر اسکا دل تیز دھڑکنے لگا تھا۔۔ مضبوط مردانہ ہاتھ جن کی نسین ابھری ہوتی
ہیں اسے بہت پسند تھے۔۔ شاہ ویر کے مضبوط بازوؤں کو دیکھ کر اسے عجیب سے تحفظ کا
احساس ہوا۔۔

شاہ ویر نے اسے ایک نظر دیکھ کر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اسکی ناراضگی پر اسکا کیا رد عمل ہوتا ہے۔۔

انا کو آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔۔ آئی ایم سوری ویر! اس نے ویر کی داڑھی پر ہاتھ رکھ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔ مجھے نہیں پتہ آپ کیوں مجھ سے ناراض ہیں لیکن پھر بھی سوری! وہ بھرائی آواز میں بولی تو ویر زیادہ دیر اس سے ناراض نہ رہ سکا۔۔

اس نے اسے اپنی طرف جھکایا تو انانے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیے۔۔ اسکی کمر میں بازو حائل کرتا وہ اسے شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔

جب کوئی اس طرح منائے گا تو کون کافر ناراض رہ سکتا ہے۔۔ اسکے جوڑے کو کھول کر وہ بھاری آواز میں بولا۔۔

لیکن آپ ناراض کیوں تھے۔۔ وہ جاننے کے لئے بضد ہوئی۔۔

میں آپ کی انورنس برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ مجھے آپ کی پوری توجہ چاہیے۔۔۔ میں آپ کو ہر لمحہ اپنے قریب محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ویر کے پر شدت لہجے پر انا کپکپا گئی۔۔۔

کک کیوں۔۔۔ اس کے کپکپاتے ہونٹ ویر کی توجہ اپنی جانب مبذول کر گئے۔۔۔ اس نے دونوں کے مابین فاصلے کو ذرا سا سمیٹا۔۔۔ اتنا کہ دونوں کی سانسیں آپس میں الجھنے لگیں۔۔۔

"کیوں کہ محبت ہو گئی ہے آپ سے۔۔۔"

بوجھل لہجے میں کہہ کر وہ اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

اسکے پہلے پر شدت لمس پر انا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں۔۔۔ اس نے ویر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ اس کے سر کے نیچے ہاتھ رکھتا ہونٹوں پر گرفت مزید سخت کر گیا۔۔۔

وہ اس کی پیٹھ پر ناخن مارنے لگی تو وہ ذرا سا پیچھے ہٹا۔۔۔

مم۔۔ میں۔۔۔ مر۔۔۔ ہا۔۔ جاؤں۔۔ گی۔۔
اس نے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

اوں ہوں میں مرنے تھوڑی دوں گا آپ کو۔۔ اس کی ٹھوڑی کوچوم کروہ اسے اپنے آپ
میں بھیج گیا۔۔



وہ اداس سی لاؤنج میں بیٹھی تھی۔۔ سامنے کتاب پڑھی تھی لیکن اسکا ذرا دل نہیں چاہ رہا تھا
پڑھنے کو۔۔

www.urdu novels mania.com

ہا! اتنے دن ہو گئے ہیں نانو کو گئے ہوئے۔۔ لگتا ہے انہیں میری ذرا یاد نہیں آرہی۔۔
اس نے خفگی سے سوچا۔۔

جہان آج آفس سے لیٹ ہو گیا تھا۔ وہ اکیلی ادھر ادھر پھرتی رہی۔۔۔ تھک کر اس نے تند نظروں سے فون کی طرف دیکھا اور جھپٹنے والے انداز میں پکڑتے جہان کا نمبر ملایا۔۔

ہیلو!! دوسری طرف سے خاصے شور میں اس کی آواز ابھری۔۔

آج آپ کو گھر آنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے آپ باہر ہی رات گزارنا۔۔ اچھا!! وہ غصے سے نتھنے پھلا کر بولی۔۔

لگتا ہے بیوی کا فون ہے۔۔ پیچھے سے کسی کی آواز ابھری اور ساتھ ہی قہقہہ گونجا۔۔ جہان نے خفت سے لاؤڈ سپیکر آف کیا اور قدرے دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں کیا کہہ رہی تھی تم۔؟ گھر نا آؤں آج؟ مطلب تم مجھے خوشی سے کسی اور کے ساتھ رہنے کی اجازت دے رہی ہو۔۔ اس نے تپانے والے انداز میں کہا تو دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔۔

یہاں غصے سے عین کا برا حال تھا۔۔ اس نے غصے سے دیوار پر لات ماری۔۔ آؤچ!! اس نے رونی صورت بنا کر اپنا پیر پکڑ لیا۔۔

منہ بنا کر وہ سیدھی ہوئی اور تن فن کرتی اپنے کمرے میں جا کر ادھر ادھر چکر لگانے لگی۔۔

جہاں آہستہ سے چابی کی مدد سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور ادھر ادھر دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

ایک منٹ! میں پہلے چیلنج کر لوں۔۔
 عین خونخوار تاثرات سے اسکی طرف بڑھی تو جہاں نے اسے روک دیا۔۔
 www.urdu novels mania.com

آفس بیگ سائیڈ پر رکھتا وہ شوز اتار کر سلیمپر پہنتا ہاتھ روم میں گھس گیا۔۔ نیلی جمینز اور سفید ٹی شرٹ میں وہ ہاتھ روم سے نمودار ہوا۔۔

اب کیوں آئے ہیں گھر۔۔۔ جانیں کسی۔۔۔ کسی۔۔۔ "حسینہ" کے پاس۔۔۔ اس نے حسینہ پر زور دے کر دانت کچکا کر کہا۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟ کچھ بتاؤ بھی۔۔۔ جہان نے اس کے خونخوار تاثرات دیکھ کر دریافت کیا۔۔۔

میں اتنا اکیلا محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔ نانو بھی نہیں ہیں اور آپ۔۔۔ آپ کی توبات ہی نہیں کرنی میں نے۔۔۔۔۔
آخر میں وہ پھر ناک بھوں چڑھا کر بولی۔۔۔

تو کیا تم مس کر رہی تھی مجھے، ہمسم۔۔۔؟ اس نے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ماتھے پر بکھرے بال اسکی وجاہت میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

ہا! توبہ،، خوش فہمی ہے آپ کی۔۔ کیوں مس کروں گی میں آپ کو۔۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ اپنے پروفیسر کو کال کر لوں۔۔ اس نے تپانے والے انداز میں کہا تو جہان کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔

اس نے غصے سے اسکے تیز حرکت کرتے ہونٹوں کو دیکھا۔۔ اسکی کسی بات نے اسکے دل میں آگ ہی لگا دی تھی۔۔

چپ بلکل چپ۔۔ خبردار اب ایک لفظ بھی بولی۔۔ لیکن وہ عین ہی کیا جو آسانی سے ہان کی بات مان لے۔۔

www.urduNovelsMania.com

کیوں میں کیوں چپ رہوں۔۔ میں تو۔۔۔۔۔

یہی، یہی،، اسی بات پر غصہ آتا ہے مجھے! اسکی بے تکلی بات پر عین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

کس بات پر۔۔؟

تمہارے تیز تیز بولنے پر۔۔۔

جہان نے اسکی طرف قدرے جھک کر کہا۔۔

کیوں۔۔؟ عین نے سر اٹھا کر اپنے چھوٹے گلابی ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا تو اس پر جھکے جہان کی آنکھوں میں خمار اتر ا۔۔

کیوں کہ جب تمہارے ہونٹ تیز تیز حرکت کرتے ہیں تو میرا دل کرتا ہے انکو اپنے ہونٹوں میں قید کر کے ساکن کر دوں۔۔

اسکے بوجھل لہجے پر عین کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔

اس نے پیچھے قدم لے کر بھاگنا چاہا تو ہان نے تیزی سے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ ورنہ نانو کو بتاؤں گی۔۔ اسنے وارن کرنے والی نظروں سے کہا۔۔

مثلاً کیا بتاؤ گی۔۔؟ وہ اس کی بات سے محظوظ ہوا۔۔

یہی۔۔ یہی کہ آپ مجھے تنگ کرتے ہیں۔۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔۔

جہان نے گرفت مضبوط کر لی۔۔ وہ کہیں گی روز ایسا تنگ کیا کرو تا کہ چنوں منوں اس دنیا میں آئیں۔۔

اس کے بے باک لہجے پر وہ رو دینے کو ہوئی۔۔

بہت ہی مطلب بہت ہی زیادہ۔۔۔۔۔ "ہیں آپ۔۔!! اس نے ہونٹ پھیلا کر کہا۔۔

وہ کیا۔۔؟ وہ مزید شرارت پر آمادہ ہوا۔۔

اسکی بڑبڑاہٹ پر جہان مسکراہٹ دباتا اس کے پیچھے چل دیا۔۔ بیٹا اب چھیرا ہے تو بھکتو بھی۔۔



نانووووو!! جہان کے ہمراہ آئمہ کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر کچن سے منگلتی عین خوشی سے چیختی ان سے لپٹ گئی۔۔ جانے پھر کیا ہوا وہ رونے لگی۔۔

ارے ارے کیا ہوا میری جان کو۔۔؟؟ اس کے گرد حصار باندھ کر وہ پیار بھرے لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔

ان کے تھکے ہونے کا احساس کرتے وہ پیچھے ہٹی اور ایک پر شکوہ نگاہ جہان پر ڈال کر آئمہ کو لیے ان کے کمرے میں چلی گئی۔۔

نانو میں نے بہت مس کیا آپ کو۔۔ ان کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر وہ انکے کاندھے پر سر ٹکا گئی۔۔

آئمہ تو نہال ہو گئیں۔۔ میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں۔ وہ اسکا سر چوم کر گویا ہوئیں۔۔

نانوہان نے مجھے ڈانٹا بہت بہت زیادہ۔۔ اور۔۔۔ وہ بغیر سوچے سمجھے انہیں ہر بات بتا گئی کہ کیسے وہ گھر سے گئی اور پھر جو جو ہوا۔۔ انکی بابت بھی بتا دیا۔

آئمہ حیران پریشان سی اسے دیکھنے لگیں۔۔ اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔

غضب خدا کا اس نے غصے میں کچھ کہہ دیا تو تم منہ اٹھا کر چل دی۔۔ خدا نخواستہ کچھ ہو جاتا تو۔۔؟ ان کا غصہ کم ہونے میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔

اناکي کلاس تو میں کل لوں گی۔۔ میں تو جیسے مرتخ پر چلی گئی تھی جو مجھے کچھ بتانا ضروری نہ سمجھا۔۔

ہاں۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ اندر آؤ۔۔۔ اسکے اندر آنے پر انہوں نے خنگلی سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ اسے گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔

عین آئمہ کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔

یہ کیا سن رہی ہوں میں۔۔۔؟ انہوں نے جہان کی کلاس یعنی شروع کر دی۔۔۔ عین کی بے وقوفی پر اس نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔ آئمہ کے قریب بیٹھ کر وہ انہیں وضاحت دینے لگا۔۔۔

www.urdu novels mania.com



!! اہم، اہم !!

آنکھوں پر لگے بیڑوی گلاسز کو ناک پر صحیح طرح ٹکاتے وہ کھنکاری۔۔۔

جہان جو کھڑکی کے قریب دھرے صوفے پر نیم دراز ہلکی مسکان سجائے موبائل پر ٹائپنگ کر رہا تھا نے ذرا کی نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو لمبے بالوں کی چوٹی آگے کی طرف ڈالے کالی شلوار قمیض میں ہاتھوں میں ایک بک، نوٹ بک اور پین پکڑے کھڑی تھی۔۔

اس نے ابرو اچکا کر پوچھا کہ کیا کام ہے۔۔؟

عین نے ہونٹ ایک طرف سے دانت میں دبا کر اسے دیکھا۔۔ یہ اتنا مسکرا کر کس سے بات کر رہے ہیں۔۔؟

اسنے معصومیت سے سوال کیا۔۔

دوست ہے ایک۔۔ کیوں؟

کہتے ہوئے اسنے موبائل اپنی طرف موڑ لیا۔۔

"آ کچھ نہیں ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔"

جہان نے اس کے خالص بیویوں کے سے شکی انداز کو دیکھا۔۔ وہ دن بدن اس کی ذات میں دلچسپی لینے لگی تھی لیکن خود ہی اس بات سے بے خبر تھی۔

یہ کچھ کو ایسپنر مجھے سمجھ نہیں آرہے آپ سمجھا دیں گے۔۔؟؟ آتے تو ہیں نا کہیں جعلی ڈگری تو نہیں لی آپ نے۔۔؟؟

میسنی شکل بنا کر اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کھول دی جس سے آتی خوشگوار ہوانے اسکے چہرے پر لٹوں کو بکھیر دیا۔۔

جہان کی نظریں اس کی چٹیا سے الجھ گئیں جو اس کی بل کھاتی نازک کمر کو چومتی نیچے گر رہی تھی۔۔

یہ لیں سمجھا دیں اب جلدی سے کل ٹیسٹ ہے میرا اور مجھے یہ چیپٹر بلکل نہیں آتا۔۔ اس کے بے چارگی سے کہنے پر وہ کتاب کی طرف متوجہ ہوا۔۔

یہ دیکھو بہت ایزی ہے یہ۔۔ سب پر ایک ہی فارمولا پلائے ہوگا۔۔ "وہ اسے سمجھانے" لگا۔۔

ہوا سے کتاب کا کاغذ پلٹا تو وہ زرا قریب ہوتی جھکی کاغذ کے کونے پر اپنی انگلی رکھ گئی۔۔ اس سب میں وہ جہان کے بہت قریب آ گئی تھی۔۔

اس نے جہان کے جھکے سر کو دیکھا۔۔ بلا ارادہ وہ اسکے نقوش آنکھوں کے راستے حفظ کرنے لگی۔۔ دل کی خواہش پر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی داڑھی کو انگلیوں سے چھوا۔۔

اپنے دیہان میں سمجھاتے جہان نے چونک کر اسے دیکھا تو اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔ نظریں جھکا کر وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

جہان نے پین بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور اس کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔۔۔ چند لمحے اسکی جھکی لامبی پلکوں کو دیکھنے کے بعد اس نے عین کا وہی ہاتھ تھاما اور اپنی داڑھی پر رکھ دیا۔۔۔ عین کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے۔۔۔

ڈویوان لوودی۔۔۔؟ جہان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کے اطراف میں بکھری لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔۔۔

آئی ڈونٹ نو! "عین نے سر جھکائے سرگوشی کی۔۔۔"

جہان نے نرمی سے اسے اپنی طرف کھیچ کر اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔۔۔ وہ چند سیکنڈ بعد اسکے گرد نازک حصار باندھتی اس کی گردن میں منہ چھپا گئی۔۔۔ دونوں کے دل بے ہنگم دھڑکتے ان کی محبت کا اعلان کر رہے تھے لیکن ابھی اس محبت کا اقرار باقی تھا۔۔۔



راحم نانیاں نانیاں کرے گا۔ - اچھا پارا بچہ بنے گا نہ؟
 ہاتھ روم کا دروازہ آدھا کھولے وہ بکھرے بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوارتے راحم کو ہاتھ
 ٹب میں بھرے نیم گرم پانی میں بٹھاتے ہوئے بولی۔۔

نو!! "راحم نے چھوٹے سے ہونٹ باہر نکالتے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔"
 کیوں۔۔۔؟

جو اچھے بچے بنتے ہیں نہ ان کو اتنی زیادہ "چیچی" ملتی ہے۔۔۔ ہائے راحم کو تو نہی ملنی پھر۔۔
 اور ٹوٹا بھی۔۔ ہم کارٹونز بھی دیکھنے کو ملتے لیکن راحم نے تو نہیں نہانہ پھر ہم یہ سب کسی
 اور کو دے دیں گے۔۔ ٹھیک ہے؟؟

www.urdu novels mania.com

میں شاف (صاف) پاراشا بچہ ہوں نا۔۔ میں اچھا ہوں، پاراشا کووٹ (کیوٹ) بے
 بی۔۔

اس کی باتیں سن کر انانے بے ساختہ اڈ آنے والی مسکراہٹ روکی۔۔

آدھ کھلے دروازے سے جھانکتا ویر اپنی "چلتی پھرتی بلا" کی چالاکی پر سر ہلا کر واپس ہو گیا۔۔۔ وہ آفس کا کام کرتے کرتے ان کی گفتگو سن کر یہاں آیا تھا۔۔۔

آووراہم کتنا اچھا ہے۔۔۔ ساتھ ہی انانے شیمپو اسکے بالوں پر مل دیا۔۔۔ راہم ڈر کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔ بینڈ شاوور کی مدد سے اس نے راہم کے سر پر پانی ڈالا تو وہ اس سے لپٹ گیا۔۔۔

یہ بس بس ہو گیا۔۔۔ ارے راہم نے تو نہا بھی لیا۔۔۔ گڈ بوائے! اس نے زور سے اسکے گیلے ملائم سے گال چومے۔۔۔

چونکہ آج پہلی بار بغیر "ریں ریں" کے نہا کر اس نے بڑا "کارنامہ" کیا تھا اس لئے وہ اپنا یہ کارنامہ ابا حضور کو سنانے کے لئے اسی حالت میں ہاتھ روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

ارے! راہم واپس آؤ۔۔۔ انانے خفت سے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔ لیکن اس نے شاہ ویر کے پاس پہنچ کر ہی دم لیا۔۔۔ اس کی اتنی جرات پر شاہ ویر بھی شرمندہ ہو گیا۔۔۔

بابا میں۔۔۔۔

"راحم میں نے کیا کہا ہے واپس آؤ۔۔"

وہ جو جوش و خروش سے کچھ کہنے لگا تھا انا کی غصیلی آواز پر "انسان کا پتر" بنتا چپ چاپ واپس ہو گیا۔۔

انانے اسے پکڑ کر اندر کھینچا اور دروازہ بند کر دیا۔۔ راحم کتنی بری بات ہے ایسے باہر نہیں جاتے۔۔ وہ اسکو نرمی سے سمجھاتی تو لیے سے اسکے بال خشک کرنے لگی۔۔ راحم اسکی ہر بات کو غور سے سنتا تھا۔ اب بھی وہ خاموش سا اس کو سن رہا تھا۔۔

www.urdu novels mania.com

انا کو اس پر بے انتہا پیار آیا۔۔ اس کو تو لیے میں لپیٹ کر اس نے بیڈ پر لا کر بٹھا دیا۔۔
تو لیے میں لپٹا نھنا سا راحم اس وقت بہت ہی کیوٹ لگ رہا تھا۔۔

شاہ ویر آپ بھی شاور لے لیں پھر ایک گھنٹے تک نکلنا بھی ہے۔۔ اس نے وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔ آج ان کی آئمہ کے ہاں دعوت تھی اور انا جانتی تھی آج اسکی اچھی درگت بننے والی تھی۔۔

ویر لپ ٹاپ کھسکا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔ اکٹھے شاور نہ لے لیں کیا خیال ہے۔۔؟ اس کے قریب رکتا وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو انا نے خفت سے اسے دیکھا۔۔

"بابا!! نو!" بری بات۔۔۔۔

راحم کے بولنے پر انا نے تنبیہی نظروں سے ویر کو دیکھا۔۔ اس کے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کریں۔۔ وہ سمجھنے لگا ہے باتوں کو۔۔

www.urdu novels mania.com

مطلب اکیلے میں کر لیا کروں ایسی باتیں۔۔؟ خیر اکیلے میں پھر خالی باتیں تو نہیں ہوں گی۔۔ اس کے بے باقی سے کہنے پر انا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔

اس نے ویر کو ہاتھ روم کی طرف دھکیلا اور واپس مڑتی راحم کو کپڑے پہنانے لگی۔۔ کالی کاٹن کی شلوار قمیض پہنا کر اس نے راحم کے چھوٹے سے پاؤں میں براؤن سینڈل پہنائی۔۔ اس نے برش سے اسکے بالوں کو اس طرح سنوارا کہ وہ ماتھے پر سیدھے گرتے تھے۔۔

دوپٹہ اوڑھتی وہ بیڈ پر بیٹھے رہنے کی تلقین کرتی میر کو دیکھنے کے لئے گئی کہ وہ تیار ہوا ہے یا نہیں۔۔ عدیل شاہ معصروفت کے سبب جانے سے معذرت کر چکے تھے۔۔

دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہوئی تو وہ بیڈ پر اوندھا لیٹا ہوا تھا۔۔ میر طبیعت ٹھیک ہی تمہاری۔۔؟

www.urdu novels mania.com

!! جی آپی۔۔

وہ سیدھا ہوتا اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

انانے اسكے سته هونے چهرے كو تشویش سے ديكھا۔۔ بیٹا كیا هوا ہے مجھے بتاؤ۔۔ اس كے پاس بیٹپر بیٹھ كروه گویا هونی تو میرا سكي گود میں سر ركھ گیا۔۔ اسكے نین كٹورے آنسو بهانے لكے۔۔

ارے ارے یہ همارا میر تو نہیں ہے۔۔ وه تو دوسروں كو رلانا جانتا ہے۔۔ اس كے بالوں میں انگلیاں چلاتی وه اسے بهلانے لگی۔۔

میرا بیٹا مجھے بهی نہیں بتائے گا كه كیا هوا ہے۔۔ ؟ اسكے پیار بهرے لجه پر میر كو مزید رونا آیا۔۔

ماما كی یاد آر هی ہے۔۔ گیلی سانس كھینچ كروه سیدھا هو كراپنے ہاتھوں كو تكلنے لگا۔۔

ماما واپس تو نہیں آ سكتیں۔۔ ایسے دکھی هوكے تو انكو بهی تكلیف هوكی۔۔ میں تو هوں نہ تمهارے پاس۔۔ تم نے كوئی بهی بات كرنی هوبلا جھك مجھ سے كرنا۔۔ كوئی كام هو تو سب سے پہلے مجھے بتانا۔۔ ٹھيك ہے۔۔ ؟ میرے بیٹے كو ادا اس هونے كی ضرورت

نہیں۔۔۔ آج سے ہم ایک پارٹی ہیں،، اوکے!!! شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال بکھیرے۔۔

ڈن!! وہ بھی ہلکا سا ہنس دیا۔۔

چلو شاباش اٹھو فریش ہو کے ریڈی ہو جاؤ۔۔ اور تمہارے بال کتنے روکھے ہو رہے ہیں۔۔ واپس آ کر ہیئر آئل لگاتی ہوں میں۔۔ ایسے لگ رہا ہے گھونسلہ بنا ہوا ہے۔۔ تنقیدی نظروں سے اسے دیکھتی وہ شروع ہو گئی تھی۔۔

اسے بلانے کے لئے آتا ویران دونوں کو باتوں میں مصروف پا کر آسودگی سے مسکرا دیا۔۔ دن بدن وہ اسے مزید اپنا دیوانہ کرتی جا رہی تھی۔۔



ٹی پنک ٹشو کے شارٹ فراق کیپری میں ملبوس پیروں میں پنک ہی کھسہ پہنے وہ جلدی ہاتھ چلاتی گالوں پر گل لال بکھیر رہی تھی۔۔ نیوڈپنک لپ سٹک لبوں پر لگانے گلابی گالوں پر سایہ فگن گہنی پلکوں کو اٹھاتی وہ آنکھوں میں کاجل کی بریک لکیر لگاتی بھوری آنکھوں کو دو آتشہ کر گئی۔۔

نشرٹ کا ٹوٹا بٹن ہاتھ میں تھامے وہ عجلت میں کمرے میں داخل ہوا لیکن اسے مصروف پا کر وہ واپس جانے ہی لگا تھا کہ انانے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔۔

آپ مجھے کسے بغیر کیوں جا رہے تھے۔۔؟ اس نے خفگی سے کہا اور اسے لئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آگئی۔۔ الماری کھولتے اس نے ایک باکس سے سوئی دھاگان نکالا اور دیہان سے سوئی میں دھاگا ڈال کر اس کی طرف بڑھی۔۔

بار بار چہرے پر آتے سٹریٹ بھورے بالوں کو اس نے کوفت سے پیچھے ہٹایا۔۔ ویر کو ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس نے بٹن ہاتھ میں تھاما۔۔

اس کے قریب ہوتی وہ مصروف سے انداز میں ہٹن ٹانگے لگی۔۔۔ ویر اسکے عارضوں پر سایہ فگن پلکوں کو دیوانگی سے تیکنے لگا۔۔۔ پلکوں سے ہوتی اسکی نگاہ ہونٹوں کو حفظ کرتی اسکی پتلی گردن پر ابھری بیوٹی بون پر ٹک گئی۔۔۔

کب اس بندے پر ترس کھانے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ وہ مسکین سی شکل بنا کر بولا تو انا کو ہنسی آگئی۔۔۔

بہت جلد "ایک ادا سے کہہ کر پیچھے ہٹی وہ اسکا دل گھائل کر گئی۔۔۔"

اف!!! "اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تو انا نے بھنویں اچکائیں۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

آپ کی یہی ادائیں بندہ ناچیز کو گھائل کرتی ہیں۔۔۔ اس کی طرف جھک کر وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔۔

ہٹیں بھی!!! "دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

!! اچھا، تھینک یو

"!! یورو یلکم ہز بینڈ ڈیسریسٹ"

وہ مسکرائی تو اس کے گال میں ہلکا سا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

یو آر سو کیوٹ یار! دل کرتا ہے تمہیں کھا جاؤں۔۔ اس نے انا کے گال کھینچے۔۔

"چھی! گندے ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔"

اس نے شرارت بھری آنکھوں سے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں! میں کھا سکتا ہوں آپ کو، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اینڈ آئی ایم شیور کہ آپ بہت ٹیسٹی ہیں۔۔

اس نے ایک گہری نگاہ انا پر ڈالی۔۔

اس نے گڑبڑا کر ہینڈ بیگ پکڑا اور "چلیں بھی اب" کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔



!!ہائے

مردانہ آواز پر عین نے ذرا سا دروازہ کھول کر اسے سہرا پیر دیکھا۔۔ دیکھو انکل آج کوئی سالن نہیں ہے ہمارے پاس، کل آنا شاہاش!! کہہ کر اس نے ٹھاکے کی آواز سے دروازہ بند کر دیا۔۔

میر اپنی بے عزتی پر تلملا گیا۔۔ میں سالن مانگنے والا لکٹا ہوں۔۔ لائٹ سیر یسلی؟؟

پچھے ہٹو تم!! ویر نے ہنسی چھپا کر اسے پیچھے ہٹاتے دروازہ دوبارہ ناک کیا۔۔

نہیں ہنس لیں آپ،، خیر ہے!! میر خفگی سے گویا ہوا۔۔

میں نے کہا نا۔۔۔۔۔ عین دوبارہ دروازہ کھولے غصے سے کہتے کہتے رکی۔۔۔ شاہ ویر بھائی
آپ۔۔۔؟ آئیں نا اندر۔۔۔

خوش اخلاقی سے مسکرا کر اس نے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

ویر مسکرا کر سر کو خم دیتا اندر چلا گیا۔۔۔ اسکے پیچھے داخل ہوتے میر کو اس نے آنکھیں
چھوٹی کر کے دیکھا۔۔۔

ہنہ!! اس کی طرف دیکھ کر نظریں گھماتا وہ ویر کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

السلام علیکم! "آپی کیسی ہیں آپ" ماشاء اللہ یہ گولو مولو شاہ بے بی کتنا کیوٹ ہے۔۔۔
اس کا حال پوچھتے ہوئے ساتھ ہی وہ راحم کا گال چوم گئی۔۔۔

و علیکم السلام! میں بالکل ٹھیک۔ تم ٹھیک ہو نہ؟ حال احوال پوچھتی وہ دونوں اندر کیسٹ
روم کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

آئمہ نے ننگلی سے انا کو دیکھا۔۔۔ یہ لڑکی کچھ دیکھی دیکھی لگ رہی ہے۔۔۔

انانے ویر کے پہلو میں براجمان جہان کی طرف بے چارگی سے دیکھا۔۔۔ نانووو!! ان کے قریب بیٹھتی وہ ان کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔ کافی دیر لگے شکوے چلتے رہے۔۔۔

راحم انانے کی گود سے اتر کر روم میں ادھر ادھر چکر لگانے لگا۔۔۔

"!!! اوٹڈے"

میر نے راحم کا بازو پکڑ کر اسے خیالی جہاز اڑانے سے روکا تو لوازمات سرور کے واپس جاتی عین نے سب سے نظر بچا کر میر کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔۔

تمہیں کیا تکلیف ہے اس سے "گدو"۔۔۔ پھر نے دوا سے۔۔۔

تم چپ کرو "چھپکلی" تم سے میں نے بات نہیں کی۔۔۔

عین کو توپتنگے لگ گئے۔۔ تم کیا ہو بندر، الو، کرلیے کے گندے چھلکے!! بولتے بولتے وہ ہانپ گئی۔۔

تم تم۔۔!! میرے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

عین بیٹھ جاؤ "جہان نے اسے تنبیہی نظروں سے دیکھ کر کہا تو وہ ہنکارا بھرتی راہم کو میر کی " گرفت سے کھینچتے الگ تھلگ رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں!! اویر نے شرارت سے جہان کا کاندھا تھپتھپایا۔۔ جہان نے معصومیت سے اسے دیکھا۔۔ تم کیسے ہو؟

"الحمد للہ! شادی شدہ ہوں"

دونوں کا مشترکہ قہقہہ گونجا۔۔ خوشگوار گفتگو کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔ رات دیر تک خوب محفل جسی رہی۔۔ جب وہ واپسی کے لئے کھڑے ہوئے تو عینِ راحم کو لئے انا کے پاس آئی جو اس سے کافی مانوس ہو گیا تھا۔۔

آپی میں اسے آج اپنے پاس رکھ لوں۔۔؟ اس نے امید سے پوچھا۔۔

نہیں یار بہت تنگ کرے گا۔۔ اور اس کے بابا بھی اجازت نہیں دیں گے۔۔

عین نے مایوسی سے اسے دیکھا تو انا نے اسے ساتھ لگا کر تہمتپتایا۔۔ کوئی بات نہیں عین! میں پھر بھیج دوں گی راحم کو یہاں۔۔ اور تم بھی آتی رہنا ہاں بھائی کے ساتھ۔۔

www.urdu novels mania.com

!!جی

اس سے مل کر وہ الگ کھڑی ہو گئی۔۔

ان سب کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آئی اور ادھر ادھر چکر لگانے لگی۔۔

کال پر مصروف ہان نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کے اس کی طرف دیکھا۔۔

وہ اپنے آپ سے الجھتی پنک نائٹ ڈریس نکال کر ہاتھ روم میں چلی گئی۔۔

جہان نے وقت دیکھا تو بارہ بج رہے تھے۔۔ شاہروہ پہلے ہی لے چکا تھا۔۔ اپنے تن سے شرٹ جدا کر کے اس نے بغیر دیکھے صوفے کی اوڑھ پھینکی جو بیڈ کی طرف بڑھتی عین کے منہ پر جا لگی۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔؟ وہ جنگلی بلیوں کی طرح اس سے لڑنے پر آمادہ ہوئی۔۔

www.urdu novels mania.com

گرے ٹراؤزر میں ملبوس ہان نے شولہ جو الاہنی اپنی بیوی کو دیکھا۔۔ آ۔۔ تم راستے میں نہ آتی،، میں نے تو وہاں پھینکی تھی۔۔ اس نے آنکھ سے اشارہ کیا۔۔

اچھ۔۔۔۔۔ وہ لڑنے کا ارادہ ترک کرتی بیڈ کے ایک طرف ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔ پنک نائٹ سوٹ میں کالے گھنگھریالے بالوں کو اونچے جوڑے میں باندھے وہ ناخن چباتے ہوئے سوچوں میں گم تھی۔۔۔

اس کے سامنے سے گزر کر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس پکڑتے جہان نے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے اسے دیکھا۔۔۔

کوئی پرابلم ہے؟ پانی پی کر گلاس سائیڈ میں رکھتے وہ اس کے سامنے کھڑا استفسار کرنے لگا۔۔۔

عین نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔ آپ جان بوجھ کر ایسے میرے سامنے آتے ہیں نہ تاکہ میں فلمی ہیروئن کی طرح شرما کر "دوپٹہ دانتوں میں دبا کم دانتوں سے کتر" ہی جاؤں۔۔۔ لیکن میں نہ "مرحہ" کے ناول کی ہیروئن ہوں۔۔۔ مجھے ہلکے میں نہیں لینا۔۔۔ اس نے دیدے نچا کر کہا۔۔۔

اسکی بے تکی بات پر جہان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟؟
پریشان ہو؟

نہیں پریشان تو نہیں ہوں۔۔ میں بس ایک بات سوچ رہی تھی۔۔ آپ کو پتہ میں نے آپنی
سے راحم کو ادھر چھوڑ کر جانے کو کہا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھیں نا۔۔ میرا بہت دل
!! کر رہا تھا اس کے ساتھ کھیلنے کو۔۔ اتنا ازیادہ کیوٹ ہے وہ

تصور میں وہ ہونٹوں کو گول کر کے راحم کے گال پکڑتی حقیقتاً جہان کے گال کھینچ گئی۔۔

جہان نے اس کے چھوٹے گلابی ہونٹوں کو دیکھا اور پھر۔۔۔۔۔ وہ اس کو اپنے سینے سے
لگاتے ایک ہاتھ اسکے سر کے نیچے رکھتے جب کہ دوسرے ہاتھ سے اسکی کمر کو پکڑتے وہ
پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی جان ہلکان کر گیا۔۔

عین کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔۔ وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے دور ہٹانے کی
کوشش کرنے لگی۔۔ جہان اسے گرفت میں لئے بیڈ پر گر گیا۔۔ اپنے اوپر اس کا بوجھ

برداشت نہ کرتے عین کا سانس بند ہونے لگا۔۔ وہ اس کی پیٹھ پر مکے مارنے لگی۔۔ بالآخر اپنے جذبات پر لگام ڈالتے وہ اس کے اوپر سے اٹھا۔۔ عین نے اپنے بے انتہا سرخ ہوئے ہونٹوں کو کھول کر گہرے سانس لینے لگی۔۔

سانس درست ہونے پر وہ اٹھ بیٹھی اور جہان کے برہنہ سینے پر مکے مارنے لگی۔۔ بہت بہت۔۔۔۔ وہ ہیں آپ۔۔

جہان نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔۔ عین خاموشی سے اس کے سینے سے لگی بیٹھی رہی۔۔ آخر اس کی تان پھر وہیں پر ٹوٹی۔۔

ہاں؟؟ سر اونچا کیے وہ اسے پکار گئی۔۔

"!! جی جانِ ہان"

اس کے طرزِ مخاطب پر وہ اسے دیکھتی مسکرا دی۔۔۔

مجھے بے بی چاہیے۔۔ اس نے نیا شوشہ چھوڑ دیا۔۔

ابھی نہیں!! پہلے تمہاری پڑھائی مکمل ہو جائے۔۔ جہان نے اس کا گال چوم کر کہا۔۔

نہیں نا، مجھے چاہیے اپنا بے بی۔۔ وہ بضد ہوئی۔۔

ابھی بہت چھوٹی ہو تم!! وہ اسکی گردن میں گہرا سانس بھر کر گویا ہوا۔۔

عین کسمسا کر اس کے حصار سے نکلی۔۔ کہاں سے چھوٹی ہوں میں؟؟ اسکے چہرے پر خفگی ہی خفگی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

جہان نے دوپٹے سے بے نیاز اس کے پر شباب وجود کو دیکھا جہاں چڑھتی جوانی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔ اس نے بہت مشکل سے اپنے آپ کو بہکنے سے روکا۔۔

سوچ لو میری قربت برداشت کر لوگی۔۔؟ ابھی ذرا سا چھونے سے تمہاری کیا حالت ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے کچھ دیر پہلے اسکے اکھڑتے سانس کی طرف اشارہ کیا۔۔

اسکے بے باک لہجے پر عین خود میں سمٹ گئی لیکن وہ اس کی آنکھوں میں ثبت تحریر پڑھ چکا تھا۔۔

بس کچھ دن!! پھر ہم اپنے رشتے کو آگے بڑھائیں گے۔۔ دلکشی سے کہتے وہ لائنٹ بند کرتا اسکے برابر لیٹتا اسے تکنے لگا۔۔

Urdu novels mania
www.urdu novels mania.com

اے۔۔ اے۔۔ ایسے۔۔ کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟

تمہیں نہیں پتا میں ایسے کیوں دیکھ رہا ہوں۔۔ جو اباً وہ سوال کر گیا۔۔

!! نہیں

وہ سرے سے انکاری ہوئی۔۔

اب تم اتنی بھی بچی نہیں ہو، یہ آج تمہیں قریب سے محسوس کرنے پر اندازہ ہوا ہے۔۔

اسکی بے باکی پر وہ سمٹ کر رخ دوسری جانب موڑ گئی۔۔ جہان نے اس کے گرد بازو
حائل کرتے آنکھیں موند لیں۔۔



!!ٹک ٹک ٹک ٹک
ویرانے میں ہیل کی ٹک کی آواز نے خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔۔ پنڈلی تک آتے
سیاہ ڈھیلے کرتے کے ساتھ سیاہ جمیز اور سرخ پینسل ہیل میں وہ تیز قدم اٹھاتی ایک
سنسان عمارت میں داخل ہو گئی۔۔

آنکھوں پر گلاسز ٹکاتے اس نے ہاتھ سے چہرے پر موجود نقاب کو مزید درست کیا۔۔ اس کے مطلوبہ جگہ پہنچتے ہی اندر موجود وجود میں حرکت ہوئی۔۔

کل تک کام ہو جانا چاہئے۔۔ اور یاد رہے کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ اسے اتنا ذلیل "کرنا کہ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔۔ تنفر بھری نسوانی آواز ابھری۔۔

یہ لو! اس نے پھولا ہوا لٹافہ بڑھایا تو پہلے سے موجود وجود نے لٹافہ پکڑ لیا۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"!! ہو جائے گا کام۔۔"

اسکی یقین دہانی پر نسوانی وجود ہیل سے ٹک ٹک کی آواز پیدا کرنا واپسی کے راستے چلا گیا۔۔



تیل کی بوتل پکڑے وہ لاؤنج میں آئی اور دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ چلو بھئی آجاؤ میرا!! اس نے لان کی طرف جاتے میرے کو بلایا جو اسکے ہاتھ میں تیل کی بوتل دیکھتا منہ بنا گیا۔۔۔

چلو شاہباش آؤ۔۔ بال بہت روکھے ہو گئے ہیں سب کے۔۔ اس نے "سب کے" پر زور دیتے ترچھی نظروں سے اپنے اپنے کاموں میں مصروف عدیل شاہ اور ویر کو دیکھ کر کہا۔۔

میرا اسکے سامنے نیچے قالین پر بیٹھ گیا۔۔ انا نے ہاتھ میں تھوڑا سا تیل ڈالا ہی تھا کہ اسکے بالوں کی مانگ نکالتے اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔

میرا تمہارے سر میں جوئیں ہیں؟؟؟
اسکی حیرت بھری آواز پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا۔۔

کتنے لاپرواہ ہو تم۔۔۔ اور یہ اتنے لمبے بال کس خوشی میں رکھے ہیں۔۔۔ غضب خدا کا!!
 اتنے لمبے بالوں کی آسانی سے چوٹی بن جائے گی۔۔۔ پتہ نہیں کیا اول جلول فیشن کرتے
 رہتے ہو۔۔۔ چلو اٹھو بال کٹوا کر آؤ۔۔۔

"!! اٹھو سنائی نہیں دے رہا تمہیں"
 اسکی غصیلی آواز پر وہ چارو ناچار اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اسکی اچھی خاصی طبیعت ستھری ہونے پر ویر اور عدیل شاہ نے ہنسی دبائی۔۔۔

آپ دونوں کیا دانت نکال رہے ہیں۔۔۔ چلیں آئیں آپ بھی۔۔۔
 وہ مصنوعی گھوری ڈال کر بولی۔۔۔
 www.urduNovelsMania.com

آ۔۔۔ مجھے تو کام ہے کچھ میں بعد میں لگوا لوں گا،، بابا آپ لگوائیں ابھی۔۔۔ عدیل شاہ کو پھسا
 کر وہ نکل گیا۔۔۔

وہ کیا کرتے، چپ چاپ انا کی طرف دیکھنے لگے۔۔

انکی معصومیت پر انا کو ہنسی آئی۔۔ وہ انکے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور انکے بالوں میں تیل لگانے لگی۔۔ جب تک وہ سر میں مالش کر کے فارغ ہوئی عدیل شاہ غنودگی میں جا چکے تھے۔۔

اتنی دیر میں میر بھی آچکا تھا۔۔ چھوٹے کٹے بالوں میں اب وہ قدرے بہتر لگ رہا تھا۔۔ انا نے اسے بٹھا کر پہلے اسکا سر دیکھنا شروع کیا۔۔

میر نے سر کھجایا تو اس نے میر کے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔
 "دیکھ رہی ہوں نہ میں،، اب تمہارا ہاتھ بالوں تک نا آئے۔۔"

میر نے رونی صورت بنا کر خود کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔۔ تقریباً دو گھنٹوں میں وہ اسکا سر صاف کر چکی تھی۔۔ اسکے بعد اس نے میر کے بالوں میں تیل لگا کر خوب مالش کی۔۔

آپ بہت اچھی مالش کرتی ہیں ماما کی طرح " اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ مسکرا کر گویا ہوا۔ "

تم بھی بیٹے ہی ہو میرے!! اسکا ماتھا چوم کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

تھینک یو!! ہماری زندگی میں آنے کے لئے۔۔

وہ اس سے لپٹ گیا۔۔

انانے مسکرا کر اسکی پیٹھ سہلائی۔۔ پلکوں کی جھری سے یہ منظر دیکھتے عدیل شاہ کے رگ و جاں میں سکون سرائیت کر گیا۔۔

بالاخر اب ان کا مکان "گھر" لگنے لگا تھا۔۔



جی آنٹی کیسی ہیں آپ؟؟ جی ہم سب ٹھیک ہیں۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔ خیریت تھی آپ نے آج اتنے دن بعد فون کیا۔۔ اچھا اچھا انا سے ملنے آنا چاہ رہی ہیں۔۔

اپنے نام پر کمرے کی چیزیں سمیٹتی انا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جو نظروں میں اشارہ کرتا فون پر بات کرنے لگا۔۔

ٹھیک ہے ضرور آئیں آپ کا اپنا گھر ہے۔ جی جی بابا کو انظارم کر دوں گا میں۔۔ اوکے سب !!! کو سلام دیجیے گا۔۔ اللہ حافظ

کال بند کر کے وہ سائٹیڈ ٹیبل پر رکھتے بیڈ کے کنارے ٹک گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ آنٹی یا سمین تھیں،، بابا کی منہ بولی بہن ہیں۔۔ پہلے ہمارے گھر کے آس پاس ہی " رہتے تھے تو وہ اکثر آ کر گھر کے کام کر جاتی تھیں۔۔ بہت نائس ہیں۔۔ وہ آنا چاہ رہی ہیں " تم سے ملنے۔۔

وہ دھیمے لہجے میں انکی آمد کا مقصد بتانے لگا۔۔

اچھا صحیح!! تو کل کے لئے کیا بندوبست کروں پھر۔۔۔؟ وہ سوالیہ ہوئی۔

"آپ کو جو بہتر لگے۔۔۔"

وہ گویا ہوا تو انا کی نگاہ سائیڈ ٹیبل پر دھرے تیل پر گئی جو وہ رکھ کر بھول چکی تھی۔۔۔

اہاں!! یہ تو میں بھول ہی گئی۔۔۔ اب تو آپ بلکل فری ہیں۔۔۔

اسکی نگاہوں نے تعاقب میں دیکھتے ویر نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔ "ہم تو آپ کے رحم و کرم پر ہیں،، جو چاہیں کیجیے۔۔۔"

اس کے خالص عاشقانہ انداز پر وہ مسکائی۔۔۔

وہ تیل تھامے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی جو بیڈ پر بیٹھا سر اونچا کیے اسے تکیے میں مصروف تھا۔۔

انانے اس کے سر پر تیل لگاتے ہوئے شرارت سے اسکی داڑھی پر بھی مل دیا۔۔

وہ اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتا اسکے پیٹ کے ساتھ سر ٹکا گیا۔۔ اسکے اس انداز پر انانکی دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ہوا۔۔

وہ اسکی کمر تھامے قمیض کے اوپر ہی اپنے لب رکھ گیا۔۔ وہ بے اختیار اسے تھامتگی گہرے سانس لینے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

!!و۔۔ویر۔۔۔

آنکھیں بند کیے گہرے سانس لیتی ہلکی آواز میں وہ اسے پکار گئی۔۔

جی ویر کی جان، ویر کے دل کی دھڑکن!! "وہ اسے کمر سے تھامے ہی اپنی اوڑھ کھینچ کر بیٹھے" بیٹھے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔ اس کے پیر زمین کو چھو رہے تھے۔۔

آ۔۔ کیا کر رہے ہیں یہ،، آئل لگا ہے میرے ہاتھ پر۔۔ وہ جھنجھلائی۔۔

وہ اسے بیڈ پر لٹا کر خود اس پر سایہ فگن ہو گیا۔۔ انا نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کجا کہ وہ بیڈ کی چادر کو خراب کر دیتے۔۔

ہاتھ سر سے اوپر اٹھانے سے اسکے جسم کے نشیب و فراز اور بھی نمایاں ہو گئے۔۔ اس کو گہری نظروں سے دیکھتے ویر کی آنکھوں میں سرخ لکیر ابھری۔۔

www.urdu novels mania.com

آپ کی کمر کا سائز کیا ہے۔۔ ؟؟

وہ اس پر مزید جھکتے بھاری آواز میں گویا ہوا۔۔

ت۔۔ تیس!! "اپنے چہرے پر پڑتی اسکی گرم سانسوں سے ہلکان وہ حلق تر کرتے ہوئے"
بولی۔۔

"اتنی پتلی کمر!!" واللہ آپ کی یہ پتلی کمر مجھے پاگل کرتی ہے۔۔

وہ آنچ دیتے لہجے میں بولتے اسکی کمر پر ہاتھ پھیر گیا۔۔

وویر۔۔!! اسکی بے باک حرکتوں پر وہ رو دینے کو ہوئی۔۔

اپنے بے لگام ہوئے جذبات کو لگام ڈالتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے اوپر سے ہٹ
گیا۔۔

وہ سرخ چہرہ لیے آہستہ سے اٹھتی ہاتھ دھونے چلی گئی۔۔

آخر کب تک؟ آخر کب تک آپ مجھ سے بھاگیں گی۔۔ آنا تو آپ کو میری طرف ہی ہے۔۔"

دلکشی سے مسکراتے وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔۔ اسکی داڑھی میں نمایاں ہوتا ڈمپل ذرا کی ذرا جملک دکھلاتا شرمنا کر چھپ گیا۔۔



اس نے ایک دفعہ پھر سے پڑھنے کی کوشش کی لیکن بے کار!!! وہ کب سے پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سب کچھ سر کے اوپر سے گزر رہا تھا۔۔

کل اسکا انگلش کا پیپر تھا۔۔ سب کچھ یاد کرنے کے باوجود اب ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کبھی پڑھا ہی نہیں۔۔ ٹینشن سے وہ رو دینے کو ہوئی۔۔

وہ سویرے سویرے ہی پیپر کی تیاری کے لیے جاگ گئی تھی۔۔ کتاب میز پر پٹخ کر اس نے باورچی خانے کا رخ کیا۔۔

گلاس میں پانی انڈیل کر وہ کھڑے کھڑے ہی پینے لگی۔۔ جہاں جو گنگ سے واپس آیا تو کچن میں اسے کھڑا دیکھ کر یہیں آ گیا۔۔

واہ آج تو لوگ صبح صبح ہی جاگ گئے ہیں۔۔ اس کے ہاتھ سے گلاس پکڑتا وہ اسکا جوٹھا پانی پینے لگا۔۔

مجھے تنگ نہ کریں آپ میں پہلے ہی پریشان ہوں۔۔ اسکی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے۔۔

ارے۔۔ کیا ہوا ہے؟؟ وہ سنجیدہ ہو گیا۔۔

کل پیپر ہے میرا اور مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہو رہا، ایسے لگ رہا ہے سب کچھ بھول گیا ہے۔۔ اس نے شوں شوں کرتے ہوئے کہا۔۔

اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔ آآ ایسا کرتے ہیں میں تمہیں پریپریشن کروادیتا ہوں۔۔ آج ویسے بھی فری ہوں میں۔۔ کیا خیال ہے۔۔؟؟

اس نے عین کے لکھے بال سنوارتے ہوئے کہا تو وہ امید سے اسے دیکھنے لگی۔۔ ٹھیک ہے۔۔!! میں ناشتہ بنا لوں پھر شروع کرتے ہیں۔۔

ایک گھنٹے بعد وہ اس کے سامنے کتاب رکھے بیٹھی تھی۔۔ اس نے لکھے بالوں کو ایک بار پھر سے گول مول کرتے جوڑے میں قید کر لیا۔۔

چلو ایسا کرو یہ "پندرہ مضمون" ہیں یہ یاد کرو پہلے،، تمہارے پاس آدھا گھنٹا ہے۔۔ اسے حکم دیتے وہ سکون سے پیچھے رکھے تکیے سے کمر ٹکا گیا۔۔

اسکی بات پر عین کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔ آدھے گھنٹے میں پندرہ مضمون؟؟

ہاں بلکل!! تم انہیں رٹے نہ لگاؤ بلکہ انکے ٹاپک کو دیکھ کر ڈیٹیل ایک نظر دیکھ لو۔۔ کرنی تو سیلف رائٹنگ ہی ہے۔۔ اس نے ٹپ دی۔۔

اوکے!! سر ہلا کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور وقت کو مد نظر رکھتی تمام مضامین کو ایک ایک نظر دیکھنے لگی۔۔

وقت مکمل ہوتے ہی ہان نے اس سے دو تین ٹاپک لکھوائے جو اس نے بلکل صحیح لکھے۔۔

www.urdu novels mania.com

ویری گڈ!! اب یہ سب چیپٹرز کے صرف آنسر کو ایسچنر یاد کرو۔۔ ایک گھنٹہ کافی ہے۔۔
!!چلو

اسی طرح وہ سارا دن اسکے بتائے طریقے کے مطابق پیپر کی تیاری کرتی رہی۔۔ رات کو وہ جلدی سو گئی تاکہ صبح جلدی اٹھ کر سب کچھ دوبارہ ایک نظر دیکھ لے۔۔

جہاں سب کاموں سے فارغ ہوتا فریش ہو کر آیا اور نیند میں ڈوبی ہوئی عین کے برابر لیٹ کر اپنا رخ اسکی طرف کر گیا۔۔

اسکے معصوم نقوش کو نظروں سے حفظ کرتے اسکی نگاہ ہونٹ پر ٹکی بالوں کی ایک لٹ پر ٹھہر گئی۔۔ اسے نا جانے کیوں جیسی محسوس ہوئی۔۔

انگلی کی پور سے اس نے نہایت آہستگی سے لٹ کو ہونٹ کے اوپر سے ہٹا دیا۔۔ وارفتگی سے اسکے لبوں کو تکتے وہ جھکتا اپنے لبوں سے ہلکا سا چوم گیا۔۔ باری باری وہ اسکے باقی نقوش کو چومنے لگا۔۔

وہ نیند میں کسماستی اس کے سینے میں سرچھا گئی۔۔ اسکی نیند خراب ہونے کے خیال سے وہ اپنے آپ کو مزید گستاخیاں کرنے سے بعض رکھ گیا۔۔ اس کے بازو کو پکڑ کر اپنے گرد حائل کرتے وہ اسے مکمل اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند گیا۔۔



ہاں پیچھے ہٹیں!! اللہ اتنا وقت ہو گیا۔۔ دیر سے آنکھ کھلنے پر وہ رو دینے کو ہوتی۔۔

جہان نے کسماس کر آنکھیں ہلکی سی واکیں۔ اس کو اپنے حصار سے آزاد کرتا وہ سیدھا لیٹ گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ جلدی سے واش روم میں گھس گئی۔۔ لائنٹ شید کی پیری شرٹ زیب تن کیے وہ عجلت میں باہر نکلی اور کتاب پکڑتی جلدی جلدی چکر لگاتی پڑھنے لگی۔۔

دو گھنٹوں بعد اسے کمرہ امتحان میں پہنچا تھا۔۔

ہاں اٹھ کر فریش ہوتا کچن میں چلا گیا۔۔ واپسی پر اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے میں انڈا اور بریڈ کے دو سلائس تھے۔۔

وہ بیڈ پر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔۔ بریڈ کا ٹکڑا توڑ کر اس نے اعین کے سامنے کیا جو کتاب میں بری طرح غرق اسکی موجودگی سے بھی لاعلم تھی۔۔

عین یہ کھا لویا راتنی ٹینشن نہ لو بہت اچھا ہوگا پیر۔۔ وہ فکر مندی سے اسکی طرف دیکھ کر بولا۔۔

وہ اسکا بڑھایا ہوا نوالہ منہ میں ڈالتی ساتھ ساتھ پڑھنے لگی۔۔
www.urduNovelsMania.com

خالی برتن سائیڈ پر رکھتے وہ ڈریسنگ سے برش اٹھا لایا اور اسکے جوڑے کو کھول دیا۔۔

عین نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ اوں ہوں!! رہنے دیں۔۔ وہ عجلت میں بولی۔۔

میں کر رہا ہوں نہ!! کھڑے ہوئے ذرا سا جھکتے وہ اسکے گال پر بوسہ دے گیا۔۔

عین کے ماتھے کی شکنیں ختم ہو گئیں۔۔ گہرا سانس لے کر اس نے کتاب سائیڈ پر رکھ دی۔۔ اب میں اسکو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گی،، اف شدید سرد دروہو رہا ہے۔۔ وہ نان سٹاپ بولنے لگی۔۔

ہلو نہیں سیدھی بیٹھو!! عین کے بار بار ملنے سے بال اسکے ہاتھوں سے پھسل جاتے جس پر وہ جھنجھلا گیا۔۔

www.urdu novels mania.com

لمبے لمبے بالوں کو اچھی طرح سلجھا کر اس نے جیسے تیسے کر کے ڈھیلی پونی میں باندھ دیا۔۔ جو اسکی ساری کمر کو ڈھانپ گئی۔۔

ہاں!! وہ کھڑی ہوتی اس کے گرد بازو حائل کرتی سینے پر سر ٹکا گئی۔۔

جی جان!! اس کے لاڈ سے بولنے پر وہ جی جان سے قربان ہوا۔۔

مجھے تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے۔۔ پیپر اچھا ہو گا نہ؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ہمم بہت اچھا ہو گا۔۔ وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھتا اس کا سر چوم گیا۔۔

وہ سادگی سے مسکرا دی۔۔ چلیں میں شوز پہن لوں تب تک آپ بائیک سٹارٹ کریں۔۔
اس نے گلے میں سٹالر ڈال کر کہا۔۔

www.urdu novels mania.com

تم ایسے جاؤ گی؟؟

کیوں کیا ہوا؟ وہ اپنی طرف دیکھ کر گویا ہوئی۔۔

"نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں لیکن اگر کسی نے تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو میں اسے "جان سے مار دوں گا۔"

اس کے پر شدت لہجے پر اس کے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔ اس نے الماری سے شال نکالی اور اچھی طرح اوڑھتی اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

نانو دعا کیجیے گا میرے لیے۔۔۔ وہ آئمہ سے ملتی عجلت میں باہر نکل گئی۔۔ آئمہ ارے ارے ہی کرتی رہ گئیں۔۔

وہ گھر کے چھوٹے موٹے کام کرتے ہوئے ان دونوں کے بارے میں سوچنے لگیں۔۔
 ماشاء اللہ ایسا لگتا ہے ان دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے۔۔ اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔ وہ آسودگی سے مسکرا دیں۔۔



اے مایوس روح۔۔۔۔!! مہربانی کر کے مسکرائیں

(Ohsadsoul..!! Pleasesmile)

مسکرائیں۔۔۔!! کیوں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے

(Smile..! BecauseAllahiswatchingyou)

مسکرائیں۔۔۔!! کیوں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے

(Smile...! BecauseAllahiswithyou)

مسکرائیں۔۔۔!! کیوں کہ اللہ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرنے والا ہے

(Smile..!! BecauseAllahisalwaysprotectingyou)

مسکرائیں۔۔!! کیوں کہ اللہ ہمیشہ آپ کو سنتا ہے

(Smile..!! because Allah is always listening to you)

مسکرائیں۔۔!! کیوں کہ اللہ آپ سے محبت کرتا ہے

(Smile..!! Because Allah loves you)

مسکرائیں۔۔!! کیوں کہ یہ نیک اعمال میں شمار ہوتا ہے

www.urdu novels mania.com

(Smile..!! Because it is among good deeds)

مسکرائیں۔۔!! کیوں کہ یہ (مسکرانا) سنت ہے

(Smile...!! Because its Sunnah)

دھیمی دل کو چھوتی آواز کے جادو نے ہر شخص کو اپنے طلسم میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔ سکرین کے اس پار موجود لوگ اس کے خاموش ہونے پر بے چین ہوئے۔۔۔ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ یہ دھیمی پرسکون آواز میٹھے الفاظ کی حلاوت سے ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھتی رہے۔۔۔

لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی وہ سکرین کے اس پار موجود سینکڑوں لوگوں کی نگاہوں کا مرکز تھی۔۔۔ اس نے نقاب درست کرتے ہوئے ہونٹوں کو جنبش دی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

"!! السلام علیکم"

سلام کے جواب میں کئی لوگوں کی ملی جلی آوازیں ابھریں۔۔۔

نفسِ امارہ اور نفسِ مطمئنہ "یہ کیسے فروغ پاتے ہیں۔۔؟"

اس کی دہیمی آواز گونجی۔۔ سب دم سادھے اسے سننے لگے۔۔

یہ تو ہم سب کو پتہ ہے کہ عقل اور انسانی ضمیر جسمانی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔۔ ایسے مرحلے میں "نفسِ امارہ" گناہ کی طرف مائل کرتے ہوئے ہر عقلی اور اخلاقی حد کو پہلانگ جاتا ہے۔۔

انسان سوچتا ہے کہ یہ میرا نفس ہے جو مجھے برائی پر اکساتا ہے۔۔ یہاں یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ "نفسِ امارہ" ہے جو انسان کو ہر ناجائز خواہش کی تکمیل پر اکساتا ہے۔۔

www.urdu novels mania.com

اب "نفسِ مطمئنہ" اسکے برعکس ہے،،، وہ چند سیکنڈ کے لئے رکی۔۔

ہم دونوں کی مثال ایسے لے سکتے ہیں جیسے ایک پنجرے میں "سیاہ کتا" جب کہ دوسرے پنجرے میں "سفید کتا" ہے۔۔

اگر آپ سیاہ کتے کو روز غذا دیں،، وہ جو بھی طلب کرے اسے اسکی خواہش سے بھی پہلے عطا کر دیں جب کہ سفید کتے کو آپ مہینوں کے لئے بھوکا رکھیں تو کون پھلے پھولے گا؟؟ کون زیادہ طاقتور ہوگا؟؟

!! صحیح،، سیاہ کتا
اور یہ "سیاہ کتا"،، "نفسِ امارہ" ہے۔۔

اس کتے کی غذا کیا ہے۔۔؟؟
وہ سامعین سے دریافت کرنے لگی۔۔

www.urdu novels mania.com

جو ابا گہری خاموشی چھا گئی۔۔ وہاں ہر کوئی اپنے ضمیر کی عدالت میں شرمندہ بیٹھا تھا۔۔

اسکی غذا ہے "گانے"،، "جھوٹ"،، "حرام کاری"،، "والدین کی عزت میں کمی کرنا"،، "دھوکہ دینا"،، "اساتذہ کی عزت نہ کرنا"،، "پورن کی لت لگنا" ڈرگنز، گانے کی محافل جو

آج اگر ہماری تقریبات پر نہ سجائی جائیں تو ہمیں "پینڈو" اور پتہ نہیں کیا کیا کہا جاتا ہے۔۔
 خصوصاً "پورن گرافی" نے نوجوان نسل کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔۔

اب۔۔۔ اگر ہم اس "سیاہ کتے" یعنی "نفسِ امارہ" کو بھوکا رکھیں اور "سفید کتے" کو کھانا
 دیں تو وہ طاقتور ہوگا، مضبوط ہوگا۔۔

اور اس سفید کتے کی غذا کیا ہے۔۔۔؟؟ "نفسِ مطمئنہ" کی غذا کیا ہے؟؟

نماز، قرآن، تہجد، خیرات، صدقات، اللہ کا ذکر، اللہ کی بات ماننا۔۔ اگر آپ اسے مضبوط
 نہیں کریں گے تو وہ سیاہ کتا نشوونما پاتا آپ کو اپنا غلام بنا لے گا۔۔ وہ جو چاہے گا آپ
 کرتے چلے جائیں گے۔۔ اسلئے "نفسِ مطمئنہ" کو اسکی غذا فراہم کریں۔۔

اب کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ برائی میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گناہوں میں لتھرے
 ہوئے ہیں۔ اب ان کے لئے واپسی کی کوئی راہ نہیں۔ وہ اللہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

!!! استغفار

یہ مایوسی شیطان آپ کے دل میں ڈالتا ہے۔۔ آپ اللہ کی طرف ایک قدم بڑھا کر تو دیکھیں،، وہ آپ کو تھام لے گا۔۔ آپ کے تمام گناہوں کے باوجود آپ کو دھتکار نہیں ملے گی۔۔ بے شک اللہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔

سننے والی ہر آنکھ اشک بار تھی،، لوگوں کی دبی دبی سسکیاں خاموشی کا سینہ چیر رہی تھیں۔۔

اب ایک اہم مسئلے کی طرف آتے ہیں۔۔ "پورن گرافی!!" خصوصاً "نوجوان نسل" اس بری عادت میں مبتلا ہے۔۔ جو کوئی بھی اس میں مبتلا ہوتا ہے وہ پھر اس میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔۔

www.urdu novels mania.com

استغفار!! اس کے آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی اتنے نقصان ہیں کہ اگر آپ سنجیدگی سے غور کریں تو آپ اس عادت سے چھٹکارا پانے کی کم از کم کوشش ضرور کریں۔۔

اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہو پاتے۔۔ ان کو چاہیے کہ اللہ سے ہدایت طلب کریں۔۔ بے شک ہدایت اسکو ہی ملتی ہے جسکا دل بدل جائے۔۔ اللہ اسے نہیں بدلا کرتا۔۔

آپ نماز کو باقاعدگی سے پڑھیں اور تنہا لمحات گزارنے سے گریز کریں۔ اسکے علاوہ آپ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔۔ یقین کریں وہ آپ کو اس سب سے نکال دے گا۔۔

یہاں آج کا لیکچر ختم ہوتا ہے۔۔ اللہ مجھے اور آپ سب کو ہدایت دے اور اس ہدایت پر!! قائم رکھے۔۔ اگلے لیکچر میں حاضر ہوں گے۔۔ خدا حافظ

باریک نرم آوازیں وہ انہیں خدا حافظ کہتی لیب ٹاپ کی سکرین نیچے کر گئی۔۔

زمین پر بچھے قالین پر بیٹھی دو گھنٹے تک لیکچر دینے کے بعد اس کی کمر اڑ گئی تھی۔۔

اس نے آہستہ سے نقاب اتار کر دوپٹہ ڈھیلا کر کے لے لیا۔۔

سیدھی ہوتی اسکی نظر قدرے کونے میں زمین پر دو زانو بیٹھے شاہ ویر اور راحم پر گئی جو ناجانے کب سے وہاں بیٹھے تھے۔۔ اسے خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔۔

کیسے کر لیتی ہیں آپ یہ سب۔۔؟؟ ویر کے ہونٹوں میں جنبش ہوئی۔۔

انا نے نرمی سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"اپنے ہر انداز سے آپ سامنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں۔۔"

راحم جو تب سے خاموش بیٹھا تھا، نا سمجھی سے انہیں دیکھتا انا کی طرف بڑھا۔۔ سفید کاٹن کی شلوار قمیض میں سر پر سفید ہی ٹوپی ڈالے وہ لپک کر اسکی گود میں بیٹھ گیا۔۔

"!! وہ بے اختیار ہوتی اسکا سر چوم گئی۔۔" میرا بچہ

ماما۔۔؟؟ اللہ جی ہم سے پار کرتے ہیں نہ۔۔؟؟

اسے پورے لیکچر میں بس یہی بات سمجھ میں آئی۔۔

ہاں بہت بہت زیادہ۔۔ "وہ نرمی سے اس کے ماتھے پر بکھرے بال سنوار کر گویا"
ہوئی۔۔

کتنا زیادہ۔۔؟؟ اتنا۔۔؟؟ وہ اپنے ہاتھوں کو پورا کھوتا معصومیت سے پوچھنے لگا۔۔

اس سے بھی زیادہ میری جان!! وہ اسکا گال زور سے چومتی اسے اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

اسکی دیکھا دیکھی ویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔ وہ اس کے پاس گئی اور راحم کو اسکے حوالے کرتی
نظر بچا کر اس کے گال پر بوسہ دے گئی۔۔

"کسی کو بہت شکایت تھی مجھ سے کہ میں بہت ظلم کرتی ہوں اس پہ۔۔"

اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ کہتی کمرے سے جا چکی تھی۔۔

ویر اپنے گال پر ہاتھ رکھے ساکن کھڑا تھا۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا اس پر جو ابھی سر زد ہوا تھا۔۔

اچانک اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔ اسکا مطلب وہ۔۔۔۔۔؟

سرشاری سے سوچتا وہ راحم کو لئے اس کے پیچھے کمرے سے نکل گیا۔۔

www.urduNovelsMania.com

السلام علیکم! وہ مسکرا کر سلام کرتی ان کے سامنے سر جھکا گئی۔۔

وعلیکم السلام!! یاسمین اسے ٹولتی نظروں سے دیکھ کر سامنے بیٹھے عدیل شاہ سے مخاطب ہونیں۔۔

ماشاء اللہ سے اب گھر سنبھالنے والی عورت بھی آگئی ہے "پانی تو نہیں پوچھو گے۔۔؟"

انا کا دل شرمندگی سے ڈوب مرنے کو چاہا۔ وہ تیزی سے کچن میں چلی گئی۔۔۔

عدیل شاہ نے الجھن سے ان کی طرف دیکھا۔۔ ان کا یہ انداز بالکل نیا تھا۔۔

یاسمین نے بغیر ظاہر کیے موبائل کا کیمرہ کھولا اور اس طرح اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا کہ سامنے کا سارا منظر صاف نظر آنے لگا۔۔

عدیل برانہ ماننا لیکن تمہیں یہی لڑکی ملی تھی اپنی ہونانے کے لئے،، وہ حقارت بھرے لہجے میں گویا ہونیں۔۔

جوس اور دیگر لوازمات ان کے سامنے رکھتی انا کے ہاتھ کانپ گئے۔ توہین سے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

انکی آواز سن کر ویر بھی لاؤنج میں آ گیا۔۔ اس کے ماتھے پر پڑے بل اسکے غصے میں ہونے کی چغلی کھا رہے تھے۔۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟؟ آپ پہلی بار اس سے مل رہی ہیں پھر کیسے ایسا کہہ سکتی ہیں؟

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ ماتھے پر بل ڈال کر بولے۔۔

دیکھو عدیل میں تمہارا بھلا ہی سوچ رہی ہوں۔۔ تم اس سے رشتہ طے کرنے سے پہلے ایک دفعہ مجھے تو بتا دیتے۔۔ ایسی چالو لڑکی ہے یہ تمہارے بیٹے کو بھی پھانس لیا جیسے اس سے پہلے جانے کتنوں کو۔۔۔۔۔

بس!! ایک لفظ اور نہیں،، میں برداشت نہیں کروں گا۔۔ "ویردر شنگی سے انگلی اٹھا کر"
 بولا۔۔

اپنی کردار کشی پر وہ منہ پر ہاتھ رکھتی رونے لگی۔۔

ارے تم کیا مجھے چپ کرواؤ گے سچ سنا نہیں جا رہا تم سے۔۔ خوب جانتی ہوں میں ایسی
 لڑکیوں کو۔۔ ایسی بے غیرت اور بے حیا لڑکی ہے یہ میں تمہیں ثبوت بھی دکھا
 سکتی۔۔۔۔۔

بس!! چپ،، ورنہ میں آپ کے بڑے ہونے کا لحاظ بھی بھول جاؤں گا۔۔ "وہ انکی"
 طرف بڑھتا داڑھا۔۔۔۔۔
 www.urdu novels mania.com

عدیل شاہ نے فوراً لپک کر اسے پیچھے ہٹایا۔۔

میری بیوی کے بارے میں بکواس کر رہی ہیں آپ،، جو نا محرموں سے پردہ کرتی ہے جو "راہ چلتے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی میری باجیا بیوی کو بے حیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔"

وہ انکے منہ پر داڑھا۔۔ طیش سے اس اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔ ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچے وہ غضبناک نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

یاسمین اپنی اتنی توہین اور ویر کے تیور دیکھ کر اندر ہی اندر ڈر گئیں۔۔

"نکل جائیں یہاں سے اس سے پہلے کہ میں کچھ کر ڈالوں۔۔"

اس کے وارننگ دینے والے انداز پر وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل کا کیمرہ بند کرتی پرس ہاتھ میں پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئیں،، انہوں نے یہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔۔

ستیا ناس ہو منحوس ماری کا!! ناہی کام ہوا اور رہی سہی عزت بھی گئی۔۔ "انہوں نے" کلس کر سوچا۔۔

"!! ایک منٹ"

وہ وہاں سے نکلنے ہی لگیں تھی کہ شاہ ویر کی آواز پر ٹھہر گئیں۔۔

وہ انہیں کیمرہ بند کرتے دیکھ چکا تھا۔۔ عجلت میں سر زد ہوئی غلطی انکے سر پڑ چکی تھی۔۔

یہ کیوں آن کیا تھا؟ ریکارڈ کر رہی تھیں آپ سب۔۔؟؟

اس نے انکی طرف بڑھتے ان کے ہاتھ سے موبائل جھپٹنے کے انداز میں پکڑا۔۔ وہ ہکا بکا اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہ گئیں۔۔

ویر نے گیلری کھولی تو سامنے ہی وہ ویڈیو آ گئی۔۔

ہک ہا!! بھلا پاسورڈ ہی لگا دیتی موئے موبائل کو،،، وہ اپنے آپ کو کو سنے لگیں۔۔

بتائیں کس کے کہنے پر آپ نے یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟ جواب دیں!! وہ اپنے اشتعال پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔

کک کیا کہہ رہے ہو؟؟؟ اس کے پوچھنے پر انکا حلق سوکھ گیا۔۔۔

آپ کو ایسے میری بات سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔ میں ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں۔۔۔

اسکی دھمکی پر انہوں نے عدیل شاہ کی طرف دیکھا۔۔۔ عدیل منع کرو اسے،، مجھ پر الزام لگا رہا ہے۔۔۔ لیکن وہ منہ پھیر گئے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

"رک۔۔۔ رک۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔"

ویر جہڑے بھینچے انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ کس کے کہنے پر کیا ہے۔۔۔؟؟

"میر۔۔ میرال کے کہنے پر"

وہ اپنی جان بچانے کو اسکا نام زبان پر لے آئیں۔۔

میرال رانا۔۔؟؟؟ ویر کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی گرمی ہوئی حرکت کرے گی۔۔

اسکو تو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔ وہ آندھی طوفان بنا سرخ آنکھوں سے موبائل کان سے
!! لگاتا باہر نکل گیا۔۔ میری میٹنگ اریج کرو میرال رانا کے ساتھ۔۔ کونیک

اس کے جاتے ہی عدیل شاہ انا کے پاس آکھڑے ہوئے۔۔ بس میرا بیٹا ہمیں تم پر پورا
یقین ہے۔۔ دل چھوٹا نہ کرو۔۔

اور آپا!! وہ انکی طرف مڑے۔۔ آپ سے مجھے ایسی گرمی ہوئی حرکت کی امید نہیں تھی۔۔

وہ اپنی بے عزتی پر تملاتی ہوئیں بڑبڑا کر گھر کی دہلیز عبور کر گئیں۔۔

بابا ویر۔۔؟؟ انا اس کے بارے میں سوچ کر پریشان ہوئی۔۔ بہت غصے میں گئے ہیں۔۔

کچھ نہیں ہوتا وہ سمجھا رہے۔۔ تم پریشان نہ ہو۔۔ دیکھو راحم جاگ نہ گیا ہو۔۔ خواہ مخواہ اتنا تماشا کر کے چلی گئیں۔۔ وہ بڑبڑا کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

انانے کنپٹی مسئلے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



"سر ممیم بڑی ہیں ابھی تھوڑی دیویٹ۔۔۔۔"

اسکی زبردست گھوری پر سیکرٹری گھگھیا گیا۔۔

اپنا منہ بند کرو اور دوسری طرف کا راستہ ناپو!! درشتگی سے اسے کہتا وہ بغیر ناک کیے اس کے پرسنل آفس میں داخل ہوا۔۔

سامنے کا منظر اسے اس عورت سے مزید متنفر کر گیا۔۔

وہ کھڑی ہوئی ٹیبل پر جھک کر کچھ لکھ رہی تھی۔۔ اسکا گہرا گلا اسکی زینت کو چھپانے کے لیے ناکافی تھا۔۔

سلیویس بلیک گلیٹری شرٹ اور ٹائٹ بلیک جینز پہنے وہ اسکی سمت دیکھتی ایک ادا سے مسکرا کر سیدھی ہوئی۔۔

www.urduNovelsMania.com

جونہی وہ سیدھی کھڑی ہوئی اس کی عریاں کمر نمایاں ہوئی۔۔ سرخ لپ سٹک سے رنگے ہونٹوں پر سیٹی کی دھن بجاتی وہ ایک ادا سے چلتی اس تک آئی۔۔

اس کے تیکھے نقوش کو پیاسی نظروں سے دیکھتی وہ اس کے قریب ہوتی اسکے اوپر سے ہاتھ گزار کر دروازہ لاک کر گئی۔۔

ویر نے اسے خود سے دوڑ دھکیلا۔۔

ارے ڈارنگ اتنے غصے میں کیوں۔۔۔۔۔ "اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔"

وہ خطرناک تیوروں سے اسکی گردن کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں لیتا دیوار سے لگا گیا۔۔

مجھ سے۔۔۔ میری بیوی سے۔۔۔ دور۔۔۔ رہو۔۔۔ اس نے ایک ایک لفظ چا کر ادا کیا۔۔

وہ اپنی گردن پر موجود اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرتی مسکرا دی۔۔ "مار دو نا مجھے!! ان مضبوط بانہوں کے حصار میں مرنا بھی قبول ہے میرا کو۔۔"

اٹک اٹک کر بولتی وہ اسکا دماغ گھما گئی۔۔ اس نے پوری قوت سے اسے زمین پر جھٹکا۔۔

وہ توازن کھوتی زمین پر گری۔۔ آہ!! یوسٹو پڈ مین!! بٹ اس اوکے!! وہ ہاتھ جھاڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آئی لو یورا ٹھنٹو دمانی اینگری مین "وہ اسکے بے حد قریب ہوتی اسکی گردن پر اپنے تشنہ" ہونٹ رکھ گئی۔۔

!! اچھا

شاہ ویر نے اسے پیچھے دھکیلتے زوردار تمانچہ اس کے منہ پر دے مارا۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ منہ پر ہاتھ رکھے ساکت کھڑی رہ گئی۔۔

تم جیسی لڑکیوں پر میں تھوکتا بھی پسند نہیں کرتا۔۔ ایسی ہزار لڑکیاں راستوں میں گرمی پڑی " مل جاتی ہیں۔۔ تمہیں کیا لگا تھا کہ میرے سامنے میری بیوی کی کردار کشی کروا کر تم مجھے " اس سے متنفر کر دو گی۔۔ بہت بڑی بھول تھی تمہاری میرا رانا

وہ تیکھی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

پوری دنیا بھی اٹھی ہو کر اسکے خلاف بولے تب بھی میں اپنی بیوی پر بھروسہ کروں گا،، اتنی شدت سے محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔

میرا دل کرچی کرچی ہوا۔۔ ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹپکتا ہوا ٹھوڑی پر ٹھہرا اور پھر نیچے گر گیا۔۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ کوئی اس طرح جھٹک دے۔ آج اسکا غرور چھن سے ٹوٹا تھا۔۔

آئندہ اپنا گندہ وجود مجھ سے دور رکھنا۔۔ تم جیسی لڑکی کو میں اپنی جوتی کی نوک پر رکھتا " ہوں۔۔

اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے نفرت میں ڈوبی آواز میں کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔۔

اسکا سکتہ تب ٹوٹا جب وہ زوردار آواز سے دروازہ بند کرتا جا چکا تھا۔۔

نہیں!! وہ پوری قوت سے چیختی میز پر رکھے کاغذات اور دیگر چیزوں کو ہاتھ مار کر نیچے گراتی جنونی کیفیت میں مبتلا ہو گئی۔۔

چھناکے کی آواز سے ڈیکوریشن پس زمین بوس ہو گئے۔۔

www.urdu novels mania.com

نہیں ایس۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ وہ زمین پر بیٹھتی گھٹنوں میں سر دیتی زار و قطار رونے لگی۔۔

ایک خیال آنے پر اس نے تیزی سے سر اٹھایا۔ موبائل پکڑ کر ایک نمبر پر کال ملائی وہ فون کان سے لگا گئی۔۔

دوسری طرف سے کال ریسیو کر لی گئی۔۔

بابا۔۔۔!! وہ بلکنے لگی۔۔ میرال ہار گئی آج،، بابا ہار گئی میرال۔۔ میں میں آپ سے سوری۔۔۔ آئی ایم سوری بابا۔۔ میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں ہے۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ میں۔۔

رک رک کر بولتی وہ دوسری جانب موجود شخص کے وجود میں خوف کی سرد لہر دوڑا گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

سپیکر سے مسلسل آواز ابھر رہی تھی لیکن وہ کال کاٹ گئی۔۔

اس نے دھندلی آنکھوں سے زمین پر چمنا چور ہونے ڈیکوریشن پیس کو دیکھا۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے شیشے کے ایک ٹکڑے کو پکڑ لیا۔۔

کافی دیر تک وہ اسے ہاتھ میں تھامے بیٹھی رہی۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔ اس نے وہ ٹکڑا اپنی
کلائی پر زور سے پھیر دیا۔۔

گاڑھا سرخ مادہ کلائی سے نکل کر زمین پر گرنے لگا۔۔ وہ نیم وا آنکھوں سے زمین پر اٹھے
ہوتے سرخ خون کو دیکھنے لگی۔۔

نقاہت بڑھتی گئی اور بالآخر وہ ایک طرف کو لڑھک گئی۔۔



رات کی تاریکی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔ آسمان کو دھندلی روشنی بخشا چاند
موسم کے تیور دیکھتا بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔

زوردار بجلی چمکی اور ساتھ ہی طوفانی بارش برسے لگی۔۔ اچانک سب گھروں میں تاریکی چھا گئی۔۔ ایسے موقع پر بجلی ہمیشہ کی طرح دغا دے گئی تھی۔۔

اسکی آنکھ بارش کی تیز آواز سے کھلی۔۔ بارش کے قطرے کھڑکی سے ٹکراتے ایک خوشگوار آواز پیدا کر رہے تھے۔۔

آنکھ کھلنے پر بھی اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا رہا تو وہ آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے ملتی اٹھ بیٹھی۔۔

اندھیرے میں اسے عجیب خوف محسوس ہوا۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں۔۔۔؟

اسے پکاڑتی وہ رو دینے کے قریب تھی۔۔

اسکی آواز پر فوراً فلیش لائٹ آن ہوئی۔۔

"میں یہی ہوں ادھر کھڑکی کے پاس۔۔"

آواز کے تعاقب میں اس نے دیکھا تو وہ صوفے پر نیم دراز لیپ ٹاپ گود میں رکھے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اپنے نائٹ سوٹ کو ٹھیک کرتی جلدی سے بیڈ سے نیچے اترتی اور دوڑ کر اسکی گود سے لیپ ٹاپ اٹھاتی پورے حق سے بیٹھتی اسکے سینے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

اسکارخ جہان کی جانب تھا اطراف سے دونوں پاؤں نیچے زمین کو چھو رہے تھے۔۔

وہ اس کے بازو پکڑ کر اپنی گردن کے گرد رکھتا اسکے گرد اپنے بازوؤں کا مضبوط حصار باندھتا اسے خود میں بھینچ گیا۔۔

وہ مندی آنکھوں سے اسے دیکھتی کسمسا کر سیدھی ہو بیٹھی۔۔

ہاں۔۔۔ اس کے گال پر ہاتھ رکھتی وہ اسے پکار گئی۔۔۔

ہمم۔۔۔ وہ پوری توجہ سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

یہ کھڑکی کھول دیں۔۔۔ "اسکی فرمائش پر جی حضوری کرتا وہ اسے تھامے ہی ذرا کا ذرا اٹھتا" ایک ہاتھ سے کھڑکی کھول گیا۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کے تیز جھونکے اندر داخل ہوتے دونوں کو ایک خوش نما احساس میں مبتلا کر گئے۔۔۔

برستی بارش کی چند بوندیں دونوں کے چہرے پر پڑیں۔۔۔ نرم گرم چہرے پر بارش کی ٹھنڈی بوندیں پڑنے پر وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

وہ اس کے قریب ہوتا اس کے چہرے پر چمکتے موتیوں کو لبوں سے چننے لگا۔۔۔

اسے موڈ میں آتے دیکھ کر وہ پٹ سے آنکھیں کھولتی اسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ گئی۔۔

جہان نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے اپنے لبوں پر رکھے اسکے ہاتھ کو چوم لیا۔۔

آپ کو پتہ ہے میں بہت ڈر گئی تھی اندھیرے میں،، وہ اسکا دیہان بھٹکانے کو بولی۔۔

تمہیں جب بھی کبھی ڈر لگے تم اسی طرح میری گود میں آجایا کرنا۔۔ وہ خمار بھرے لہجے میں بولتا اسکے گالوں پر گلال بکھیر گیا۔۔

وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھتی پھر نظر جھکا گئی۔۔ وہ اسکی نیلی گہری آنکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کرنے لگا۔۔

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے

وہ اسکے کان کی لو کو چوم کر سرگوشی کرتا اسکی جان ہلکان کر گیا۔۔

جانے کتنی دیر وہ اسکے حصار میں پڑی اسکی دھڑکنیں شمار کرتی رہی۔۔ اچانک اس کے دل میں بارش میں بھیگنے کا شوق پیدا ہوا۔۔

ہاں بارش میں چلیں۔۔؟ وہ ایکسائڈ ہو کر بولی۔۔

بلکل نہیں بیمار ہو جاؤ گی۔۔ وہ فوراً انکار کر گیا۔۔

وہ ناراض نظروں سے اسے دیکھتی اسکی گود سے اتر گئی۔۔ "آپ بلکل پیار نہیں کرتے مجھ سے۔۔" وہ بیڈ پر ٹانگیں اٹکا کر بیٹھتی شکوہ کر گئی۔۔

!! یہ اچھی بلیک میلنگ ہے
بڑبڑا کرو وہ اسکی طرف بڑھا۔۔

اچھا چلو لیکن بس تھوڑی دیر کے لیے۔۔ وہ خوشی سے اٹھتی اس سے لپٹ گئی۔۔

جلدی چلیں ہلکی ہو جائے گی بارش "اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی وہ تیزی سے چھت کی سیڑھیاں " چڑھنے لگی۔۔

وہ اسکے بچکانہ انداز پر مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اللہ کتنی تیز بارش ہے!! وہ خوشی سے جھومنے لگی۔۔ چند سیکنڈ میں ہی وہ بارش میں پوری طرح بھیگ چکے تھے۔۔

طوفانی بارش میں ٹھنڈی ہوا کے تھپڑے دونوں کے وجود سے ٹکراتے سنسنی خیز لہر دوڑا گئے۔۔

تیز ہوا کا جھونکا آیا تو وہ کانپتی ہوئی جہان سے لپٹ گئی۔۔ وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھتا اسے جھٹکے سے اوپر اٹھا گیا۔۔

کیا کہہ رہی تھی تم! میں پیار نہیں کرتا تم سے ہمسم؟؟

اپنے لبوں کو اسکے گال سے مس کرتا وہ دلکشی سے استفسار کرنے لگا۔۔

آ۔۔ آپ کے یہ انداز کسی دن مار ڈالیں۔۔۔۔۔ عین کے الفاظ حلق میں ہی رہ گئے۔۔

وہ پوری شدت سے اسکے بھگیے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا۔۔ سانس اکھڑتا محسوس کر کے وہ اسکے سینے پر ہاتھ مارنے لگی۔۔ لیکن آج اسکا اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہی تھا۔۔

وہ اسے اپنے بازوؤں میں بھرتا زمین پر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھتا اسکے لبوں کا جام پیتے مدہوش ہونے لگا۔۔

اسکا وجود ڈھیلا پڑتا محسوس کر کے وہ پیچھے ہٹتا اسکے چہرے پر بکھرے جیا کے رنگ دیکھنے لگا۔۔

آئی ہیٹ یو!!" بکھری سانسوں کے درمیان بولتی وہ اس کے سینے پر مکے برسائے لگی۔۔"

وہ خاموشی سے اسے تنکنا یکدم اسے سائیڈ پر کرتے اٹھا اور نیچے جانے کے ارادے سے سیرٹھیوں کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔

وہ بوکھلا کر اس کے پیچھے بھاگتی اس کا ہاتھ تھام گئی۔۔

"کیا ہوا ہاں۔۔؟؟" www.urdu novels mania.com

اسکا رخ اپنی جانب موڑتی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔ اسکا جوڑا کھل کر اس کی کمر پر گرتا جہان کی توجہ کا مرکز بنا۔۔

گیلے بالوں کی لٹوں کو ہاتھ سے چھوتے وہ خاموشی سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔

یوہیٹ میں -- ۹۹

اسکے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ بے اختیار اسکے قریب ہوتی اسکے گال پر ہاتھ رکھتی گویا ہوتی۔۔

"!!نو!! آئی ڈونٹ ہیٹ یو۔۔ آئی لویو سو مج"

وہ اپنے پیر اسکے پیروں پر رکھ کر ایڑھیاں اوپر اٹھاتی اسکے چہرے کو جا بجا چومنے لگی۔۔

محبت ہو گئی ہے آپ سے،، آپ کے بغیر جینے کا تصور بھی میرے لیے محال ہے۔۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتی وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گئی۔۔

عین کے اقرار محبت پر وہ سرشاری سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر نیچے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔



مما کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟

راحم اسے اداس دیکھ کر خود بھی اداس سا اسکے مقابل بیٹھ گیا۔۔

کچھ نہیں ہوا میری جان،، مما بالکل ٹھیک ہیں۔۔ وہ نا محسوس انداز میں آنکھ کے کونے پر ٹھہرا آنسو انگلی کی نوک سے صاف کرتی مسکرا کر گویا ہوئی۔۔

نو!! آپ جھوٹ بول رہی ہیں آپ سیڈ ہیں، مجھے پتہ ہے،، میں کوئی چھوٹا بے بی تھوڑی " ہوں " وہ بے اختیار خفا ہوا۔۔

www.urdu novels mania.com

ارے میری جان آپ ابھی بھی چھوٹو شا بے بی ہو،، وہ اس کی بات سے محظوظ ہوئی۔۔

راحم نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنے بال ٹھیک کیے۔۔ نو مہینے اب بڑا ہو گیا ہوں،، وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

اسکی باتوں پر انا کو ہنسی آئی۔۔ چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھتے وہ اسے دیکھنے لگی جو اڑھائی سال کا ہو چکا تھا۔۔ وہ اپنی عمر کے بچوں سے زیادہ سمجدار تھا اور ہر چیز پر بہت غور کرتا تھا۔۔

ہم راحم تو اب بڑا ہو گیا ہے۔۔ اب سکول بھی جایا کرے گا۔۔ ہیں نا۔۔ وہ مسکراہٹ دبا کر گویا ہوئی۔۔

اسکے چہرے کی سنجیدگی پل میں اڑن چھو ہوئی۔۔

"آ۔۔ نہیں مہینے بہت اچھا بچا ہوں نہ اور اچھے بچے سکول نہیں جاتے۔۔"

وہ تفکر سے کہتے نفی میں سر ہلا گیا۔۔

وہ اسکی عجیب منطق پر حیران ہوئی۔۔ اچھااااا! ایسی بات ہے تمہارے یہ خیالات
تمہارے بابا کو بتاتی ہوں۔۔

وہ اسے شرارت سے مسکراتے دیکھ کر آنکھیں سکیڑ گئی۔۔

بھئی کون سے خیالات ہیں ہمارے شیر کے جو ہمیں نہیں پتہ۔۔؟؟ وہ اسکی بات اچکتا
کمرے میں داخل ہوا۔۔

بابا کچھ بھی نہیں۔۔ منہ پر دونوں ہاتھ رکھتا وہ دوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اسکے جاتے ہی وہ ایک بار پھر سنجیدہ ہو گئی۔۔ سوچ سوچ کر اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔
آخر کون تھی وہ اور کیا چاہتی تھی۔۔؟؟

دوپہر کا منظر آنکھوں کے سامنے آتے اسکی آنکھیں پھر سے کھلی ہو گئیں۔۔ وہ پلکیں
جپک کر آنکھوں کی نمی چھپاتی خوا منخواہ دراز میں رکھی چیزیں الٹ پلٹ کرنے لگی۔۔۔

کیا آپ کو واقعی لگتا ہے کہ آپ اپنے آنسو مجھ سے چھپا سکتی ہیں۔۔ اس کے قریب
رکتے وہ اسکا رخ اپنی جانب موڑ گیا۔۔

وہ آہستہ سے پیچھے ہٹی بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔۔ وہ اسکے سامنے پنچوں کے بل زمین پر
بیٹھا۔۔

مجھے آپ پر پورا یقین ہے آپ خود کو تکلیف نہ دیں۔۔ "اسکے ہاتھ تھامنے پر وہ بھگی"
پلکیں اٹھاتی اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ کون ہے۔۔؟ ایسا کیوں کیا اس نے؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ماضی میں ہماری کمپنی نے انکی کمپنی کے ساتھ کچھ ڈیلنگز کی تھیں۔۔۔ کمپنی کے اوزر کی صحت " کچھ خراب رہنے لگی تو انہوں نے اپنی بیٹی کو اپنی جگہ میسٹنگز کے لیے بھیجا شروع کر دیا "تھا۔۔۔ اس طرح اس سے کبھی کبھی سامنا ہو جاتا تھا۔۔۔ اچانک اس۔۔۔

اس نے اپنے آپ کو کوئی سخت لفظ کہنے سے روکا۔۔۔

وہ مجھے حاصل کرنا چاہتی ہے اس لیے اس نے یہ سب کروایا تاکہ مجھے آپ سے بدظن کر سکے لیکن وہ مجھے جانتی نہیں تھی۔۔۔ ویر ایک بار جس کو دل میں جگہ دے دے اسکے علاوہ کسی کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔۔۔ آج اس کو اچھی طرح اس کی اوقات بتا آیا ہوں۔۔۔ "دوبارہ کبھی میرے راستے میں آنے کی جرات نہیں کرے گی۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی آپ کی نازک سی جان ہے۔۔۔ آخر میں وہ شرارت سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

انا جھینپ گئی۔۔۔

ویر نے چیلنج کرنے کی غرض سے شرٹ اتاری اور الماری سے ڈھیلی شرٹ ٹراؤز نکال کر مڑا تو انا چونک کر سیدھی ہوئی۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟ اس کے قریب ٹھہرتی وہ اسکی گردن کو چھو کر بولی جہاں سرخ پلسٹک کا نشان چمک رہا تھا۔۔

یہ کسی حسینہ کے نازک ہونٹوں کا لمس ہے!! "اسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتے وہ" شرارت سے لب دبا گیا۔۔

کیا ہے آپ کو۔۔؟ اسکا بس نہیں چل رہا (kiss) انا کی تیوری چڑھی۔۔ کس نے کس تھا کہ اس چڑیل کا سر پھاڑ دیتی۔۔

بہت خوبصورت تھی وہ اور اس کے ہونٹ۔۔۔۔۔ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

ویر نے دلچسپی سے اسکے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔

آپ جیلس ہو رہی ہیں۔۔؟؟ محظوظ ہو کر کہتے وہ لب کا کونا دانتوں میں دبا گیا۔۔

ہاں ہو رہی ہوں جیلس،، میرے علاوہ کوئی بھی آپ کو کس نہیں کر سکتا۔۔ آپ کے قریب آنے کا آپ کو چھونے کا حق صرف مجھے ہے۔۔ آئی سمجھ۔۔؟؟ غصے سے نتھن پھلا کر وہ اسے پیچھے دھکیل کر خنگلی سے رخ بدل گئی۔۔

اسے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ ویر نے کسی لڑکی کو اپنے اتنے قریب آنے دیا۔۔

www.urdu novels mania.com

ارے سنو نا میری تیکھی مرچی!! وہ اسکو جھٹکے سے اپنے سینے سے لگاتا اسکی گردن میں گہرے سانس لینے لگا۔۔

انا آنکھیں بند کرتی اسکے برہنہ سینے پر دونوں ہاتھ رکھ گئی۔۔

میرال نے کیا تھا میری اجازت کے بغیر، آپ کے علاوہ یہ حق میں نے کسی کو نہیں "دیا۔۔ میں سرتاپا آپ کا ہوں۔۔ میری قربت کی حقدار صرف آپ ہیں۔۔"

بولتے ہوئے اسکے ہونٹ اس کی گردن کو چھو رہے تھے۔۔

ذرا سا پیچھے ہٹ کر وہ اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو فرصت سے دیکھنے لگا۔۔

اپنے چہرے کو مسلسل اسکی نظروں کے حصار میں پا کر وہ کانپتی پلکوں کو اوپر اٹھاتی اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

ایسے نادیکھیں مجھے، مجھے شرم آتی ہے۔۔ "شر میلی مسکان چہرے پر سجاتی وہ اسکے" سینے میں منہ چھپانے لگی۔۔

آپ کو نہیں تو کسی اور کو دیکھ لوں ایسے۔۔؟؟ اس کی بات پر وہ خنگی سے سیدھی ہوئی۔۔

مجھے دیکھیں ایسے خبردار جو کسی اور کو ایسی نظروں سے دیکھا۔۔ منہ پھلا کر وہ اسکے بازو پر مکا مار گئی۔۔

آہ!! یہاں لگا ہے سیدھا دل پر "وہ اسکی طرف جھکتے شرارت سے گویا ہوا۔۔"

ہٹیں بھی!! اپنی مسکراہٹ چھپاتی وہ اپنے اور اسکے درمیان فاصلہ قائم کر گئی۔۔

ہا!! تم کب سے یہاں کھڑے ہو۔۔؟ اپنے پیچھے راحم کو کھڑے پا کر وہ خفت سے گویا ہوئی۔۔

www.urdu novels mania.com

میں نے کچھ بھی نہیں دیکھا سچی!! راحم نے فوراً آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔
ویر ڈھٹائی سے مسکرایا۔۔

دونوں باپ بیٹا ہی ایک جیسے ہیں،، بڑبڑاتی ہوئی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔۔



نیم اندھیرے میں وہ زمین پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔ کمرے کا زیرو واڈ کا بلب تاریکی کا سینہ چیرنے کے لئے ناکافی تھا۔۔

ملگجے لباس میں وہ ساکت بیٹھی ارد گرد سے بے نیاز تھی۔۔ جانے کتنے دنوں سے بالوں کو سلجھانے کا تکلف نہیں کیا گیا تھا۔۔

اچانک اس وجود میں ذرا سی جنبش ہوئی۔۔ اس کے دھیرے سے سر اٹھانے پر گال پر ٹھہرے آنسو اندھیرے میں موتیوں کی مانند چمکے۔۔

اس نے آہستہ سے ہاتھ اٹھا کر گال سے نیچے لڑھکتے آنسو پونچھے۔۔ ہاتھ اوپر اٹھانے سے کلائی میں بندھی سفید پٹی نمایاں ہوئی۔۔

ایسا لگتا تھا وہ وجود کسی حادثے کی زد میں آیا تھا۔۔ اس حادثے کے گہرے اثرات اسکی ذات کو مسخ کر چکے تھے۔۔

چند دن پہلے

جب چند منٹ تک انتظار کرنے کے بعد بھی اسکے آفس کا دروازہ نہ کھلا تو سیکرٹری ڈرتا ڈرتا ڈورناک کرتا اندر داخل ہوا۔۔ میرال کی اجازت کے بغیر کسی کو بھی اسکے آفس میں قدم دھرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے سیکرٹری کا ڈر تو بجا تھا۔۔

جونہی وہ اندر گیا سامنے کا منظر اسکے اوسان خطا کر گیا۔ وہ زمین پر ایک طرف کو لڑھکی ہوئی تھی۔۔ کلانی سے خون قطرہ قطرہ نیچے گر رہا تھا۔۔ کمرے میں اسکے فون کی بیل کی آواز تواتر سے آرہی تھی۔۔

اس نے گھبراہٹ پر قابو پا کر ہوش سے کام لیتے پہلے ایمبولنس کو کال کر کے بلایا اور پھر اپنے باس افتخار علی کو فون پر اسکی خودکشی کی کوشش کی اطلاع دی۔۔

آفس میں قہرام مچ گئی۔۔ لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔۔ ہر کوئی اسکی خودکشی کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔ اسکے زندہ رہنے یا نہ رہنے سے کسی کو کوئی سروکار نہ تھا۔۔

یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔۔ ہر نیوز چینل پر اسکی خودکشی کی کوشش کی خبر آ چکی تھی۔۔ میڈیا کے ہجوم میں بمشکل جگہ بناتے وہ ماتھے سے پسینہ پونچھتے ہسپتال کی عمارت میں داخل ہوئے۔۔

ڈاکٹرز کے مطابق بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اسکا پچنا بہت مشکل تھا۔۔ پورا دن وہ جیسے سولی پر لٹکے رہے اور بالآخر اگلے دن ڈاکٹرز نے انہیں اسکی زندگی کی نوید سنائی۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ اس سے ملنے کے لئے گئے تو وہ بے ہوشی کی حالت میں تھی۔۔ اسکے چہرے کی ویرانی دیکھ کر ان کا دل بھر آیا۔۔

ایسی تو نہیں تھی میرا۔۔ سوکھے ہونٹوں پر جمی سپریاں، زرد رنگت پر آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے۔۔ وہ دودنوں میں ہی صدیوں کی بیمار لگنے لگی۔۔

چند دن بعد اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا اور تب سے وہ خاموش تھی۔۔ اسکی خاموشی تب ٹوٹی تھی جب اسکے دوست ہمدردی کی آڑ میں اسکے جذبات کا مذاق اڑانے چلے آئے تھے۔۔

دفع ہو جاؤ سب،، میرا کسی سے کوئی واسطہ نہیں ہے چلے جاؤ سب " وہ چیختی چیختی ہانپنے " لگی تھی۔۔

افتخار علی اپنی بیٹی کی ایسی حالت دیکھ کر اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے۔۔ انہوں نے سب سے معذرت کر کے وہاں سے جانے کے لیے کہہ دیا تھا۔۔ تب سے اس نے اپنے آپ کو کمرے میں قید کر لیا تھا۔۔

حال:

چر کی ہلکی سی آواز سے دروازہ کھلا اور افتخار علی ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے اندر داخل ہوئے۔۔

میرال بیٹا کب تک یوں اندھیرے میں بیٹھی رہو گی۔۔ میری جان اپنا نہیں تو اپنے بوڑھے باپ کا ہی کچھ خیال کر لو۔۔

جواباً وہ خاموشی سے زمین کو تکیے لگی۔۔

اچھا چلو کھانا کھاؤ میں اپنی بیٹی کو خود کھانا کھلاؤں گا۔۔ انہوں نے نوالا اسکے سامنے کیا۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ اسکی کمزوری آواز ابھری۔۔

بیٹا میرا کیا قصور ہے اس سب میں۔۔ نہ تم ٹھیک سے کھانا کھاتی ہو نہ مجھ سے بات کرتی ہو۔۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

میرال بے چارگی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔ اس نے ان کے بڑھے ہوئے ہاتھ سے نوالہ پکڑا اور دھیے دھیے کھانے لگی۔۔

آئی ایم سوری ڈیڈ "بہت تنگ کرتی ہوں نہ آپ کو۔۔ وہ؟؟؟ آنکھیں جھپکتی ان سے پوچھنے لگی۔۔

نہیں میرا بچا تم میری بہت اچھی بیٹی ہو۔۔ انہوں نے اسکا سر چوم کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔



www.urdu novels mania.com

ٹن ٹنا!! میرا ٹالوں والے فرش پر پاؤں گھسیٹ کر ایک سٹائل سے کچن میں داخل ہوا لیکن ذرا آگے فرش پر گرے پانی سے اسکا پاؤں پھسلا اور یہ گئی اس کی ساری ہیر و پنتی "واٹر" میں۔۔

ہا! راحم منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگا۔۔۔ "چاچو کم لگی ہے نہ۔۔۔؟ ایک دفعہ پھر گروزور سے۔۔۔"

کھی کھی کھکھ۔۔۔۔۔ انا کی گھوری پر اسکی کھی کھی کو بریک لگا۔۔۔

برمی بات جاؤ ادھر جا کر بیٹھو کپڑے خراب نا کر لینا۔۔۔ اس نے ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر آتے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

میرا ٹھو جلدی اور راحم کو لے کر باہر جاؤ۔۔۔ مجھے سخت غصہ آ رہا ہے تم دونوں پر یہ نہ ہو کہ "کھانے کی جگہ تم دونوں کو ہی بھون دوں۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

اسکی غصیلی آواز پر وہ دونوں "بندے کے پتر" بنتے شرافت سے کچن کے کونے میں پڑی چھوٹی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔۔ فلحال ان کا باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

انا کے برابر کھڑے سلا دکاٹتے ویر نے ہاتھ روک کر چور نظروں سے دونوں بلاؤں کو دیکھا۔ انہیں آپس میں مصروف پا کر وہ دائیں طرف جھکتا انا کے گال پر بوسہ دے گیا۔۔

اللہ اللہ!! وہ خفت سے اسے دیکھنے لگی۔۔ شکر تھا کہ ان دونوں نے نہیں دیکھا تھا۔۔

شرم کر لیں کچھ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔ اس نے دانت کچچا کر ہلکی آواز میں اسے گھر کا۔۔

ہائے! یہ بندہ کیا کرے آپ کے معاملے میں، میں بہت بے شرم ثابت ہوا ہوں۔۔ وہ آنکھ دبا کر شرارت سے گویا ہوا۔۔

www.urdu novels mania.com

آپ نابلس کیا کہوں میں اب۔۔۔ آہ!! بے دیہانی میں پیاز کاٹنے پچھری سے اس کی انگلی کٹ گئی۔۔

حد ہوتی ہے لاپرواہی کی،، وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسکی انگلی پر اپنے ہونٹ رکھ گیا۔۔

چھی،، کیا کر رہے ہیں چھوڑیں۔۔ خون لگ گیا ہے آپ کے منہ پر۔۔ وہ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔

یہ ذرا سا خون کیا ہے میں آپ کو پورا کا پورا پی سکتا ہوں۔۔

اہم اہم!! میر کو مصنوعی کھانسی کا دوڑا پرا۔۔ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اس نے انہیں دیکھا تو ویر کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔۔

انا کا شرم کے مارے برا حال ہو گیا۔۔ نکلو دونوں باہر ابھی تک گئے نہیں تم دونوں۔۔ وہ خفت چھپاتی غصے سے گویا ہوئی۔۔۔

جار ہے ہیں جار ہے ہیں۔۔ آؤ چیمپ ہم باہر چلتے ہیں،، وہ راحم کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

"آپ لوگ کنٹینیو کریں۔۔"

ویر نے ہاتھ میں پکڑا کھیرا پوری قوت سے میر کی کمر کمرے پر دے مارا۔۔

"آہ! ظالم لوگ پہلے ملک بدر کیا اب پتھر برسارہے ہیں ہم معصوموں پر۔۔"

وہ دہائی دیتا ہوا جلدی سے باہر چلا گیا مبادا اگلی دفعہ چل ہی نہ آجائے۔۔

عدیل شاہ کی دیکھا دیکھی ویر نے بھی "لائٹ ویٹ چل" لے لی تھی۔۔ اس کے خیال میں یہ آئیڈیا برا نہیں تھا۔۔

چلیں آپ بھی باہر کچن کا ستیاناس کر دیا ہے آئندہ میں کسی کو اندر نہیں آنے دو۔۔۔۔

ویر نے غصے سے بڑبڑاتی انا کو کا ندھے سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا اور اسکے ہونٹوں کو پوری شدت سے اپنے ہونٹوں میں دبا گیا۔۔

انانے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے سلیب پر دونوں ہاتھ رکھ دیے۔۔

اتنا غصہ نہ کیا کریں،، آپ کے غصے پر مجھے بہت پیارا آتا ہے۔۔ اس کی تیکھی ناک کو ہاتھ سے ہلکا سا دباتا وہ اس کی نوزپن پر اپنے لب رکھ گیا۔۔

بہت بہت وہ ہیں آپ۔۔۔ وہ حیا آمیز سرخ چہرے سے اسے پیچھے دھکیل کر بولی۔۔

ویر کی نظریں اسکے سرخ کانپتے ہونٹوں پر ٹھہر گئیں۔۔

ہرگز نہیں چلیں باہر!! اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے وہ اسے چمچ دکھا کر بولی۔۔

www.urdu novels mania.com

ویر ہنستا ہوا اس کی طرف جھکا۔۔ کب تک بھاگیں گی آپ مجھ سے۔۔ اب آپ کی خیر نہیں ہے تیار کر لیں خود کو۔۔ مسکاتی نظروں سے اسے دیکھتے وہ کچن سے باہر چلا گیا۔۔

اس کے جاتے ہی اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا جو اسکی قربت کے خیال سے ہی تیز تیز دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ اپنے آگ اگلے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے وہ کھانے پر اپنی توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔



..کبھی اس طرح میرے ہمسفر

!!.. سبھی چاہتیں میرے نام کر

..اگر ہو سکے تو کبھی کہیں

!!میرے نام بھی کوئی شام کر

..میرے دل کے سائے میں آذرا

!!.. میری دھڑکنوں میں قیام کر

..یہ جو میرے لفظوں کے پُھول ہیں

!!.. تیرے راستے کی یہ دُھول ہیں

..کبھی ان سے سن میری داستاں

!!..کبھی ان کے ساتھ کلام کر



آج کا دن اس کے لئے بہت عجیب رہا تھا۔۔۔ بی ایس سی کی کلاسز کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔ پورے کالج میں ٹاپ پوزیشن پر رہنے کی وجہ سے اسے تمام اساتذہ کی طرف سے خاص توجہ دی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

عجیب بے زاری سی بے زاری تھی۔۔۔ آج ہاں اسے کالج سے پک کرنے بھی نہیں آیا تھا جس پر وہ اس سے خفا تھی۔۔۔ رکشے میں کلاس کی دوسری لڑکیوں کے ساتھ وہ گھر آ گئی تھی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

رکشے سے اترتے وقت سورج کی تیز کرنیں اس پر پڑتیں اسے شدید کوفت میں مبتلا کر گئیں۔۔۔

آج موسم کے تیور بھی اس کے مزاج کی طرح عجب انداز لے ہوئے تھے۔۔ سورج کبھی کسی "بد تمیز عاشق" کی طرح پوری آب و تاب سے چمکتا اپنے پیار کی آگ اگلتی کر نہیں پنچھا اور کرنے لگتا اور کبھی کسی ناول کی نئی نویلی ہیروئن کی طرح شرمناک غائب ہو جاتا۔۔

اس نے دروازہ بجانے کے لئے ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔ اسے گھر کے مکینوں کی لاپرواہی پر نئے سرے سے غصہ آیا۔۔

دروازہ زور سے بند کرتی وہ بیگ کو زمین پر گھسیٹتی ہوئی اندر گئی۔۔ مکمل خاموشی نے اسکا استقبال کیا۔۔ وہ بغیر ادھر ادھر دیہان دیے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ بیگ کو بیڈ پر ڈالتی وہ دہپ سے بیڈ پر گر گئی۔۔

www.urdu novels mania.com

لیٹے لیٹے اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی جس کے شیشے پر کاغذ کی ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ بیٹھی۔

چٹ کو ہاتھ میں تھام کر اس نے دیکھا تو وہ ایک نوٹ تھا۔ وہ غور سے پڑھنے لگی۔ "تمہاری الماری میں آف وہائٹ سوٹ رکھا ہے۔۔۔ شام کو پہن کر تیار ہو جانا۔ میرے جاننے والوں کے ہاں آج تم دونوں کی دعوت ہے۔۔۔" (آئمہ)

نوٹ پڑھ کر وہ واپس جا کر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ لیٹے لیٹے اسکی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں۔۔۔ منظر دھندلا ہوا اور وہ گہری نیند کی وادیوں میں سفر کرتی حقیقتی دنیا سے بے خبر ہو گئی۔۔۔



جانے کتنے بجے تک وہ سوتی رہی۔۔۔ اس کی آنکھ کسی کے مسلسل ہلانے پر کھلی۔۔۔ مندی آنکھیں کھولتی اسکی آنکھوں کے سامنے آئمہ کا سراپا ظاہر ہوا۔۔۔

!! اٹھ جاؤ عین دن ڈھل گیا ہے اور اب تک تم سو رہی ہو۔ اٹھو شاباش

وہ کسلمندی سے اٹھ بیٹھی۔۔

فریش ہو کر تیار ہو جاؤ دعوت پر جانا ہے نوٹ پڑھ لیا تھا نہ۔۔؟؟ وہ اس کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

جی پڑھ لیا تھا۔۔ وہ اٹھتی ہوئی بولی۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔ وہ مسکرا کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ الماری کھول کر اس کے سامنے کھڑی آف وہاٹ سوٹ تلاش کرنے لگی۔۔ اچانک اس کی نگاہ ایک انتہائی دیدہ زیب سوٹ پر ٹھہر گئی۔۔ اسکے ابرو ستائش میں اٹھے۔۔

سوٹ نکال کر اس نے ہاتھ روم کا رخ کیا۔۔ تازہ دم ہو کر وہ آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔ آف وہاٹ شفون کی پھولی ہوئی گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ آف وہاٹ کیپری اس پر بہت جچی تھی۔۔

اس نے فراک پر بنے گلابی دیدہ زیب پھول کے ہم رنگ مصنوعی گلابی پھولوں کا نیکیس ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کر پہنا جو آئمہ جاتے ہوئے رکھ گئی تھیں۔۔ نیکیس کے سے چھوٹے ٹاپس کانوں میں پہن کر وہ ذرا پیچھے ہٹی آئینے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔۔

ہم نائس!! اپنے آپ کو سہرا کر اس نے بے بی پنک لپ گلوڑاٹھا کر ہونٹوں پر لگایا۔۔ گلابی گالوں کو بلش آن سے مزید گلابی کرتی وہ گھنگھریا لے بالوں کو سنوار کر کمر پر ڈالتی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

www.urdu novels mania.com

اندھیرے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی وہ شدید حیرت سے دوچار ہوئی۔۔ ابھی وہ کچھ سمجھ نہ پائی تھی کہ لائٹ اچانک آن ہو گئی۔۔

!! پیپی برتھ ڈے ٹویو!! پیپی برتھ ڈے ٹویو!! پیپی برتھ ڈے ڈیسرا عینہ،، پیپی برتھ ڈے ٹویو

لاونج کی سیٹنگ ہی بدلی جا چکی تھی۔۔ فرش پر جا بجا رنگ برنگے غبارے بکھرے ہوئے تھے۔۔ دیواروں کو گلانی اور سفید غباروں اور دیدہ زیب پھولوں سے سجایا گیا تھا جس کے نیچوں بیچ وہ سب کھڑے اسے اس کی سالگرہ پر مبارک باد دے رہے تھے۔۔

اس نے ایک نظر سب پر دوڑائی۔۔ آئمہ، جان، انا، شاہ ویر، شاہ میر، راحم، حنا، وقار، عدیل شاہ۔۔ سب وہاں موجود تھے۔۔

سرپرائز!! انا کی چمکتی آواز پر وہ ہنس دی۔۔

www.urdu novels mania.com

آگے بڑھ کر وہ ایک ایک کر کے سب سے ملی۔۔ اے راحم تو پہلے سے بھی پاراشا ہو گیا ہے۔۔ وہ اس کی نرم پھولے سے گال کھینچ کر گویا ہوئی۔۔

ویر نے جہان کی طرف ہلکا سا بھکتے سرگوشی کی۔ "کیوں ترسارہے ہو بے چاری کو، ایک آدھ بے بی دے دو اس کو"

اس کے بے باکی سے کہنے پر جہان نے سلگ کر اسے دیکھا۔۔ ہاں بچے تو جیسے گوگل سے ڈاؤنلوڈ ہوتے ہیں نا۔۔ اور ایسی بچی کے ہوتے اور بچے سنبھال ہی نہ لوں۔۔

وہ عین کے نظر انداز کیے جانے پر تپا ہوا تھا جو سب سے مسکرا مسکرا کر ملتی اسے سرے سے نظر انداز کر گئی تھی۔۔

اس کے جلے کٹے انداز پر ویر نے بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکا۔۔

کنکھیوں سے ہان کو کڑھتا دیکھ کر وہ انا کے برابر کھڑے عدیل شاہ کے سامنے جھک کر پیار لے رہی تھی۔۔

سب سے ملنے کے بعد وہ ٹیبل پر رکھے کیک کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔ اس کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔ ریڈ ویلوٹ کیک پر ایک لڑکا لڑکی کی تصویر نقش کی گئی تھی جس میں لڑکا کھٹنے کے بل بیٹھا لڑکی کے سامنے گلاب کا پھول بڑھا رہا تھا۔۔

اچھا ہے نہ۔۔؟؟ ہاں نے آرڈر کیا تھا۔۔ انا نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔

عین کے تیور پل میں بدلے۔۔ ہم اچھا ہے۔۔

بظاہر مسکرا کر اس نے دانت پر دانت جما کر ہان کی طرف دیکھا۔۔

کیک کا ٹٹے وقت اس نے پھری سے لڑکے کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو کاٹ دیا۔۔

www.urdu novels mania.com

اوہو ہوا! لگتا ہے آج صاحب بہادر کی خیر نہیں۔۔ ویر مصنوعی سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔۔

لگ تو مجھے بھی ایسا رہا ہے۔۔ "جہان نے ٹھوڑی کجھا کر کہا تو دونوں کا قبضہ گونجا۔۔"

بڑے مزے آرہے ہیں ناکمرے میں چلیں پھر بتاتی ہوں۔۔ عین نے سلگ کر ان دونوں کو دیکھا جن کی آنکھوں میں ہنستے ہنستے پانی آ گیا تھا۔۔

لگتا ہے بہت دوستی ہو گئی ہے دونوں میں۔۔ اس کے ہاتھ سے کیک کا ٹکڑا کھانے کے بعد انانے رائے دی۔۔

آہاں! اچھی بات ہے پکی دوستی کر لیں۔۔ اب تو اکثر ان کو گھر بدر ہونے کے بعد اپنے دوست کے ہاں رہنا پڑے گا۔۔

عین کی جلی کٹی آواز پر انانے مسکراہٹ دہائی۔ پاگل ایسے نہیں کہتے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جب سب کیک کھا چکے تو باری باری عین کو تحائف پیش کرنے لگے۔۔ آخر میں میرا، راحم کا ہاتھ تھامے اس کے سامنے آیا۔۔

باقی سب باتوں میں مشغول تھے اس لئے کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

ہنہ!! دونوں ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھیں گھما گئے۔۔ آرام سے ذرا تمہارا ڈیلا ہی نہ باہر آجائے جس حساب سے گھما رہے ہو۔۔ عین نے اس پر طنز کیا۔۔

تم میری فکر نہ کرو چھپکلی کہیں کی۔۔ ویسے میں نے پہلا سوچا کہ چھپکلی کے لئے بہترین تحفہ چھپکلی ہی ہے لیکن پھر خیال آیا کہ چھپکلی دیکھ کر اپنے جنم دن پر کہیں تم اوپر کی ٹکٹ نا کروا لو۔۔ اس نے اسے تپانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔۔

تمہیں تو میں۔۔۔ اس نے سب سے نظر بچا کر اس کے سر کے آگے کے کچھ بالوں کو دو انگلیوں میں پکڑ کر زور سے کھینچا اور فوراً انجان بنتی نیچے پنہوں کے بل بیٹھ کر راحم کا بڑھایا ہوا کیوٹ سا گفٹ لینے لگی۔۔ آآوتھینک یو سوچ شونے!! وہ اسکا گال چوم کر بولی تو راحم شرمایا گیا۔۔۔

تم بد تمیز میرے بالوں کا بیڑا غرق کر دیا۔ اٹھو میرا گفٹ واپس دو چلو! تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میں تمہیں گفٹ دوں۔۔ وہ دانت پیس کر گویا ہوا۔۔

ہمت ہے تو لے کر دکھاؤ چلغوزے "اسے نئے لقب سے نوازتی وہ اس کے بلکل سائیڈ" سے گزر گئی لیکن جاتے جاتے اس کی کمر پر دھموکا جڑنا نہ بھولی۔



کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ راحم کو تھپک کر سلار ہی تھی کہ عدیل شاہ کی غصیلی آواز پر چونک کر سیدھی ہوئی۔۔

اللہ خیر کرے!! اس نے جلدی سے پیروں میں چپل اڑسی اور دوپٹہ سر پر ڈال کر باہر آئی جہاں عدیل شاہ غصے میں بھرے بیٹھے ویر کو سخت سست سنا رہے تھے۔۔

پاس کھڑا میر تفکر سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ انا کے آنے پر وہ نامحسوس انداز میں کھسک کر اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔

کیا ہوا ہے۔۔؟ وہ آہستہ آواز میں بولی۔۔

آپی بات کوئی خاص نہیں ہے۔۔ بابا کی طبیعت ذرا خراب ہے۔ اس لئے چڑھ چڑھے ہو رہے ہیں۔۔

حد ہے میرا ان کی طبیعت خراب ہے اور تم اب مجھے بتا رہے ہو۔۔ وہ میر کو خفگی سے دیکھ کر بولی۔۔

وہ بابا نے منع کیا تھا کہ آپ جانے سے منع کر دیتیں اور خود بھی نہ جاتیں۔۔ وہ اس چھپکلی کا برتھڈے سیلیبریشن خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔

www.urdu novels mania.com

انا افسوس سے اسے دیکھتی ان دونوں کے قریب کھڑی ہو گئی۔۔

حد ہے اتنے احمق ہو تم۔۔ وہ فالٹزان تک آج ہی پہچانی تھیں لیکن تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔

بابا کل بھوادوں گا کوئی اشو نہیں ہے۔۔۔ ویر نے ان کی بات کاٹ کر انہیں ٹھنڈہ کرنا چاہا۔۔۔

نہیں ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔ میں جوہوں ان سیاپوں کے لئے۔۔۔ ایسی نکمی اولاد دے دی ہے اللہ نے مجھے۔۔۔ بولتے بولتے وہ ہانپنے لگے تھے۔۔۔ ان کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ان کو اتنا غصہ کیوں آرہا ہے۔۔۔

ویر کی آنکھوں میں دکھ ابھرا۔۔۔

بابا آئیں میرے ساتھ سب کو چھوڑیں میں تو آپ کی اچھی بیٹی ہوں نہ۔۔۔ آئیں شاباش! وہ انہیں چھوٹے بچے کی طرح بہلا کر بولی۔۔۔

اسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں نرم تاثر ابھرا۔ وہ ان کو کمرے میں چھوڑنے گئی۔۔۔ ان کو میڈیسن دے کر اس نے ان پر چادر اچھے سے ڈالی اور لائٹ بند کرتی دبے قدموں باہر نکل آئی۔۔۔

لاؤنج سے گزر کر وہ میر کے کمرے میں ایک نظر ڈالتی اپنے کمرے میں آئی۔۔ جہاں ویر سنجیدہ تاثرات لئے صوفے پر نیم دراز تھا۔۔ انا اس کی سمت بڑھنے ہی لگی تھی کہ راحم نیند میں رونے لگا۔۔ وہ جلدی سے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اسے ہلکا ہلکا تھپکنے لگی۔

ویر! بابا کی طبیعت نہیں ٹھیک اس لئے وہ غصہ کر گئے ہیں آپ دل پر نہ لیں نہ،، وہ آہستہ آواز میں بولی۔

"ویر کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔ وہ پھسکی مسکان چہرے پر سجا گیا۔" صحیح تو کہتے ہیں وہ

انا تو اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر تڑپ ہی گئی۔ ادھر آئیں ویر۔۔ آئیں نہ۔۔! وہ راحم کو تھپکتے ہوئے بے چارگی سے اسے دیکھ کر بولی۔۔

میری بات بھی نہیں مانیں گے آپ۔؟ اس کے پر شکوہ لہجے پر وہ اٹھ کر اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

وہ اسے ذرا سا اپنی طرف کھینچتی ایک ہاتھ اسکی گردن کے گرد حائل کرتی اسے اپنے ساتھ لگا گئی۔

میرا بچہ!! اس کا سر چوم کر وہ لاڈ سے بولی تو ویر اسکے گرد بازو حائل کرتا حیرت سے سراٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

میں بچہ ہوں آپ کا۔۔؟؟

ہممم میرا چھوٹا پاشا بچہ "وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔ آجائیں میری گود میں نیینی" کرواؤں آپ کو۔۔ وہ شرارت سے بولی۔۔
www.urduNovelsMania.com

میں چھوٹا ہوں۔۔؟ یہ چھ فٹ کا مرد چھوٹا لگتا ہے آپ کو۔۔؟

ہاں نہ بس میرا بچہ ہو آپ چھوٹا سا۔ مجھے نا بہت پیار آ رہا آپ پر۔۔۔ وہ اس کے دونوں گال کھینچ کر بولتی اسے آج حیرت کے جھٹکے دیے جا رہی تھی۔

وہ اسے دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔ اگر میں آپ کی گود میں بیٹھنا تو آپ کی گود ٹوٹ جانی ہے۔ اسکی کم عقلی پر افسوس کرتا وہ اسکے سینے پر سر رکھتا سکون سے آنکھیں موند گیا۔

وہ اسکے گرد دونوں بازو حائل کرتی مسکرا دی۔۔۔ بالآخر وہ اسکا موڈ بدلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس کا دل کچھ کھانے کو مچلنے لگا۔۔۔

سوچتے سوچتے اس کے دماغ میں ترکیب آئی۔۔۔ ویر۔۔۔ سو گئے ہیں۔۔۔؟

www.urdu novels mania.com

نہیں جان آپ کی اتنی قربت پر میں کیسے سو سکتا ہوں۔۔۔ اسکے سینے میں منہ چھپا کر بولتا وہ اسکے دل کی دھڑکن تیز کر گیا۔۔۔

اچھا اٹھیں نا مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ وہ اسے پیچھے ہٹا کر بولی تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔

بھوک تو مجھے بھی بہت لگ رہی ہے کیوں نا ایک دوسرے کو۔۔۔۔۔ انا نے اس کی بات کاٹ دی۔۔

میں کچن میں جا رہی ہوں یہی چیز می پازتا بنانے۔۔ اللہ سوچ کر ہی منہ میں پانی آ رہا ہے۔۔

رکیں میں بھی آتا ہوں۔۔ وہ بھی اس کے ساتھ کچن میں آ گیا۔۔

وہ مسکرا کر مطلوبہ سامان سلیب پر رکھنے لگی۔۔

کیا بات ہے کوئی بہت خوش ہے آج۔۔ وہ اس کے سامنے سلیب پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

ہاں نہ ایک بہت خاص وجہ ہے۔۔ وہ چمک کر بولی۔۔

ایک دوسرے کو چھیرتے ہوئے دونوں مل کر پاستا بنانے لگے۔۔ جب پاستا تیار ہو گیا تو کچن میں اشتہا انگیز خوشبو پھیل گئی۔۔

وہ ایک پلیٹ اور ایک چمچ پکڑ کر اس کے برابر سلیب پر بیٹھ گئی۔۔ پاستا پلیٹ میں ڈال کر دونوں کے درمیان رکھتی وہ چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈال گئی۔۔

کیسا بنا ہے۔۔؟ وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولی۔

بہت سو فٹ اور یہی بلکل آپ کی طرح۔۔ اس کی طرف جھکتے وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔

اللہ اللہ میں کیا۔۔۔۔ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اسکے منہ میں وہی چمچ بھر کر ڈال گیا۔۔

اسی طرح انا ایک چمچ خود کھاتی اور دوسرا اوپر کو کھلاتی۔۔ پاستا ختم ہونے پر دونوں کو پانی کی طلب ہوئی۔۔

اچانک انا کے ذہن میں کوئلہ ڈرنک کا خیال آیا جو اس نے چھپا کر فریج میں رکھی تھی۔۔۔
 عین اسی وقت ویر کے دماغ میں بھی یہی خیال آیا۔۔

دونوں بیک وقت فریج کی طرف دوڑے۔۔ انا فریج کے آگے دونوں بازو پھیلا کر کھڑی
 ہو گئی۔۔ ہرگز نہیں۔ پہلے مجھے خیال آیا تو وہ میری ہے۔۔

بلکل غلط! پہلے مجھے خیال آیا۔۔ وہ اسے ہٹانے کے لئے آگے بڑھا تو انا نے کھڑے
 تیوروں سے اسے دیکھا۔۔

اگر آپ نے مجھے ہٹایا نہ تو میں۔۔۔۔۔
www.urdunovelsmania.com

تو کیا۔۔۔؟ وہ اسک بے حد قریب کھڑے ہو کر اس کے پھیلے ہوئے دونوں بازوؤں پر
 اپنے ہاتھ رکھتا فریج سے لگا گیا۔۔

اچھا اس بات کو چھوڑیں یہ بتائیں آپ کے خوش ہونے کی وہ خاص وجہ کیا ہے۔۔؟ وہ جاننے کے لئے بے تاب ہوتا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

ایسے ہی بتادوں کیا پہلے پیچھے ہٹیں۔۔

وہ ذرا سا ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔

دراصل بات یہ ہے۔۔ کہ۔۔ مجھے۔۔۔
وہ ایک پل کو رکھی۔۔

مجھے۔۔ محبت۔۔۔ ہو گئی ہے۔۔۔ "اس کے کان میں سرگوشی کرتی وہ ننگے پیر کچن سے"
باہر بھاگ گئی۔۔۔

ویر بھی تیزی سے اسکے پیچھے بھاگا۔۔ اس نے انا کا دوپٹہ پکڑ کر اسے روکنا چاہا تو وہ اپنا دوپٹہ
اسکی طرف اچھال کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

رکھیں،، ایسے تو نہیں جانے دوں گا آپ کو۔۔ دروازے کے قریب اسے بازو سے پکڑ کر وہ دیوار سے لگا گیا۔۔

ایک بار پھر سے کہیں،، وہ اسکی طرف جھکتا اسکا اقرار سننے کے لئے بے تاب ہوا۔۔

مجھے۔۔ شاہ ویر۔۔ آپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔ "وہ تیز دھڑکتے دل سے اسے اپنی " محبت کا اقرار سو نہتی اسکے پیروں پر پیر رکھتی اسکی گردن کے گرد بازو حائل کر گئی۔۔

آج آپ نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی ہے۔۔ میں آپ کو اپنی محبت کی بارش میں اس قدر بھگو دوں گا کہ آپ کو ہر سمت صرف میری محبت ہی نظر آئے گی۔۔۔

اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ اسے بانہوں میں اٹھا کر کمرے کی سمت بڑھا۔۔ بالآخر محبت کا ایک باب مکمل ہوا۔۔

!! بھی اس طرف نہ نگاہ کر میں غزل کی پلکیں سنور لوں

!! میرا لفظ لفظ ہو آئینہ تجھے آئینے میں اتار لوں

!! اگر آسماں کی نمائشوں میں مجھے بھی اذنِ قیام ہو

!! تو میں موتیوں کی دکان سے تری بالیاں ترے ہار لوں

!! میں تمام دن کا تھکا ہوا تو تمام شب کا جگا ہوا

!! ذرا ٹھہر جا اسی موڑ پر ترے ساتھ شام گزار لوں

(منقول)



عین اب دیکھ بھی چکوست لڑکی، مجھے بھی کب سے اپنے ساتھ گھسیٹ رہی ہو۔۔ آئمہ
اسے ڈپٹ کر بولیں جو کب سے لاؤنج کی صفائی میں جتی ہوئی تھی۔۔

اس نے سب تحائف زمین پر بچھے قالین پر رکھے اور خود ٹانگوں کی گرہ لگا کر دھپ سے نیچے
بیٹھ گئی۔۔ دوپٹے ایک طرف ڈال کر وہ آئمہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

کیا یا رانا نواب میں اکیلے تھوڑی دیکھوں گی سارے گفٹس۔۔ آئیں نا۔۔ پیکنگ کھولیں
میرے ساتھ۔۔

www.urduNovelsMania.com

پیکنگ کھولنے کے بعد وہ ایک ساٹھ سی سب کے دیے گفٹس دیکھنے لگی۔۔

واو! آئی جسٹ لودس واچ،، تھینک یو!! آئمہ کی طرف سے دی سمارٹ واچ اسے بے حد
پسند آئی۔۔

باری باری وہ سب تحائف دیکھنے لگی۔۔ آخر میں اس کی نگاہ قدرے ایک طرف پڑے
مستطیل ڈبے پر پڑی جس کی پیننگ سب سے منفرد تھی۔۔

یہ کس نے دیا ہے۔۔؟ اس نے الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن کسی کا نام لکھا نظر نہیں آیا۔ آئندہ
نے مسکان چھپائی۔۔ وہ جانتی تھیں یہ تحفہ کس نے دیا ہے۔۔۔

پیننگ کھول کر اس نے ڈبے کی ہک کو کھولا۔۔ اندر موجود نیکیس کو دیکھ کر اس کی نیلی
آنکھیں پھیل گئیں۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھوا۔۔

موتیوں کی باریک لڑی میں جرطے ننھے ہیروں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی زنجیروں کے ساتھ
نیچے لٹکتے سنہری چاند اور تارے۔۔ ایسا منفرد نیکیس اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔
ہیروں کی جگمگاہٹ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔۔

اوہ مائی گاڈناو! اس ڈائمنڈ نیکیس "اتنا ایکسپنسیو گفٹ کس نے دیا ہے۔۔"

مجھے کیا پتہ ہو۔۔ آئمہ لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے بولیں۔۔ اچھا چلو اب تم جاؤ کافی وقت ہو گیا ہے سو جاؤ۔۔ وہ جمائی روکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں تو وہ بھی باقی تحائف احتیاط سے میز پر رکھ کر نیکلیں ہاتھ میں تھامے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

اسکا ارادہ اسے پہن کر دیکھنے کا تھا۔۔ نائٹ سوٹ میں ملبوس اس نے اپنے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولا۔۔

پہلا قدم اندر رکھتے ہی اس کو اپنے پیروں کے نیچے نرمی کا احساس ہوا۔۔ نتھنوں سے ٹکراتی گلاب کے پھولوں کی مسور کن خوشبو نے اسے سامنے دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔

www.urdu novels mania.com

اس کی نگاہ نیم اندھیرے میں ٹمٹماتی موم بتیوں پر پڑی۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ پلٹی تو جہان دروازے کی چٹخنی چڑھا کر اس کی طرف پلٹتا سینے پر بازو باندھ کر فرصت سے اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔۔

عین کو اس سب پر خواب کا گماں ہوا۔۔ وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اسکی طرف سے لا پرواہ ہوا تھا۔۔ پل میں سارے گلے شکوے کمرے کی مہکتی فضا میں غائب ہو گئے۔۔

کیسا لگا گفٹ۔۔؟ خاموشی کے در پر اپنی صدا بلند کرتا وہ مبسم مسکراہٹ چہرے پر سجا کر گویا ہوا۔

عین کو اسکی آنکھوں کی جگمگاہٹ، ہیروں کو مات دیتی ہوئی معلوم ہوئی۔۔

اسکی نظریں نیکیس پر مرکوز پا کر اسے ایک پل لگا سمجھنے میں۔ تھ تھینک یو سوچ بہت پریٹی گفٹ ہے۔۔ وہ اس کے قریب رکتی اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا میں۔۔۔؟ وہ اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تو وہ اسکا مطلب سمجھتی نیکیس اسے تہما گئی۔۔

وہ اسے لئے آئینے کے سامنے آیا تو اس نے آہستہ سے اپنی کمر پر بکھرے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے دائیں کندھے پر ڈال دیا۔۔

اس کے وجود کی خوشبو میں گہرا سانس بھرتا وہ نیکیس کی ہاک بند کر کے آئینے میں دیکھنے لگا۔

آئینے میں دیکھتے دونوں کی نظروں کا ٹکراؤ ہوا۔۔ یہ نیکیس بھی اپنی قسمت پر نازاں ہوگا۔۔ اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ نرمی سے اسکی گردن چوم گیا۔۔

عین خود میں سمٹ گئی۔۔ پیچھے ہٹ کر وہ الماری کی طرف گیا اور ایک خوبصورت پیکٹ اسکی طرف بڑھایا۔۔

یہ پہن کر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

وہ بغیر کوئی سوال کیے پیکٹ تھام کر ہاتھ روم چلی گئی۔۔ آج دل بس اسکی ماننا چاہتا تھا۔۔

اندر جا کر اس نے دروازہ بند کر کے پیکٹ کھولا تو اس میں میرون رنگ کی ریشمی ساڑھی تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔

ساڑھی کا بلاؤز دیکھ کر اسکا چہرہ حیا سے سرخ پڑ گیا۔۔ دھڑک دھڑک کر پاگل کرتے دل کو اس نے ڈپٹ کر ساڑھی باندھی۔۔ بلاؤز اسکی کمر کو ڈھانپنے میں ناکافی ثابت ہو رہا تھا۔۔

اس نے ساڑھی کا پلو اٹھا کر بائیں کندھے پر اکٹھا کر کے ٹکا دیا۔۔ ریشمی ساڑھی کو بمشکل سنبھال کر اس نے اپنے گھٹنوں تک آتے کالے بال کھول دیے جو اسکی پوری کمر کو ڈھانپ گئے۔۔

www.urdu novels mania.com

آہستہ سے دروازہ کھول کر وہ باہر نکلی۔۔ جہان شرٹ کی قید سے آزاد بیڈ پر اوندھالیٹا تھا۔۔ وہ جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گئی۔۔ اس نے میرون پلسٹک اٹھائی اور لبوں پر سجا کر پلیٹی۔۔

جہان آہٹ محسوس کر کے اٹھ بیٹھا۔۔ بیٹھتے ہی اس کی نظر ساڑھی سے جھانکتی اسکی بل کھاتی کمر پر پڑی۔ موم بتیوں کی روشنی میں اسکی دودھیا کمر دیکھ کر اسکی آنکھوں میں خمار اتر۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک آئی۔ نظریں جھکا کر کھڑی اپنی ملکیت کو وہ پورے حق سے دیکھنے لگا۔۔ عین کو اس کی نظریں اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئیں۔۔

جہان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ پوری کی پوری اس پر آگری۔۔ وہ فوراً کروٹ بدل کر اس پر سایہ فگن ہو گیا۔۔

اس سب میں عین کی ساڑھی کا پلو ڈھلک گیا تھا۔۔ اس کی اتنی قربت اور اس قدر رومانوی ماحول پر وہ گہرے سانس لینے لگی۔۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ابھی سے تمہارا سانس پھولنے لگا ہے۔۔ وہ اسکے سینے کے زیرو و بوم کو دیکھتا آنچ دیتے لہجے میں بول کر اسکی جان ہلکان کر گیا۔۔

اس کی لودیتی نظروں کی تاب نہ لا کر وہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

اوں ہوں آج نہیں، آج میں تمہارے انگ انگ کو نظروں سے اس طرح چوموں گا کہ تم پھر خود سے بھی شرماتی پھر وگی۔۔ وہ انگلی کی پور سے اسکا گال سہلا کر بولا۔۔

!کچھ لفظ مجھے گر مل جائیں۔۔

!میں ان میں تجھے تحریر کروں

!اپنی ذات کے رنگ تجھ میں بھر کر

!تجھے پھر سے میں تعمیر کروں

!آنکھ میں تیرا عکس رکھ کے

!تجھے ہر لمس میں زنجیر کروں

!تو پلکوں پہ جو خواب بنے

!میں ان سب کی تعبیر کروں

!تیرے دل میں اپنی دھڑکن رکھ کے

!تری روح کو اپنی جاگیر کروں

(منقول)

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اس پر اپنے لفظوں کا جادو چلانے لگا۔۔ اس کی قربت اور لفظوں کی حدت پر ہلکان وہ رخ پلٹ گئی۔۔

اس کے رخ موڑنے پر وہ دھیمسا ہنستا اس کے بال ایک طرف ڈال گیا۔ وہ جھکا اور اسکی کمر کو چوم کر اسے سمٹنے پر مجبور کر گیا۔۔ ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش وہ دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہو گئے۔۔



!! لالالالال

سواگت ہے آپ کا "مجستان" میں۔۔ آہا! کیا خوب کہا ہم نے۔۔ ہمیں جانتے تو ہیں نہ آپ۔۔ اجی ہم پہلے بھی آپ سے مل چکے ہیں۔۔ کسی در کے باہر، کسی کھوئی ہوئی یاد کے پس منظر میں۔۔ آئیے آپ بھی "مجستان" کی خوشنما وادیوں میں اتریں جہاں "اہل مجتتاں"

اپنی محبت کے مینار تعمیر کیے محبوب کی زلفوں کے اسیر پڑے وادیِ محبتاں میں سکونت
 پزیر آپ کو "ایک پیغامِ محبت" دے رہے ہیں۔۔ کیا آپ وہ پیغام جان پائے ہیں۔۔؟

یہ محبت کا ایک پیغام ہے
 سمجھ سکو تو یہ گل و گلستاں ہے
 چاہتوں کو تھامنے کا اک پیام ہے
 ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہیں
 ہاں جی آپ ہی کے نام ہے!!

مرزا خان

www.urdunovelsmania.com